



مسلمان بچوں کے واسطے

فارسی کی چوتھی کتاب

جسے

نجم گایت اسلام لاہور نے تالیف کیا

مکہ ہجری المقدس

سنة ۱۳۸۵ھ

مفتی عام پریس لاہور میں چھپی

رجسٹری شدہ ہے۔ نئے اجازت کوئی نہ چھاپے

انجمن حمایت اسلام لاہور

اس وحدہ لاشریک لہ کی شان دیکھو۔ کہ اپنی قدرت۔ اپنی عظمت۔ اپنا جلال کیسے عجیب اور حیرت انگیز ہے۔ ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ دین اسلام کے وہ مخلص پیرو ہند سے جو اپنی اعلیٰ طبقہ کی دین داری قضیلت۔ حسن اخلاق و خیر و خوبیوں کے باعث آج کل کی معدن علوم ہونے کی مدنی قوموں کے بھی استناد انہیں کی نسلیں آج جاہل مطلق ہے نہ شخص اور اپنے سے مذہب کے مقدس اصولوں کی پابندی سے ہیں۔ ان کی حالت کا ہنچہ یہ ہے۔ کہ ہنسا پرست فوجیں جن کے پاس اپنے مذہب کی حقیقت کی کوئی بھی نقلی دلیل نہیں۔ علاوہ اسلام کی تردید کے واسطے کھڑی ہوتی ہیں۔ اور ہمیں اپنی اعلیٰ علمی و ادبیاتی کے جواب دینے کی بھی ہرأت نہیں۔ عیسائی جن کے موجودہ طریق کو ایک فقہی ہی عقل کا آدمی بھی کر سکتا ہے۔ وہ ہمارے خاتم المرسلین کی نسبت سینکڑوں جھوٹے اور لغو ہننان پامندہ کہ عام لوگوں کے سامنے ہیں۔ مگر افسوس کہ ہم ان کے پھر اور پھر اعتراضوں کے جواب دینے سے بھی قاصر رہتے ہیں۔ باتیں تو ہمیں ہرگز روشن سکولوں میں ہمارے متنافع المذہبین اور ہمارے دین کی نسبت وہ ناواقف الفاظ بولوں کی زبان سے نکلوانے چاہئے۔ جن کا سننا بھی جائز نہیں۔ مگر بل بے ہماری بے غیبتی۔ کہ انہوں کو اس آفت سے بچانے کا کوئی بندوبست نہیں کرتے۔ ہماری لڑائیوں کے عقائد بگاڑنے کا جائز آزادی سکھانے کو بھی روکے پیسے کا لالچ دے کر کبھی پڑھانے کا ڈھنگ ڈال کر ہمارے گھروں میں آتی ہیں۔ مگر وہ اسے رے نادانی۔ کہ ہم ان نقصوں کے ثنائے اور اپنی نیکوئی کرنے والی عورتوں کے ہاتھوں سے بچانے کی ہمت نہیں کرتے۔ بے ہنری کا نتیجہ ہمیں یہ ملا کر ہے۔ وہ آج ہمارے قبضے میں ہیں۔ چور۔ اچکے مفلس۔ قلاش بنتے ہیں۔ اکثر مسلمان مہینہ بھلا ڈوہم کل مسلمان۔ ان پر خود۔ جاہل۔ بے ادب گستاخ بھی ہیں۔ تو یہی مسلمان۔ دنیاوی علوم اعلیٰ عدول پر کون ترقی نہیں کرتے؟ اپنی بنیادیں کون نیچتے جاتے ہیں؟ یہی ہمارے بھائی مسلمان کے ایک اصولوں کی بی بی بی چھوڑنے کا نتیجہ ہوا کہ جن قوموں کو انسانی لباس میں کچھ مدت نہیں گزری۔ ان کا دل آزار مقلول اہل اسلام کی موجودہ حالت کے لحاظ سے یہ انسانی نسلوں کے حق میں فائدہ رساں نہیں ہے۔ غرض دینی اور دنیوی دونوں طرح کی حالتیں ذلیل ہو رہے ہیں۔ مگر اوجہ اس کے ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ اور مل کر اس حالت سے بچائے فرقہ فرقہ بن کر ایک دوسرے کی تنہا کے درپے ہیں۔ بلکہ اپنے ہاتھوں اپنے کی ترقی کی کے اسلام ہی کو صدمہ پہنچا رہے ہیں۔ اور لطف یہ کہ اس بات کو دین کی سمجھتے ہیں۔ انہوں نے انہوں نے!!

مندرجہ بالا نقصوں کے دور کرنے کے واسطے لاہور میں انجمن حمایت اسلام قائم ہوئی مقاصد ہیں۔ اول جنابین مذہب۔ قدس اسلام کے جواب تحریری یا تقریری تہذیب و دھرم مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام کرنا۔ تاکہ وہ غیر مذہب والوں کی مقلد محفوظ رہیں۔ سو۔ سن اور تہذیب و ادب کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا۔ تاکہ کو چھوڑ کر آزادی اور غرور آخرت میں گرفتار نہ ہوں۔ چہاں ہم اہل اسلام کو اصلاح ط

انتخاب از لواح

بسم الله الرحمن الرحيم

خداوند سپاس تو بر زبان نئے آریم۔ و ستایش تو بر تو نئے شماریم۔
میرا کہ ہرچہ در صحائف کائنات از جنس انثیہ و محامد است۔ ہمہ
بجناب عظمت و کبریائے تو عائد است۔ از دست و زبان ما چہ
آید کہ سپاس و ستایش ترا شاید۔ تو چنانی کہ خود گفتہ۔ و گوہر
ثنائے تو آن است۔ کہ خوہ سفتہ۔ رباعی

ایجا کہ کمال کبریائے تو بود۔ عالم نئے از بحر عطائے تو بود
را چہ حد حمد و ثنائے تو بود۔ ہم حمد و ثنائے تو سزائے تو بود
جائیکہ زبان آورد انا فصیح علم فصاحت انداختہ۔ و خود را در
ائے ثنائے تو عاجز شناختہ۔ ہر شکستہ زبانے را چہ امکان
بال کشائی۔ و ہر آشفتنہ رائے را چہ یارائے سخن آرائی۔ بلکہ اینجا
ہمار اعتراف بجز و قصود عین قصود است۔ و بہ آن سرور دین و
بیا صلے اللہ علیہ وسلم درین معنی مشارکت جستن از حسن ادب دور۔

رباعی

ن کیستم اندر چہ شمارم چہ قسم۔ تا ہمسرے سگانش باشد ہوسم
تافلہ کہ دوست دامن ترسم۔ این بس کہ رسد ز دور بانگ جزم
تاجات۔ الٰہی الٰہی۔ ما را برماں از اشتغال ملاہی۔ غشاوہ غفلت از
ہر بصیرت ما بکشائے۔ و ہر چیزے را چنانکہ ہست۔ بہا بنمائے۔
مروی و مجورے ما ہمہ از ماست۔ ما را بجا گذار۔ و ما را از ما رائی
مرامت کن۔ و بخود آشنائی ارزانی دار۔ رباعی

دل پاک و جان آگاہ ہمہ وہ آہ شب و گریہ سحر گاہ ہم وہ

در راه خود اول ز خودم بخود کن دانگه بخود ز خود بخود راہم ده
 لائحہ حضرت بیچوں کہ ترا نعمت ہستی دادہ است۔ در درون تو جز
 یک دل نہ نہادہ است۔ تا در محبت او یکرو باشی و یکدل۔ و از غیر آں معرض
 و برو مقبل نہ آنکہ یکدل را صد پارہ کنی۔ و ہر پارہ آں در پئے مقصد سے آوارہ
 لائحہ حق سبحانہ تعالیٰ ہمہ چا حاضر است۔ و در ہمہ حال بظاہر و باطن
 ہمہ ناظر۔ نہیے خسارت کہ تو دیدہ از لقائے او برداشتہ سوے دیگرے
 نگری۔ و طہری رضائے او بگذاشتہ راہ دیگرے سپری۔ رباعی
 آمد سحر آں دہر خونیں بگلان گفت اسے ز تو بر خاطر من بار گرا
 شرمیت ہادا کہ من بسویت ننگاں باشم تو نہی چشم بسوے دگرا
 لائحہ ما سوای حق عز و علا در معرض زوال است و فنا۔ حقیقت
 معلومے است معدوم۔ و صورتش موجودیست مہیوم۔ دیروز نہ بود داشت
 نہ نمود۔ امروز نمودے است بے بود۔ پیدا ست کہ فردا از بے چہ خواہد کشود
 زمام انقیاد بدست آں و آمانی چہ دہی۔ و پشت اعتماد بدین فرخرفات فنا
 چہ نہی۔ دل از ہمہ برکن و در خدا بند۔ از ہمہ بگسل و با خدا پیوند۔ اوست
 کہ ہمیشہ بود و باشد۔ و چہرہ بقائیش را خار ہیچ حادثہ نخرشد۔ رباعی
 ہر صورت دلکش کہ ترا روئے نمود خواہد فلکش زود ز چشم تو رہا
 رو دل بکسے وہ کہ در اطوار وجود بود است ہمیشہ با تو و خواہد

رباعی

چیزے کہ نہ روے در بقا باشی زو آخر ہفت تیر بلا باشی زو
 از ہرچہ بمروری جدا خواہی شد آں بہ کہ بہ زندگی جدا باشی
 لائحہ حقیقت حق تعالیٰ جز ہستی نیست۔ و ہستے او را اضطاد و پستی نہ
 مقدس است از سمت تبدل و تغیر۔ براست از وصمت تعدد و تکثر۔ از ہمہ نشا
 بے نشان۔ نہ در علم گنجد و نہ در عیاں۔ ہمہ بچندما و چوہما از و پیدا و
 بے چند و چوں۔ ہمہ چیز ما یاد مدرک و او از احاطہ اوراک بیرون
 چشم سر در مشاہدہ جمال او خیرہ۔ و دیدہ سر بے ملاحظہ کمال او تیر

انتخاب از سفر نامہ حکیم ناصر خسرو

از بیت المقدس برنتم۔ در راه بسیار وہ ما و شہر ہا دیدم کہ شہج
 آں مطول مے شود۔ تخفیف کردم۔ بجائے رسیدم کہ آں را طنیہ
 مے گفتند۔ و آں بندر بود کشتیہا را۔ و از آنجا بہ کشتی نشستیم تا تنیس
 کہ جزیرہ ایست و شہرے نیکو و از خشکی دور است۔ چنانکہ از
 باہماسے شہر ساسل نتوان دید۔ از آنجا باز بہ کشتی نشستیم بجانب
 مصر روانہ شدیم۔ و چون بکنار دریا رسیدیم۔ بروہ نیل کشتی بالا
 مے رفت۔ تا بشہرے رسیدیم کہ آں را صالحیہ مے گفتند۔ و ایں
 روستائے پر نعمت و خواژ بار است۔ و آنجا کشتیہا بسیار میسازند
 و ہریک را دوہست خروار بار میکند۔ و بمصر مے برند۔ تا روز
 دکان بقال مے رود کہ اگر نہ چنین بودے۔ آذوقہ آں شہر
 بہ پشت ستور نشانیستے داشتن۔ با آں مشغلہ کہ آنجا است۔ و ما
 بدیں صالحیہ از کشتی پیروں آمدیم و آں شب نزدیک شہر بنقیمہ
 روز یکشنبہ ہفتم صفر سنہ تسع و ثلثین و اربعائے در قاہرہ
 بودیم۔ شہر قاہرہ پنج دروازہ دارد۔ بارو ندارد۔ اما بنا ہا چنان مرتفع
 است کہ از بارو قوی تر و عالی تر است۔ و ہر سرائے و کوشکے
 حصارے است۔ و بیشتر عمارات پنج اشکوبے و شش اشکوبہ باشد۔
 و آب خوردنی از نیل باشد۔ سقایاں با شتر نقل کنند۔ و آب چاہ ہا
 ہرچہ بروہ نیل نزدیک تر باشد۔ خوش باشد۔ و ہرچہ دور از نیل
 باشد۔ شور باشد۔ و سقایاں کہ آب بر پشت کشند۔ نیز باشند با
 سبوماسے بر بنجین و خیکما در کوچہاے تنگ کہ راہ شتر نباشد۔
 و اندر شہر در میان سرا ہا بانچہ ہا و اشجار باشد و آب از

لے اسباب خوراک چستہ منزل چستہ مشک ہا

چاه دهند بدولابها - و بر سر باجها هم درخت نشانده باشند و
تفرج گاه ها ساخته - و سزاوار چنان بود از پاکیزگی و لطافت که
گوئی از جواهر ساخته اند نه از گچ و آجر و خشت و سنگ - و
تعمات سرامی قاهره جدا جدا نهاده است - چنانکه درخت و عمارت
بیچ آفریده بر دیوار غیره نباشد - و هر که خواهد - هر که بایش - خانه
خود باز تواند شکافت و عمارت کرد - که بیچ مضرتی بدرگیره نرسد -
و قاهره را چهار جامع است که روز آدینه نماز کنند - و قصر سلطان
میان شهر قاهره است و همه حواله آن کشاده که بیچ عمارت بر آن
نه پیوسته است - چوں از بیرون شهر بنگرید - قصر سلطان چوں کوچه
نماید از بسیاری عمارات و ارتفاع آن - و این راه دروازه است بر
بعضی زمین - و وزیر زمین دیرت که سلطان سواره از آن جای بیرون رود - و
از شهر بیرون قصری ساخته است که مخرج آن را بگذر در آن
قصر است - و آن را بگذر را همه سقف محکم زده اند - و همه
ارکان دولت و خادمان سیاهان بودند و رویان - و هرگز آنجا رسم
شراب خوردن نبوده - و بیچ زن از خانه بیرون نیامده +
و از مصر بقاهره کم از یک میل باشد - و مصر جنوبی است
و قاهره شمالی - و نیل از مصر می گزرد - و بقاهره می رسد - و
بساتین و عمارات هر دو شهر بهم پیوسته است - و شهر مصر
به بالائی نهاده - و جانب مشرقی شهر کوه است - اما نه بلند بلکه
سنگهاست و پشتهای سنگین - و بر کنار شهر مسجد طولون
است بر سر بلندی - و سلطان ماه رمضان آنجا نماز کرده
و روز های جمعه - و شهر مصر از بیم آب بر سر بالائی نهاده
است - و وقتی سنگهای بلند بزرگ بوده است - همه را بشکستند
و هموار کردند - و چوں از دور شهر مصر را نگاه کنند - پندارند
کوچه است - و خانه های هست که چهارده طبقه از بالا

یکدیگر است و انزلیات شنیدم که شخصی بر بام هفت طبقه
 باغچه کرده بود و گوساله آنجا برده و پرورده - تا بزرگ شده بود -
 و آنجا دولا به ساخته - که این گاو می گردانید - و آب از
 چاه بر می کشید - و بر آن بام درختای نارنج و ترنج و
 موز و غیره کشته - و همه در بار آمده - و گل و پشم همه نوع
 کشته - و در شهر مصر غیر قاهره هفت جامع است - در میان
 بازار مسجدی است که آن را عمر عاص ساخته است بر درگاه
 که از دست معاویه امیر مصر بود - و آن مسجد پنجاه صد عود
 رخام قائم است - و آن دیوار که محراب برو است - سر تا سر
 تختهای رخام سپید است - و جمیع قرآن بر آن تختها
 خطی زیبا نوشته - و از چهار حد مسجد بازار باست و در بای
 مسجد در آن کشاده - و مدام در آن مدرسا و مقربان نشسته
 و سیاحت گاه آن شهر بزرگ آن مسجد است - و هرگز نباشد که
 در او کمتر از پنج هزار خلق باشد چه از طلاب علوم و چه
 از غریبان و چه از کاتبان که چاک و قبالة نویسند و غیر
 آن - و همیشه در این مسجد ده تو حصیر رنگین نیکو بر
 بالای یکدیگر گسترده باشد - و هر شب زیاده از صد قندیل
 افروخته - و محکم قاضی القضاة در این مسجد باشد - و بر
 جانب شمالی مسجد بازار می است که در بیج بلاد چنان
 بازار می نشان می دهند - و هر ظرافت که در عالم باشد - آنجا
 یافت می شود - و شهر مصر بر کناره نیل نهاده است بدان
 و بسیار کوشکها و منظرها چنان است - که اگر نخواهند آب
 به سیمان از نیل بر دارند - اما آب شهر همه سقایا آورند -
 بعضی بیشتر و بعضی بدوش - اهل بازار هر چه فروشند -
 راست گویند - و اگر کسی بمشتری دروغ گوید - او را بر

شترے نشاندہ رنگے بدست او بدبند - تا در شهر مے گردو -
و رنگ مے جفاند - و منادی مے کند که من خلاف گفتم
و ملامت مے بینم - و هر که دروغ گوید - سزا مے او ملامت
باشد - و در بازار آنجا از بقال و عطار و پیکه در هر چه
فروشند - باروان آن از خود بدبند - احتیاج نباشد - که خریدار
باروان بردارد - و روغن چراغ آنجا از شخم ترب و شلغم
گیرند - و آنجا کنجد اندک باشد و روغن عزیز - و روغن
زیتون ارزان - و اهل بازار و دکانداران بر خزان زمینی
نشینند - که آیند و روند از خانه به بازار - و هر جا بر سر
کوچه ها بسیار خزان زمینی آراسته داشته باشند که اگر کسی خواهد
بر نشیند و اندک کرایه مے دهد - و آنجا مالما دیدم از آن مردم
که اگر گویم یا صفت کنم - مردم بحکم را قبول نیفتد - و
مال ایشان را حد و حصر متوانستم کرد - و آن آسایش که
آنجا دیدم - بهیچ جا ندیدم *

آنکوں شرح باز گشتن خویش بجانب خانه براه مکہ حرم
الله تعالیٰ من الآفات از مصر باز گویم - در قاهره نماز عید کردم
و سه شنبه چهاردهم ذی الحجه سنه احدى و اربعین و اربعمانه
از مصر در کشتی نشستم - و براه صعيد الاسعده روانه شدم -
و آن روزه بجانب جنوب دارو - ولایتی است - که آب نیل از آنجا
بمصر مے آید و هم از ولایت مصر است - تا بشهر مے رسیدم
که آن را اسبوط مے گفتند - و ایفوی از این شهر خیزد -
و آب خشکاش است که عتقم او سیاه باشد - چون بلند شود
و پیکه بندد - او را بشکنند - از آن مثل شیر و بیرون آید -
آن را جمع کنند و نگاه دارند - ایفوی باشد - و عتقم این خشکاش
خرد و چون زیره است - و بدین اسبوط از صوف گوسفند

دستارها یافتند که مثل او در عالم نباشد *
 از اینجا بشهر رسیدیم که آن را اسواں می گفتند - و
 بر جانب جنوب این شهر کوچه بود که رود نیل از دهن این
 کوچه بیرون می آید - و من درین شهر بیست و یک روز
 ماندم که بیابانی عظیم در پیش بود - و موسم آن بود - که
 بحاج باز گشته بر اشتراک اینجا برسند - و ما انتظار آن
 امید داشتیم که چون آن شهر ما باز گردد - بکرایه گیریم و برویم -
 و چون بدان شهر بودیم - مرا آشنائی افتاد مردی که او را
 ابو عبد الله محمد بن فلیح می گفتند - مردی با صلاح و پارسا
 بود - از طریق منطق چین می دانست - او مرا معاونت کرد
 در کرایه گرفتن و همراه باز دید کردن و غیر آن *
 ازین شهر روانه شده پنجم روز در شهر عذاب رسیدیم - و
 این شهر به کنار دریا نهاده است - مسجد آدینه دارو - و مردی
 پانصد در آن باشد - و تعلق بسلطان مصر داشت - و با جگه
 است که از جبهه و زنگبار و یمن کشتیها اینجا آید - و درین
 شهر آب چاه و چشمه نباشد الا آب باران - و اگر گاهی
 آب باران منقطع باشد - اینجا بجایاں که قومی است بیابانی -
 آب آرند و بفروشند - تا سه ماه تا اینجا بودیم - از آنکه کشتی روانه
 نمی شد - باد شمال بود و ما را باد جنوب می بایست - من اینجا
 آنچه داشتم - خرج کرده شد - ابو عبد الله محمد بن فلیح نامه نوشته
 بود بدوستی یا وکیل که او را بشهر عذاب بود که آنچه ناصر
 خواهد - بوی دهد و خطی بستاند - تا وی را محسوب باشد - از
 ضرورت من آن کاغذ را بدان شخص دادم - او مردی کرد
 و گفت و الله او را پیش من چیز بسیار است - چه میخواهی
 تا بمو دهم - تو بمن خط ده - من تعجب کردم از نیکوئی

آن ^{محمد} فلج که بی سابقه با من آن همه نیکوئی کرو - و اگر مردی بی پاک بودی و روا داشتی - بسلطه مال از آن شخص بواسطه آن کاغذ بستییدی - غرض من از آن مرد بقدر ضرورت بستییدم و خط بدان مقدار بوسی دادم - و او آن کاغذ که من نوشته بودم - باسواں فرستاد - و پیش از آنکه من از شهر عیناب بروم - جواب آن ^{محمد} فلج باز رسید که آن چه مقدار باشد هر چند - که او خواهد و از آن من موجود باشد - بدو بده - و اگر از آن خویش بدهی - عوض با تو بدهم و این فصل بدان نوشتم - تا خوانندگان بدانند که مردم را بر مردم اعتماد است - و کرم هر جاے باشد و جوانمرداں همیشه بوده اند و باشند - الغرض آنگاه که موسم رسید و کشتیها روے بشمال نهادند - سوار شده بکجه شدم .

جده شهر بزرگ است - و باره حصین دارد بر لب دریا - و در او پنج هزار مرد باشد - بر شمال دریا نهاده است - و بازار با نیک دارد - و قبله مسجد آوینه سوے مشرق است - و بیرون از شهر پنج عمارت نیست - الا مسجدی که معروف است بمسجد رسول الله علیه الصلوٰة والسلام - و دو دروازه است شهر را - یکی سوے مشرق که رو با مکه دارد - و دیگر سوے مغرب که رو با دریا دارد - و بدین شهر جده نه درخت است و ثمره - هر چه بکار آید - از روستا آرند - و از آنجا تا مکه دوازده فرسنگ است - امیر جده بنده امیر مکه بود - من نزدیک امیر جده شدم - با من کرامت کرو - و آن قدر باجی که بمن می رسید - از من معاف داشت و نخواست - چنانچه از دروازه مسلم گزر کردم - خبری بکجه نوشت - که این مردی دانشمند است - از دے چیزے نشاید ستیدن - روز آویند

نماز دیگر از جده بر فتم - یک شنبه سلخ جمادی الآخر بدر شهر
مکه رسیدیم - و از نواحی حجاز و یمن خلق بسیار عمره را در
مکه حاضر باشد اول رجب و عید رمضان و بوقت حج نیز
بیایند - و چون راه ایشان نزدیک و سهل است - هر سال
بسیار بیایند +

شهر مکه شرفها الله تعالی اندر میان کوه ها نهاده است بلند -
و هر جانب که بشهر روند - تا بمکه برسند - نتوان دید - و بلند ترین
کوهی که بمکه نزدیک است - کوه ابو قیس است - و آن چو
گنبدی گرد است - چنانکه اگر از پاسه آن تیرے بیندازند -
بر سر رسد - و در مشرق شهر افتاده است - چنانکه چو در
مسجد حرام باشد - هر کس ماه آفتاب از سر آن بر آید - و بر
سر آن میله است از سنگ بر آورده - گویند ابراهیم علیه السلام
بر آورده است - و این عرصه که در میان کوه است - شهر است
و تیر پرتاب - در دو بیش نیست - و مسجد حرام بمیان این
فرمانه اندر است - و گرد بر گرد مسجد حرام شهر است و
کوچه ها و بازار ها - و میرکها رفته بمیان کوه در است - دیوار
بار ساخته اند و دروازه بر نهاده - و اندر شهر هیچ درخت نیست
مگر بر در مسجد حرام که سوے مغرب است و آن را باب ابراهیم
خوانند - بر سر چاهی درختی چند بلند است و بزرگ شده - و از مسجد
حرام بر جانب مشرق بازارے بزرگ کشیده است از جنوب سوے
شمال - و بر سر بازار از جانب جنوب کوه ابو قیس است - و دهن کوه
ابو قیس صفاست - و آنچنان است که دهن کوه را همچو دجابت بزرگ کرده
اند - و سنگها به ترتیب رانده که بر آن آستانها روند و دعا کنند - و
آخر بازار جانب شمال کوه مرده است - و آن اندک بالا
است - و بر او خانهای بسیار ساخته اند - و در میان شهر

است۔ و دریں بازار بدوند ازین سرتا بدان سر۔ و چوں کسے
 عمره خواهد کرد۔ اگر از جاسے دور آید۔ به نیم فرسنگی که هر جا میلها
 کرده اند و مسجد یا ساخته۔ که عمره را از آنجا احرام گیرند۔ و
 احرام گرفتن آن باشد۔ که جامه دوخته از تن بیرون کنند۔ و
 ازارے بر میاں بندند و ازارے دیگر یا چادرے بر خوشنق
 در پیچند۔ و باوازے بلند مے گویند که لبیک اللهم لبیک۔
 و سوسے مکے مے آیند۔ و اگر کسے بکمه باشد و خواهد که عمره کند۔
 تا بدان میلها برود۔ و از آنجا احرام گیرد و لبیک مے زند و
 بکمه در آید به نیت عمره۔ و چوں بشهر آید۔ بمسجد حرام در آید۔
 و نزدیک خانه رود۔ و بر دست راست بگردد۔ چنانکه خانه بر
 دست چپ او باشد و بدان رکن شود که حجر الاسود دروست۔
 و حجر را بوسه دهد و از حجر بگذرد و بر همان رولا بگردد۔ و
 باز بحجر رسد و بوسه دهد۔ یک طواف باشد۔ و برویس رولا هفت
 طواف بکند۔ سه بار به تعجیل برود۔ و چهار بار آهسته برود۔ و
 چوں طواف تمام شد۔ بمقام ابراهیم علیه السلام رود که برابر
 خانه است۔ و از پس مقام بایستد۔ چنانکه مقام مابین او و
 خانه باشد۔ و آنجا دو رکعت نماز بکند۔ آن را نماز طواف گویند۔
 پس از آن در خانه زمزم شود و از آن آب بخورد یا برویس
 بمالد۔ و از مسجد حرام به باب الصفا بیرون شده بکوه صفا بشود۔
 و رويس بخانه کند و دعا کند۔ چوں خوانده باشد۔ فرد آید۔ و
 دریں بازار سوسے مروه برود۔ و آن چنان باشد۔ که از جنوب
 سوسے شمال رود۔ و دریں بازار که مے رود۔ بر در تاسے مسجد
 حرام مے گردد۔ و اندرین بازار آن جا که رسول علیه السلام
 و الصلوات سعی کرده است و شتافته و دیگران را شتاب فرموده۔

گامے پنجاه باشد - بر دو طرف ایس موضع چهار مناره است
از دو جانب - مروم که از کوه صفا بمیان آں دو مناره رسند -
از آنجا بشتابند - تا میان دو مناره دیگر که از آں طرف بازار
باشد - و بعد از آں آهسته روند - تا بکوه مروه - و چون بآستانهای
رسند - بر آں جا روند - و دعا بخوانند و باز گردند - و دیگر بار
در همین بازار در آیند - چنانکه چهار بار از صفا بمره شوند و
سه بار از مروه بصفا - چنانکه هفت بار از آں بازار گذشته باشند -
چون از کوه مروه فرود آیند - هماغجا بازارے است که در آنجا
حجام نشسته موی سر تراشد - چون عمره تمام شد - و از
حرم بیرون آیند - دریں بازار بزرگ که سوے مشرق است -
در آیند - بنا مایے نیکو ست و همه دارو و فروشاں باشند -
در مکہ دو گرمابه است - فرش آں سنگ سبز که فساں
مے سازند - و چنان تقدیر کردم که در مکہ دو هزار مرد شهری
بیش نباشد - باقی قریب پانصد مرد غریب و مجاوراں باشند - در آں
وقت خود قحط بود - بمجلس از آنجا رفته بودند - و اندر شهر مکہ
اهل ہر شهرے را از بلاد خراساں و ما وراء النہر و عراق
و غیرہ سرا با لوده - اما اکثر آں خراب بود و ویراں - و
خلفایے بغداد عمارتہای بسیار و بنا مایے نیکو کرده اند
آنجا - و در آں وقت کہ ما رسیدیم - بعضے از آں خراب
شده بود - و بعضے ملک ساخته بودند - آب چاہای مکہ ہمہ
شور و تلخ باشد چنانکہ نتوان غریب - اما حوضہا و مصالح بزرگ
بسیار کرده اند - و بہ نیم فرسنگے شهر چاہے است کہ آں را
بیر الزاہد گویند - آب آں چاہ خوش است - و سقایاں آب
از آنجا نیز بیاورند و بشهر بفروشند - ہوائے مکہ عظیم گرم باشد -
مسجد حرام در میان شهر مکہ است - و طولش از مشرق

بمغرب است - و عرض آن از شمال بمجنوب - اما دیوار مسجد
 قائمه نیست و رکنها در بالیده است - تا بمددوری مائل است -
 زیرا که چوں در مسجد نماز کنند - از همه جوانب روے
 بخانه باید کرد - و آنجا که مسجد طولانی تر است چهار صد
 و بیست و چهار ارش است - و فراخ تر عرضش سی صد
 و چهار ارش است - و بسبب مدوری جائے تنگ تر
 نماید - جائے فراخ تر - و همه گرد - و برگرد مسجد سه
 رواق است به پوششش - بمعدومائے رخام برداشته اند -
 و میان سرائے را چهار سو کرده - و درازئے پوششش که
 بسوے ساحت مسجد است - یکمیل و پنج طاق است -
 پهنایش به بیست و سه طاق - و عمود مائے رخام تمامت
 صد و هشتاد و چهار است - و گفتند این همه عمودها را
 خلفائے بغداد فرمودند از جانب شام براه دریا بردن -
 مسجد حرام را بجهه در است - همه بطاقها ساخته اند
 بر سر ستونها مائے رخام - بر جانب مشرق چهار در است -
 از گوشه شمالی چوں از دره دوین بیرون شومی - بازار
 عطاران است - که خاندان رسول علیه السلام در آن کوسے
 بوده است - و بر دیوار جنوبی که طول آن مسجد است -
 هفت در است - سوین از آنها باب الصفاست - که رسول
 علیه السلام ازین در بیرون آمده است که بصفاء شود و
 دعا کند - و از باب الصفا سوے مغرب دو در گذشته
 باب المغاطل است - که برابر این سرائے ابو جهمل است
 که اکنون مستراح است - بر دیوار مغربی که آن عرض
 مسجد است - سه در است - و بر دیوار شمالی که طول مسجد
 است - چهار در است .

خانه کعبه بمیان ساحت مسجد است مربع طولانی که طولش از شمال بجنوب سی ارش است و عرضش از مشرق بمغرب شانزده ارش - و در خانه سوے مشرق است - و چوں در خانه بروند - رکن عراقی بر دست راست باشد - و رکن حجر الاسود بر دست چپ - و رکن مغربی جثلی را رکن یمانی گویند - و رکن شمالی مغربی را رکن شامی - و حجر الاسود در گوشه دیوار بستگی بزرگ اندر ترکیب کرده اند و در آنجا نشانده - چنانکه مردے تمام قامت بایستد - با سینه او مقابل باشد - و حجر الاسود درازگی یک دست و چهار انگشت باشد - و بعرض هشت انگشت - و شکلش مدور است - و از حجر الاسود تا در خانه چهار ارش است - و آنجا را که میان حجر الاسود و در خانه است - ملتزم گویند .

و در خانه از زمین پنجار ارش برتر است - چنانکه مردے تمام قامت بر زمین ایستاده بر عقبه رسد - و نردبان ساخته اند از چوب - چنانکه بوقت حاجت در پیش در نهند - تا مروم بر آن بروند و در خانه روند - و در کعبه از چوب ساج بدو مصراع ساخته اند - و بر آن نقره کاری داشته با دکتاها منبت کرده اند - و عرض دیوار یعنی ششامتش شش شبر است - و زمین خانه را فرش از رخام است همه سپید - و ستونها که در خانه است و در زیر سقف زده اند - همه چوبین است تراشیده از چوب ساج - الا یک ستون مدور است و از جانب شمال تختی سنگی رخام سرخ است طولانی - که فرش زمین است - و مے گویند - که رسول علیه الصلوٰة و السلام بر آنجا نماز کرده اند - و هر که آن را بشناسد - حمد کند - که نماز به آنجا کند - و دیوار خانه همه تختهای رخام پوشیده

است از الواں - و بام خانہ پکوب پوشیدہ است - و ہمہ پوشش را بدیا در گرفتہ - چنانکہ چوب ہیچ پیدا نیست - و اندر میان ستونہا سہ قندیل فقرہ آویختہ است - و پشت خانہ برخام یمانی پوشیدہ است - کہ ہایچوں بلور است +

و خانہ را چہار روزن است ہچہار گوشہ - و بر ہر روزنہ از آن تختہ آبگینہ نہادہ کہ خانہ بدای روشن است - و باران فرو نیاید - و ناودان خانہ از جانب شمال است بر میانہ جاسے - بر جانب شمال بیرون خانہ دیوارے ساختہ اند مقدار یک گز و نیم - و ہر دو سر دیوار تا نزدیک ارکان خانہ بردہ - چنانکہ این دیوار مقوس است و چوں نصف دائرہ - و میان جاسے این دیوار از دیوار خانہ مقدار پانزدہ گز دور است - و دیوار و زمین این موضع مرخم کردہ اند برخام ملون و منقش - و این موضع را ہجر گویند - و آب ناودان بام خانہ در این حجر ریزد - و در زیر ناودان تختہ سنگی سبز نہادہ است بر شکل مجرانی کہ آب ناودان بر آن افتد +

و مقام ابراہیم علیہ السلام از خانہ سوے مشرق است بفاصلہ سہ ارش - و آن سنگی است کہ نشان دو قدم ابراہیم علیہ السلام بر آنجا است - و آن را در سنگی دیگر نہادہ است + بیر زمزم از خانہ کعبہ ہم سوے مشرق است - و بر گوشہ حجر الاسود است - و میان بیر زمزم و خانہ چہل و شش ارش است - و فرائخہ چاہ سہ گز و نیم در سہ گز و نیم است - و آبش شورے دارد - لیکن بتواں خورد - و سر چاہ را خطیرہ کردہ اند از تختہہای رخام سپید - بالاسے آن دو ارش - و چہار سوے خانہ زمزم آخر ما کردہ اند - کہ آب در آن ریزند - و مردم وضو سازند - زمین خانہ زمزم را مشیک چلی کردہ اند

تا آب که می ریزند - فرو می رود - و در این خانه سوئے مشرق است *

و برابر خانه زمزم هم از جانب مشرق خانه دیگر است مربع - و گنبدی بر آں نهاده - و آں را ستفایه الحاح گویند - اندر آنجا نمنا نهاده باشد - که حاجیاں از آں آب خورند - و ازین ستفایه الحاح سوئے مشرق خانه دیگر است طولانی - و سه گنبد بر آں نهاده است - و آں را خزانه الزیت گویند - اندر و شمع و روغن و قنادیل باشد - و گرد بر گرد خانه کعبه ستونها فرو برده اند - و بر سر هر دو ستون چوبها افکنده - و بر آں تکلفات کرده از نقارت و نقش - و بر آں حلقه یا و قلابه یا آویخته - تا بشب شمعها و چراغها بر آنجا نهند - و از آں قندیل آویزند - و آں را مشاعل گویند - و میان دیوار خانه کعبه و این مشاعل که ذکر کرده شد - صد و پنجاه گز باشد - و آں طواف گاه است *

کلید خانه کعبه گروهی از عرب دارند - که ایشان را منی شیبیه گویند - و خدمت خانه را ایشان کنند - و ایشان را رئیس است که کلید بدست او باشد - و چوں او بیاید - پرچ و شش کس دیگر با او باشد - حاجیاں نردباں پیش در نهند - و آں پیر بر آنجا رود و بر آستانه بایستد - و قفل بکشد - و خلعی از حاجیاں پیش در خانه ایستاده باشد - و چوں در باز شود - ایشان دست دعا بر آرند و دعا کنند - و هر که در مکه باشد - چوں آواز حاجیاں بشنود - داند که در حرم کشودند - همه خلق بیکبار به آوازے بلند دعا کنند - چنانچه غلغلہ عظیم در مکه افتد - پس آں پیر در اندرون شود - و دو رکعت نماز کند و بیاید - و هر دو مصراع در باز کند - و بر آستانه

بایستند و خطیب بر خواند بہ آوازے بلند - و بر رسول اللہ
 علیہ الصلوٰۃ و السلام صلوات فرستد - پس از آن حاج
 در رفتن گیرند و بخانہ در مے روند - و ہر یک دو رکعت
 نماز کنند و بیروں مے آیند - تا آن وقت کہ نیم روز
 نزدیک آید - و در خانہ کہ نماز کنند - رو بہ در کنند - و
 بدیگر جوانب نیز روا باشد - وقتے کہ خانہ پیر مردم
 شدہ بود - کہ دیگر جائے نبود - کہ در روند - مردم را
 شرم - ہفت صد و بیست مرد بودند *

دشت عرفات در میان کوہ ہاسے خرد است - چوں پیشہ لا
 و مقدار دشت دو فرسنگ است در دو فرسنگ - در آن
 دشت مسجدے بودہ است - کہ ابراہیم علیہ السلام بنا کردہ است -
 و این ساعت منبرے خراب از خشت مانده است - و
 چوں وقت نماز پیشین شود - خطیب بر آسجا رود - و
 خطبہ جاری مے کند - پس بانگ نماز مے گویند - و دو
 رکعت نماز بجماعت برسم مسافراں مے کنند - و ہمہ در آن
 وقت قامت نماز بگویند - و دو رکعت دیگر نماز بجماعت
 بکنند - پس خطیب بہ شتر نشیند - و سوے مشرق پروند -
 بیک فرسنگ آسجا کوہے خرد و سنگین است - کہ آن را
 جہل الرحمۃ گویند - بر آسجا بایستند و دعا بکنند - تا آن
 وقت کہ آفتاب فرو رود - من نعم ذی الج سہ انہی
 و اربعین و الیعتہ حج چہارم بیارے خداے سبحانہ و
 تعالیٰ بگذاروم - و چوں آفتاب غروب کرد - حاج و
 خطیب از عرفات باز گشتند و یک فرسنگ بیامزد تا
 بمشعر الحرام - و آن جا را مزولقہ گویند - بنائے ساختہ اند
 خوب ہچوں مقصورہ کہ مردم آسجا نماز کنند - و سنگ رجم

را که نمک اندازند - از آنجا بر گیرند - و رسم چنان است -
 که آن شب یعنی شب عید آنجا باشند - و بامداد نماز کنند
 و چون آفتاب طلوع کند - نمک روند - و حاج آنجا قربان
 کنند - و مسجد بزرگ است آنجا که آن مسجد را حنیف
 گویند - و آن روز خطبه و نماز عید کردن بمناسبت
 و مصطفی صلی الله علیه و سلم تفرموده است - روز دهم
 نمک باشند - و سنگ بیندازند - دوازدهم ماه هر کس که
 عزم باز گشتن داشته باشد - هم از آنجا باز گردد - و هر که
 بکوه خواهد برود - بکوه برود +

انتخاب از نگاروش

نہیان شباب زدگی

راسے دیشیم بہ برید پاسے برہمن گفت۔ کہ شباب زدگی در کارما چون است بہ لیشے مے گویند۔ کہ در بہم رسانیدن مقصود تیزی باید کرد۔ برہمن گفت۔ آنکہ شبابی را نیک دانستہ از کم نشدی است۔ قصہ زاہد کہ بہن فکر پاسے در میان سبکی نہاد۔ نیکو پند دہندہ ایست بہ راسے پرسید۔ کہ چگونه ؟

حکا بہت برہمن گفت۔ کہ زاہد سے پاس از بخیر بسیار بخاطر آورد۔ کہ کہ نہا شود۔ بہ دانائے مشورت کرد۔ دانا گفت۔ نیکو اندیشیدہ۔ زن کردن چندین نامہ دارد۔ اول اسب بد انگام شہوت را رام مے کند۔ دوم فیض کہ از پدران گزشتہ بتو رسید۔ از تو بر نیفتد۔ سوم زن نیک سرمایہ سرانجام خانہ است۔ اما کوشش نمائے۔ کہ زن نیکو بدست آید۔ زاہد پرسید۔ کہ چگونه زن توان کرد ؟ گفت۔ پارسا بدست آرد۔ تا مولس نگہدار تو باشد۔ و از دو قسم زن پرہیز کن۔ اول زنے کہ بدستگاہ خویش بر تو منت نہد۔ دوم زنے چون ترا بیند۔ خود را رنجور و نماید۔

القصہ زاہد را از بزرگاں زنے بہ صورت خوب و سیرت پیشایدہ بدست آمد۔ تا آنکہ زن زاہد بار وار شد۔ روزے زاہد بہ زن گفت۔ زود باشد۔ کہ پسرے خوب روسے و خوش خوسے پدید آید۔ تا من او را نام نیکو کنم۔ و رضا جوئے خدا بیاوزم۔ پاس او را بہ ناناوۃ بزرگ نسبت کنم۔ و

از و فرزندان و نمیرا پیدا آیند - و نام نیکوے من پایدار
 ماند به زن گفت - اسے زاهد اچوں پایان این کار پیدا
 بیست - چرا چوں نادان خیال پرست حرف سے گوئی ؟
 تو به آن پارسا سے مانی - کہ یہودہ شہد و روغن برہنخت +
 زاهد پرسید - کہ چگونه ؟

حکایت زن گفت - کہ مروجے پارسا در ہمسایگی بازگانی
 خانہ داشت + بازگاں پیوستہ شہد و روغن فروختے - و ہر روز
 اندکے اڑاں به پارسا فرستادے + پارسا چیز سے اڑاں خرچ
 کردے - و باقی در سبزو شہادے + روز سے سبزو پر یافت -
 اندیشید - کہ اگر وہ من باشہ - + وہ روزم یفروشم و پنج گوسفند
 بخرم - تا ہر یک به سہشش ماہ دو بچہ آرد + از نتائج ایشان
 رہا پیدا آید - یعنی را بفروشم - و زن نے خواہم - تا دوسرے
 زاید - و تربیت او کنم - و اگر بے ادبی نماید - یہ ہمیں عصا
 کہ در دست دارم - اولش کھنم + پھان در خیال فرو رفتہ -
 کہ دوسرے را بے ادب در حضور دانستہ عصا بر سبزو زد +
 چوں سبزو درہم شکست - شہد و روغن برہنخت - مصرع
 آن جملہ خیالہا بیکبار گزینخت

این داستان برائے آن آوردہ - کہ چنین اندیشہاے نادرست نباید کردہ
 القصہ زاهد را پسر کے نیکو روے پدید آید + شکر کا بجا آوے - و نذرنا کردہ
 و شنب و روز گرد گوارہ او بودہ در تربیت سے کوشید +
 روز سے نادر او به حمام رفت - و پسر را به پدر سپرد +
 زمانے ز گزشتہ کہ پادشاہ نہاں زاهد را طلب نمود + چوں
 چارہ نبود - پسر را با راسوئے کہ ہمراہ خانہ بر امید او
 گراشتندے - سپرد - و رفت - و مارے به گوارہ آمد +
 راسو چوں دید - بگشت - و خلق او بگرفت - چندانکہ بگشت +

چوں زاهد باز آمد۔ راسو غول آلودہ بہ پیشوائے زاهد دیوید *
 زاهد پنداشت۔ کہ پسرش را کشتہ است۔ بے آنکہ پیروی
 نماید۔ عصا را بہ راسو آچنخاں زد۔ کہ در حال جاں سپرد۔
 و چوں پسر را در گمبارہ بہ سلامت یافت۔ و مارے بزرگ
 مرده افتادہ دید۔ فریاد کناں مے گفت کہ این چہ نے خردی
 بود۔ کہ من کردم ؟ زن آمد۔ و گفت۔ کہ عاقبت شباب زدگی
 پیشانی باشد۔ چنانکہ پادشاہے باز خود را بے گناہے کشت۔
 و در غم بماند * زاهد پرسید۔ کہ چگونه ؟

حکایت زن گفت۔ کہ پادشاہے باز خود را بسیار دوست
 داشتے * روزے آں را بدست گرفته بہ شکار رفتہ بود۔ آہوئے
 از پیش برخاست۔ ملک در پہلے سے تاخت ۔ و آہو را
 دریافت * دریں تاختن از ملازماں بیچ کدام بہ شاہ رسید۔
 تشنہ شد۔ تا بہ دامن کوہ رسید * دید۔ کہ از بالای کوہ آب
 مے چکد * جام از ترکش بر آورد۔ و غزاشت۔ تا آب
 در آں فراہم آمد * خواست۔ کہ در کشد۔ آں باز پر بزد۔
 و آب ریختہ شد * شاہ ازین معنی کوفتہ خاطر گرید۔ و بار
 دیگر جام را پس از زمانے دراز پر کرد * چوں خواست۔
 کہ بہ لب رساند۔ باز ہماں باز جنبش کرد۔ و آب برینت *
 شاہ بے آنکہ اندیشہ نماید۔ باز را بر زمین زد۔ و ہلاک
 ساخت * دریں میاں رکاب دار شاہ رسید۔ باز را کشتہ و
 شاہ را تشنہ یافت * مطہرہ از فتراک بکشاو۔ و خواست۔ کہ
 شاہ را آب دہد * شاہ فرمود۔ کہ مرا بدین آب زلال کہ از کوہ
 مے چکد۔ رغبت بسیار است۔ تو بالای کوہ بر آے۔ و از
 سرچشمہ جام پر کردہ فرود آر۔ دیگر طاقت نماندہ۔ کہ قطرہ
 قطرہ فراہم آید * رکاب دار چوں بسرچشمہ رسید۔ چہ بنید!

که از دماغ بر لب چشمه مرده است - و لعاب زهر آلود او
با آب چشمه آمیزش یافته قطره قطره از کوه می چکد - رکاب دار
سراییمه از کوه فرود آمد - و صورت حال بعرض رسانید - و
جام سرد از سطره به شاه داد - شاه اشک ببارید - و رکاب دار
را از سرگزشت باز آگاه ساخت - و بر شتاب زدگی
نکوهش نمود +

دور اندیشه آزادی از دشمنان

رای دانیلیم به بیدپای برهن فرمود - اکنون باز گئے -
که هر که به دام دشمنان گرفتار گردد - چگونه زیست نماید؟ برهن
گفت - اگر بحیله دوست گرفتن یکی از دشمنان خلاصی خود داند -
فرد گزاشت نه نماید - مگر اعتماد فرادان روا نه دارد - چنانکه موش
و گربه + رای پرسید - که چگونه؟

حکایت برهن گفت - که در زیر درختی در سوراخ موشی
بود تیز ذهن زود فهم - و در نزدیکی آن درخت گریه نیز خانه
داشت + روزی صیاد اندکی از گوشت بر روی دام بسته
باز کشید + گریه حریفی را بوی گوشت گرفتار دام ساخت -
و موش نیز در جستجوی روزی از سوراخ برآمد + ناگاه چشمش
بر گریه افتاد - نزدیک بود - که موش از سر رود + چو نیک
نگریست - او را بسته دام صیاد یافت + شکر بهجا آورد - و
یک جانب را سوسه دید - که در کمین او نشسته است - و روی
بر درخت آورد - زانچه دید که از بالای درخت میل گرفتن
او دارد + بخود اندیشید - که هر بیخ تدبیر درست تر ازین نیست -
که نزد گربه روم - آن چنانکه مرا باو احتیاج است - او نیز
به مدد من محتاج + امید که به برکت راستی هر دو از چنگ

اندوہ خلاص شویم * پس نزدیک گریہ رفت - پرسید -
 کہ چہ حال داری ؟ گفت - چہ سے پرسی ؟ کہ تنہ
 دارم بستہ بند مشقت * موش گفت - اندوہ مدار کہ سخن
 دلپذیر دارم * گریہ آرزو سے شنیدن کرد * موش گفت - بدانکہ
 ہمیشہ من بہ نعم تو شاد بودہ ام - امروز در بلا شریک توام -
 خلاص خود را تدبیر سے اندیشیدہ ام - کہ خلاص تو نیز در آن
 است * ہنگر - راسو پس من در کہیں نشستہ - و نازخ بالائے
 و رخت انتظار من سے برو * ہر آئینہ از بس دو دشمن جانی
 خلاص بیام - و بہ اندک زمانے بند مائے ترا ببرم * گریہ در
 فکر شد و چپ و راست این سخن نگریست * موش فریاد
 بر کشید - کہ اے وانا ! وقت سے گزرو * تو ہم بہ حیات من
 خوش باش - کہ رستگار سے ہر یک از ما بحیات دیگر سے
 فرو بستہ است - چنانکہ بہ کوشش کشتیاں کشتی بہ کنارہ
 رسد - و کشتیاں بہ پشتے کشتی کار کند * پس گریہ دل
 بہ صلح نہاد - و پرسید - کہ ما را چہ باید کرد * موش گفت -
 بچوں نزد تو آیم - باید کہ تعظیم بجا آوری مثل دوستان - تا
 دشمنان سے بہرہ باز گردند * پس بند از پاسے تو بردارم *
 گریہ قبول نمود * موش نزدیک گریہ شد - و گریہ دلجوئی نمود
 و نوازش ہا بجا آورد * راسو و نازخ ازین حال از شکار
 موش باز گشتند * موش شادی ہا نمود - و دشمنے قدیمے گریہ
 بخاطر آوردہ ہاں گرمی بند ہا نے برید * گریہ از آنجا کہ درین
 بود - ترسید - کہ موش بند نا بریدہ سر خود گیرد * زبان دوستی
 بر کشود - و گفت - در وفا سے عمدہ کاپلی سے نکلی - و ہر کہ
 سر رشته وفا از دست گزارد - بند بلا بر پاسے دل نہادہ
 باشد * موش گفت - سے وائہ - کہ پیمان شکنی بہ بزرگاں

نسبت ندارد۔ لیکن دوستانہ دوستی اندھ دیکھے آنکھ
 نے غرض رشتہ دوستی استوار سائنہ پائندہ دوم آنکھ بغرض
 طرح دوستی اندازند کہ گروہ اولی اتحاد را شاید۔ اما از جماعت
 دوم خاطر جمع نتوان کرد کہ تو از گروہ دوم ہستی - من
 نیز دور اندیشی بکار برده بند ترا ہشایم - و خود ہم از
 زبان تو ایمن ہاشم کہ خیال من آن است کہ بند ہست
 ترا بہرم - مگر یک بند ترا کہ استوار ترین بند ہا باشند ہزارم
 تا آنکہ کہ ترا اضطرابی بہم رسد - بمن نتوانی پرداخت -
 پس آن نیز بہرم کہ گریہ داشت کہ ہمیش بہ فریب از راہ
 سخاوت رفت - راضی شد کہ موش بند ہا آہستہ ہریدن گرفت -
 تا آنکہ بند استوار را بحال خود گزاشت کہ چون روز شد
 صیاد پیدا آمد - و گریہ سراپستہ شہزادہ موش آن بند استوار
 را بہرید کہ گریہ از بیم ہاں بالا سے درشت رفت - و موش
 بہ سوراخ خود شہید ہضیاد نا امید برگشت کہ پس از زمانے
 موش سر از سوراخ بیرون کرد کہ گریہ را دیدے سے خواست
 کہ باز در سوراخ شود کہ گریہ آواز بر کشید کہ از من
 چرا مے ترسی ؟ شکر ہر بیہما سے ترا بہ کدام زبان ادا کنم ؟
 موش از آنجا کہ ہشیار دل بود - گفت - ہماں بہتر کہ دو
 آشنائی بر بندم - و در گیشہ تنہائی ہاشم کہ گریہ گفت - ہر کہ
 دوستے بدست آورد - و بہ آسانی از دست دہد - دوستان دیگر
 از وے نا امید شوند کہ موش جواب داد - ہر گاہ کہ دشمنے
 ذاتی باشد - دوستے بغرض چہ کار آید - و ہر کہ با غیبر جنس
 خود در آمیزد - بدو آن رسد - کہ ہاں بخوبی رسید کہ گریہ
 پرسید کہ چگونہ ؟

حکایت موش گفت کہ بر لب چشمہ بہاے درختے

موش خانہ گرفتہ بود۔ و غوکے نیز در آل آب بسرے نمود۔
 روزے بر لب آب آمدہ نغمہ سرائی آواز نہاد۔ موش برآں
 آواز دل خراش از خانہ برآمدہ نشاٹے مے کرد۔ و سرے
 مے بجنانید۔ غوک با او طرح آشنائی افکند۔ روزے موش
 با غوک گفت۔ تو زیر آب قرار داری۔ اگر فریاد کنم۔ از
 شور غوکان دیگر بہ گوش تو نئے رسد۔ چارہ آں چیست؟
 غوک گفت۔ این کار بر دل دانائے تو حوالہ است۔ موش
 گفت۔ چناں بنحاطر آوردہ ام۔ کہ رشتہ دراز پیدا کنم۔ یک
 سر آں بر پاسے تو بندم۔ و سرے دیگر بر پاسے خویش
 محکم کنم۔ تا چوں بر لب آب آیم۔ و رشتہ بجنانم۔ از آمدن
 من آگاہ شوی۔ و اگر تو نیز بہ در خانہ من تشریف آوری۔
 مرا معلوم شود۔ آخر بریں قرار داد از حال یک دیگر با خبر
 بودند۔ روزے موش بر لب آب آمد۔ تا غوک را طلب کند۔
 ناگاہ نانے از ہوا فروو آمدہ موش را برداشت۔ و روے
 بہ بالا نہاد۔ چوں رشتہ استوار بود۔ غوک نیز از خانہ خود
 آوارہ شد۔ و مگوسار آویختہ مے رفت۔ مردماں فریاد برکشیدند۔
 کہ زانے بر خلاف عادت غوک را شکار کردہ است۔ غوک
 فریاد کرد۔ کہ از شوئے مصاحبت موش بدیں بلا گرفتار شدم۔
 موش این داستان بر گرہ خواند۔ و گفت۔ مرا ہرگز با تو
 اعتماد نباشد۔

پاداش کارما

راے دابشلیم از بید پاسے حکیم گفت۔ اکنون باز گوے
 حال کسے را۔ کہ براسے فائدہ خود از زبان دیگران پرہیزد۔
 بید پاسے فرمود۔ کہ پاداش نیکی و بدی در ہمیں جہان است۔

ہر کسے ہر کچھ کہ بکارو۔ بسے بر نیاید۔ کہ ہر آن بر وارد
مناسب این مقام داستان شیر صف شکن و مرد شیر انگن
است ہر اسے پر سید۔ کہ چگونہ ؟

حکایت بید پایے حکیم گفت۔ کہ در نواسے حلب بیشہ
بود۔ در آن شیرے بر سر بر فرماں روانی نشسته ہموارہ
بہ خون ناحق ریختن مشغول بودے * سیاہ گوشے ملازم درگاہ
بود۔ از عاقبت کار اندیشیدہ سے خواست۔ کہ ترک ملازمت
نماید * دریں فکر با خود گفتگوئے داشت * ناگاہ در کنار بیشہ
دید۔ کہ موشے بہ کوشش تمام بیخ درختے سے برود۔ و درخت
بہ زبان بے زبانی سے گوید۔ کہ اے سنگار ! چرا در پئے
بنیاد انداختن من کوشش سے نمائی ؟ و موش گوش بہ زارے
او تنہادہ بہ ہماں بریدن مشغول بود۔ کہ ناگاہ مارے دہن کشادہ
از کہیں بیروں آمد و بیک دم موش را فرو برد * مار از
خوردن موش قانع شدہ در سایہ درخت حلقہ زدہ بود۔
خار پشته در آمد۔ و دم مار را بہ وہاں گرفتہ سر در کشید *
مار از غایت اضطراب ہر ساعت خود را ہر وے سے زد۔
تا آنکہ ہمہ تن بہ نوک خار پشت سوراخ سوراخ شد۔
بصد زاری جاں بداد * چوں مار از کار بہفتاد۔ خار پشت
سر بروں آورد۔ و آنکہ لائق خوردن خود دانست۔ از مار
بخورد۔ و باز سر در کشید * ناگاہ رو بہتہ بدانجا رسید گرنہ
خار پشت را کہ لقمہ چرب او بود۔ بدان صورت دیدہ دانست
کہ با وجود آزار خار از گل مقصود بوسے نتوان شنیدہ پس
مکرے در کار کرد * خار پشت را بہ پشت افکند۔ و قطرہ
از شائشہ خود بر شکم او ریخت * خار پشت بخیال آنکہ
باران است۔ سر از دروں بیروں آورد * سر بر آوردن

یہاں بود۔ و جستقن روباه و سرش بر کندن ہماں + آنچه خواست
 از و بخورد۔ و ہنوز روباہ از خوردن ناسرغ نشدہ بود۔ سگے از گوشہ
 در آمد۔ و روباہ را از ہم بدرید۔ و در گوشہ سخت + ناگاہ پلنگ پدید
 آمد۔ و سگ را از ہم گزرا نید۔ و ہنوز کار تمام نہ کردہ بود کہ صیاد
 رسید۔ و خدنگ دل دوز بجانب پلنگ انداخت۔ چنانکہ بہ پہلوئے
 راستش آمد۔ و از طرف چپ بیرون رفت۔ و صیاد بہ سیکدستی
 پوست از تنش بر کشید + در ہمیں نماں سوارے در رسید۔ خواست
 کہ پوست پلنگ را از و کشیدہ بگیرد + صیاد بجنگ پیش آمد +
 مرو سوار بہ شمشیر آبدار سر صیاد را جدا ساخت۔ و پوست پلنگ
 را گرفتہ روئے براہ آورد + چند گام نہ رفتہ بود۔ کہ اسبش بسر آمد
 و سوار بر زمین افتاد۔ و گردش بشکست + سیاہ گوش را پندے
 تمام شدہ + اندیشہ جدائی از خدمت شیر قرار دادہ بہ ملازمت شیر
 آمد۔ و رخصت رفتن از آں بدیشہ + طلبید + شیر فرمود۔ کہ سبب رفتن
 چہ چیز تواند بود؟ سیاہ گوش جواب داد۔ کہ اگر ہمت پادشا مانہ پیمانی
 کند۔ کہ بہ ہیچگونہ شکستن آں بخاطر نگذرو۔ و تسلی من شود۔ براستی
 دا نیام + شیر او را اماں داد۔ قول + سوگند ما استوار کرد + سیاہ گوش
 گفت۔ اسے ملک! ہمارہ نیت تو بہ آزدون جانوران است۔ نہ خود
 مے فہمی۔ و نہ کسی داری کہ سخنان نصیحت آمیز با تو بگوید۔ و ترا
 از آں باز دارو + شیر ازیں سخن بر آشفت۔ لیکن چوں عہدے
 تازہ بستہ بود۔ بضرورت صبر نمود۔ و گفت چوں بر تو تھے نے رود۔
 کنارہ کردن تو بر اسے چسیت؟ سیاہ گوش گفت۔ از دو جہت +
 یکے آنکہ طاقت دیدن ظلم نیست۔ و مروت تھے گزارو۔ کہ نالہ ستم
 رسیدا بشنوم + دوم آنکہ مبادا شومے ایں کار بہ تو رسد۔ و من
 نیز بہ آتش تو بسوزم + شیر گفت۔ تو جہاں را ندیدم + و تجھو
 نداری۔ شومے کار بہ از کجا دانستہ؟ و نموبے پاداش کار نیک

از که آموخته؟ سیاه گوش گفت - بر رهنمون خرد خدا داد این را
 دانسته بودم - لیکن امروز مکافات و پاداش را به چشم ظاهر هم دیدم
 پس قصه موش و مار و خار پشت و روباه و سگ و پلنگ و
 صیاد و سوار که دیده بود - باز نمود - شیر از آنجا که غرور در سر
 داشت - نصیحت سیاه گوش را افسانه پنداشت - چون سیاه گوش
 دانست که افسانه من سودے نئے کند - آهسته به گوشه بیرون رفت
 شیر از غصه در پیے جستن او رواں شد - سیاه گوش خود را
 در تہ پوتہ خارے پنهان کرد - شیر از در گذشته دو آہو برہ
 دید - کہ در آن صحرا بچہ مشغول بودند - و مادر ہریان متوجہ
 حال ایشان - شیر قصد گرفتن ایشان کردہ - مادہ آہو فریاد
 بر کشید - کہ اسے ملک ! چشم مرا بہ فراق نور دیدہ گریاں مسازہ
 شیر زارے او را گوش نہ کردہ آنہا را در برد - و طعمہ خود
 ساخت - مادہ آہو در غصہ نے دوید - ناگاہ بہ سیاه گوش رسیدہ
 و آواز نالہ کردہ - سیاه گوش سخنان تسلی بخش درمیان آورد
 و گفت - نغمہ مخور - کہ در اندک زمانے پاداش این بشیر خواہد
 رسید - قضا را شیر دو بچہ داشت - در آن زمان کہ شیر قصد
 بچگان آہو کردہ بود - صیادے بر آشیانہ شیر بگرفت - و ہر
 دو بچہ او بکشت - و پوست کشیدہ با خود برد - و چون شیر
 شکار کردہ بخانہ رسید - بچگان خود را بدانگونہ اقتادہ
 دید - و خروشے بر آورد - کہ ودان آن بیشہ را دل برو سوخت -
 در ہمسایگے شیر شغالے بود گوشہ نشین پرہیزگار - بہ عزا پرسی
 نزدیک شیر آمد - و گفت - صبر پیش آر - و زمانے دل باخود
 دار - و گوش ہوش بکش - تا سخنے چند از دفتر الہی فرو خوانم -
 و اندکے از بیوتائے روزگار نے اعتبار بیاں کنم - شیر
 بہ گوش پندہ شنو سخنان او را شنید - و اندکے تسلی یافت -

شغال چوں دید۔ کہ شیر از غفلت برآمد در مقام شنیدن سخن است۔ دلیر تر پیش آمد۔ و گفت۔ اے ملک! ہر آغازے را آخرے قرار یافتہ است۔ و پس ہر سودے نیانے آمدہ۔ شیر گفت۔ اے داناے روزگار! ہر بدی کہ مے رسد۔ آں را سببے خواهد بود۔ بگو کہ ایں بد از کجا بہ بچگان من رسید؟ شغال گفت۔ آں ہم از تو بہ تو رسیدہ است۔ بچگان صیاد تیر انداز با تو کردہ است۔ صد مثل آں تو یا دیگران کردم۔ نیک مانند است قصہ تو باں ہیزم فروش۔ شیر پرسید۔ کہ چگونہ؟ حکایت۔ شغال گفت۔ در زمان پیشین ستمگارے بود۔ کہ ہیزم درویشاں با ستم خریدے۔ و بہ بہاے گراں بدست توانگراں فروختے۔ روزے ہیزم درویشے گرفت۔ و نیمہ ہا ہاں فقیر داو۔ فقیر نالیدن گرفت۔ صاحبے رسید۔ و زبان نصیحت ہاں ظالم بکشود۔ و آں ستمگر چوں مستے غفلت در سر داشت۔ روے درہم کشید۔ و بہ خانہ خود رفت۔ قضا را ہماں شب آتش در انہا ہیزم منشا افتاد۔ و از آنجا بخانہ او آمد۔ ہر متاعے کہ داشت۔ پاک بسوخت۔ باداواں افسوس بر مال خود مے کرو۔ و مے گفت۔ کہ ایں آتش از کجا در ہیزم من افتاد؟ و آں طالب رضاے الہی کہ دوش او را نصیحت مے کرد۔ گورشا افتاد۔ و گفت۔ اے ستمگار! ہنوز مے دانی۔ کہ آتش از دوو دل ستم رسیدہ است؟ ظالم را ایں سخن در دل گرفت۔ و از کار نیکو ہیدہ خود در گزشت۔ اے شیر! ایں داستاں ہر اے آں آورد۔ تا دانی۔ کہ آنچه بہ فرزندان تو رسید۔ در پاداش آں است۔ کہ با بچگان دیگران کردم۔ شیر گفت۔ اے شغال دانا! ایں را روشن تر باز گوے؟ شغال گفت۔ عمر تو چند است؟ گفت۔ چہل سالہ۔ گفت۔ دریں مدت چہ مے خوردی؟ گفت۔ گوشت جانوراں۔ شغال گفت۔

آں جانوراں کہ تو چندیں سال از گوشت ایشان غذا ساخته آیا
 پدر و مادر و خوبش نداشته اند۔ کہ در نعم این قضیہ جاں گذار
 فریاد و زاری کنند۔ اگر آں روز اندیشہ اندوہ خاطر آنها نمودہ
 از سختن خوں پرہیز مے کردی۔ ترا این روز پیش نئے آمد۔
 شیر را سخنان شغال خوش آمد۔ و داشت۔ کہ عمر گرامی را از
 مسنہ جاہ و ہمنشینہ خوشامد گویاں در تہہ کاری گزرا نیدم۔ کنوں
 کہ بہار جوانی بہ خزان پیبری مبدل شدہ است۔ رضائے الہی
 بدست آورم۔ پس از خوردن خون و گوشت باز البتاد۔ وہ میوہ
 قناعت کرد۔ چوں شغال دید۔ کہ شیر بہ میوہ خوردن در آمد۔
 اگر ہموارہ چنین نماید۔ آں بیشہ بزودی از میوہ خالی شود۔
 و آچہ روز مے یکسالہ جانوران است۔ بدہ روز خوردہ مے شود۔
 بار دیگر پیش آمد۔ و گفت۔ ملک بہ چه مشغول است؟ شیر
 جواب داد۔ کہ بہ میوہ خشک و تر قناعت کردہ۔ شغال گفت۔
 نہ این چنین است۔ کہ ملک مے فرماید۔ بلکہ زبان خلق حالا
 بیشتر است۔ شیر گفت۔ بہ چه سبب؟ شغال گفت۔ کہ اگر
 میوہ این بیشہ مے خوری۔ در دہ روز تمام شود۔ جانورانے کہ
 خوراک یکسالہ آنهاست۔ اگر از گرسنگی ہلاک شوند۔ وبال این
 ہر گردن تو ماند۔ زود مکافات آں بتو رسد۔ و من مے ترسم۔
 کہ حال تو ہمیچو حال آں خوک نشود۔ کہ میوہ بوزنہ را بہ زور
 گرفت۔ شیر گفت۔ کہ چگونه؟

حکایت۔ گفت۔ وقتے بوزنہ بہ کنج بیشہ قرار گرفت۔ و درآں
 بیشہ چند درخت انجیر بود۔ با خود اندیشید۔ کہ جان وار را از
 روزی چارہ نیست۔ و دریں بیشہ جز انجیر یافتہ نئے شود۔ اگر
 تمام انجیر ہا خوردہ شود۔ در زمستان پے برگ و لوا باید بود۔ بیج
 بہ از آں نیست۔ کہ ہر روز یک درخت انجیر افشانم۔ و آچہ

ضرور باشد۔ ہر روز از آن بخورم۔ و باقی را خشک ساخته
 بہ گوشہ بنہم۔ تا ہم تابستان بہ فراغت گزرد۔ و ہم در زمستان
 رفاہیت باشد۔ ہمچنین چند درخت را باز پرداخت۔ و اندکے
 از آن مے خورد۔ و باقی توخیرہ مے ساخت۔ روزے بالائے
 درخت انجیر ہر آمدہ بود۔ پارہ از آن مے خورد۔ و پارہ را
 نگاہ مے داشت۔ کہ ناگاہ خوکے از پیش صیاد جستہ خود را
 در آں ہمیشہ اگلد۔ و بہ ہر درخت کہ مے رسید۔ بر آں میوہ
 نئے دید۔ تا بہ پاسے آں درخت آمد۔ کہ بوزنہ بر آں انجیر
 مے چید۔ چوں چشم بوزنہ بر خوک افتاد۔ دلش بہ پیچید۔
 و با خود گفت۔ کہ این بلاے سیاہ از کجا آمد! خوک بوزنہ
 را دیدہ آداب بجا آورد۔ و گفت۔ کہ مہمان تو ام۔ بوزنہ
 نیز جواب مہربانانہ از روے نفاق باز داد۔ و گفت رسیدن
 تو بہ کلیہ این نا مراد مبارک باشد۔ اگر پیشتر از آمدن اشارتے
 مے رفت۔ چندہن شرمندگی نہ بایستہ کشید۔ و سامان مہمانے تو
 کردے۔ خوک گفت۔ تکلف درمیاں نہ گنجد۔ از راہ مے رسم
 ہرچہ داری۔ بیار۔ بوزنہ ناچار درخت انجیر بیفشاند۔ و خوک
 بہ میل تمام بخورد۔ تا بر درخت و زمین بیسج نہاند۔ و روے
 بہ بوزنہ آورد۔ کہ اے میزبان گرامی! بسیار گرسنہ ام۔
 درختے دیگر بیفشان۔ بوزنہ خواہی نا خواہی درختے دیگر
 بیفشاند۔ و بہ اندک زمانے از میوہ آں درخت نیز اثرے
 نہاند۔ خوک بہ درخت دیگر اشارت کرد۔ بوزنہ گفت۔
 اے مہمان عزیز! رسم مروت فروگذار۔ کہ آنچہ ایشار تو
 کردہ ام۔ یک ماہہ روزے من بود۔ مرا دیگر قوت ایشار
 نہاندہ است۔ خوک در غضب شد۔ و گفت این ہمیشہ مدتی
 در تصرف تو بودہ است۔ حالا بہ من متعلق باشد۔ بوزنہ

جواب داد - که غضب کردن مناسب شان تو نیست - که آزدون
 ضعیفان نتیجہ خوب ندهد - خوک را بدین سخن خشم زیادہ شد -
 پس بہ درخت بر آمد - تا بوزنہ را بزیر افکند - ہنوز بر
 شاخ اول قرار نہ گرفته بود - کہ شاخ بشکست - و سرنگوں
 افتاد - و جاں بداد - این داستان برائے آن آوردم - کہ
 تو نیز میوہ دیگران بہ زور مے خوری - و چون این گروہ
 بمیرند - وبال بہ تو رسد - و این چہ درویشی باشد - کہ تو
 ہمچنان بہ تن پروری مشغول باشی - چون شیر این سخنها
 بشنید - از خوردن میوہ تر پرہیز نمود - و بہ آب و گیاہے
 قناعت کردہ بہ گرد آورئے رضائے الہی مشغول شد -

انتخاب از خطیۃ الانس وذخیرۃ القدس

اگر چندے چنان گزراں میسر آید۔ و آل قدر زمانہ مساعدت
نہاید۔ کہ نانے بعافیت خوردہ شود۔ و جانے بہ تندرستی و ایمانے
بسلامت تا لب گور برودہ شود۔ و خجائے در خاطر آوردہ نشود۔
و انسانے از ما آزرده نگردد۔ بہتے سعادت دارین۔ و شے فراغت
کوین۔ باقی ہمہ حرص و وہم است۔ و دلیل بر قصور درک و عدم
فہم۔ رباعی

آنکس کہ بخانہ نیم نانے دارد در گوشہ شہر آشیانے دارد
لے خادم کس بود نہ مخدوم کسے انصاف بکن چہ خوش جہانے دارد

نظم ابن یسین

دو نان خشک گراز گندم است یا از جو دو تاسے جاہ گراز کہنہ است یا از نو
سچار گوشہ دیوار خود بخاطر جمع کہ کس نگوید ازین جا بنیزد آنچار و
ہزار مرتبہ بہتر بنزد ابن یسین زفر سلطنت کیفتباد و کیخسرو

ایضاً

نان جوین و خرقة پشیمین و آب شور سیپارہ کلام و حدیث بیہمی
ہم شے سہ چار ز علمے کہ نافع است در دین نہ لغو بو علی و ثاثر عنصری
با یک دو ہم نفس کہ نیز زو بہ نیم جو در پیش چشم ہمت شاں ملک منجری
تاریک کلبہ کہ پئے روشنے اس بیہودہ منہی نہ نہد شمع خادری
ایں آں سعادت است کہ برے حسد و داراے تاج فیصر و تخت سکندری

نظم جمالی و ہلوی

لنگے زیر و لنگے بالا نے غم وزد و نے غم کالا
گزکے پوریا و پوسکتے دیکے پر ز درد و دوسکتے
ایں قدر بس بود جمالی را عاشق زند لا ابالی را

سبیل موت یکایک مے آید۔ و تا خبردار شوی۔ ترا از تو
مے رباید۔ پس چنان زندگانی مے باید کرد۔ و آن گونه دائم آگاه
مے باید بود۔ کہ چون قاصد اجل مستطی بر سر وقت برسد۔ ترا
از طرف بطرف دیگر متوجہ نیاید۔ و ایں دے صورت بند کہ ہر دم
متوجہ الے اللہ باشی۔ و اوقات عمر عزیز در فکر و ذکرش بسر آری
و پروردہ ساختگی و پرداختگی و تکلف و تصنع از میاں برداری۔
دل بہ یار۔ دست بہ کار کہ مے گویند۔ ایں معنی دارد +

رضائے مولے از ہمہ اولے۔ انساں چوں مدعو علم آمد۔ باید
کہ سر رشته امتیاز از دست نہد۔ و نگاہداشت آداب مراتب
چنانکہ شاید نہاید۔ بندگی عبارت از ہمین است۔ و شرع شریف
مبنی بریں۔ دنیا بیش از حمال سرائے نیست۔ آنچه حاضر کنند۔
بنوشند۔ و برضائے میزبان کوشند۔ رباعی

گر زہر دہند نوش مے باید کرد و شنام دہند گوش مے باید کرد
در کوزہ عشق سنجگی آسان نیست خود را ہمہ صرف جوش مے باید کرد
علاہت نے خواہد۔ کہ از کسے بر خود بار منت گیرد۔ پس زہار
تا ممکن است۔ پیش کسے احتیاج خود ظاہر نہاید ساخت۔ کہ
اظہار احتیاج ہم نوعے از سوال است۔ و در سوال ذلت +
بر کسے منت نہاید نہاد بامید آنکہ زیادہ تر از مے بجے ارزانی دارد +
آدمی ہرچہ خواہد۔ از خدا خواہد۔ کہ وے بر ترک سوال بخشم مے گیرد۔
و دیگران بر سوال +

بیچ دل را نہاید آزد۔ کہ تو نیز دل داری۔ بلکہ بشادی و
خوشی پیش باید آمد۔ تا خود باغ و بہار خویش باشی۔ دنیا جائے
سہل است۔ و تکبر شیوہ جہل۔ بر کسے معترض مشو۔ کہ باعث
اعراض گردد۔ و ہر کہ بر تو معترض شود۔ جز سلام ہیچ جوابش مگو۔ و
دشنام خلق را نہ ہم جز دعا جواب ابرم کہ تیغ گیرم و شیریں عوض ہم

رفعت نزد خدا در انکسار است۔ و تکبر و سرکشی سبب ادبار
 آدمی آن است۔ کہ پیچ آدمی را بنظر حقارت ننگد۔ و خود را
 بر احدی پایہ بالا تر نہ نهد۔
 محبت خدا و رسول و الفت حق مقبول۔ کہ آنجا بخاص بخشیدہ
 نور افزای باطن مومنان دیں پرور سراپا ہوش است۔ و در دور
 الفت الہی و لذت اتباع رسالت پناہی و دوام حضور و آگاہی
 جنس دکان این فنا پیشگان سر فروش۔ فرو
 از داغ الفت است دل دینگل فروش غیر از متاع درد ندارد دکان ما
 زوریکہ تن ناتوان ریاضت گزیناں دارد۔ جلاست۔ و قوتیکہ
 پہلوانان طاقتور را حاصل است۔ علیحدہ۔ چہ ہاں قوت نخستین
 شغل اموریکہ بر خاطر ما گران است۔ کردہ مے شود۔ و یابن زور
 دو میں برداشتن چیز ہائیکہ بر اہل دشوار است۔ نمودہ مے آید۔
 و آں را نفس توانا مے شاید۔ و این را جسم قوی مے باید۔ فرو
 رستم کجا بزور ضعیفے ما رسد کوی غم است کای تن ناتوان ما
 بہترین طاعات توحید باری تعالیٰ است۔ و نخستین عبادات
 یاد خالق کائنات۔ و آں را سہ درجہ است۔ درجہ اول یاد او
 تعالیٰ است بکلماتی کہ بشرع وارد گشتہ۔ ایچو کلمات تسبیح و
 تحمید و تہلیل و تکبیر و تہجد و استغفار و جز آں از مناجات و
 دعوات مانورہ۔ و ہر یکے را ازین ما فضائل بے شمار است۔ لکن
 اکثر اہل اللہ غالباً تخریص بکلمہ تہلیل کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 است۔ کردہ اند۔ و نفع آں بسیار دیدہ۔ و تاثیرش در طہارت باطن
 بغایت درجہ نصیدہ اند۔ و درجہ دوم یاد او سبحانہ است بخواندن
 کلام پاک او۔ و در تہلو نش صحبت تمام است باو تعالیٰ۔ امام ہمام
 احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بارے باری تعالیٰ را در خواب دید۔ و
 پرسید۔ کہ ای رب کدام عمل در قرب بجانب تو اکمل است؟ فرمود۔

خواندن کتاب من - پرسید بفهم یا بغیر فہم - فرمود بفہم باشد
یا بغیر فہم - و لہذا آمدہ - کہ افضل ذکر تلاوت قرآن است - و رجب سوم
جامع این ہر دو درجہ است - و آن یادداشت او تعالیٰ است بادلے
نماز فریضہ و کثرت نوافل بعد از اکل حلال و صدق مقال و اجتناب
از بیع و منکرات رجال - چہ نماز متضمن تلاوت قرآن مجید و محتوی بر
اؤکار سدید است - مثل تکبیرات و تسبیحات و شہادتین و تہلیل و درود
و سلام بر سید انام صلی اللہ علیہ وسلم - و نیز متضمن دعاست کہ
از اعظم عبادات است - و خشوع و خضوع و آداب و اظہار لوازم
بندگی کہ مقصود از خلقت آدمی است - علاوہ است بر آن - و نیز
متضمن سجدہ است کہ از اعظم مواظن قرب الہی است - و نیز متضمن
توجہ مصلی بسوئے کعبہ معظمہ است - کہ موطن ظہور اصل است - و
محتوی است بر تحریم ابو و لعب و جزاں - و ہر کہ نماز سے گزارد
و نمازش او را از فحشاء و منکر باز نئے دارد - بداند - کہ نمازش پذیرا
نہست - و نیز مشتمل است بر اساک از اکل و شرب و جماع - و
این نوع از صوم است - و نیز موجب است از ہر اے اجتماع مسلمانان
از ہر خدا - کہ منہر ہرکات بسیار و بے شمار است - و نیز در آن
طہارت است از انجاس و اجداس - و مشی است الے بیت اللہ
ولایت ضد عداوت است - و اصل ولایت محبت و تقرب باشد - و اصل
عداوت بغض و بعد - و ولی بمعنی قریب است - پس ولی کیسے است -
کہ موافق و متالبع او سبحانہ است در محبوبات و مرضیات و بغض و
سخط و امر و نہی او - و عداوت با چنین کس ہماں عداوت با خدا
و مبارزہ از ہر اے حرب او ست - و ہر کہ مدعے محبت خدا و رسول
است - و اتباع فرمان واجب الاذعان اوئے کند - وے ولے شیطان
و عدو رحمان است - اگرچہ بجائے خو خود را ولی اللہ سے گرفتہ باشد
و در دوستان خدا شمرده .

ایں جہاں کشت آں جہاں است۔ ہرچہ درین جا کارند۔ انجا برداند۔ پس ہرکہ دریں خاکداں راسخ الایمان شد۔ او را در آخرت ہم ثبات و ایقان است۔ و ہرکہ دریں کہند رباط تہیدت است۔ انجا سرسبز و کفران نعمت موجب سلب بقائے اوست۔ و انکار رحمت باعث زوال ہر دشمن و دوست۔ شکر است کہ دام مزید است۔ کفر است کہ شیوہ ہر شیطان مرید است *

در تنزیل از برائے زندگئے دنیا مثالے ذکر کردہ۔ و ماہیت حیانش را چنان بیان فرمودہ۔ کہ ایں زندگی ہمیں لہو و لعب و زینت و تفاخر و تکاثر در مال و اولاد است۔ و انجاش درین جا حطام بودنش و در آں جا لعذاب سخت گرفتار آمدن *

نظم عمر خیام

دوش با عقل در سخن بودم	کشف شد بر دلم مثالے چند
گفتم اے بایہ ہمہ دانش	دارم الحق بتو سوالے چند
چسیت ایں زندگانے دنیا	گفت خوانے است یا خیالے چند
گفتم از وے چه حاصل است بگو	گفت درد سر و دہالے چند
گفتم ایں نفس کے شود رمم	گفت چون یافت گوشالے چند
گفتم اہل ستم چه طائفہ اند	گفت گرگ و سگ و شغالے چند
گفتم ایں بحث اہل دنیا چسیت	گفت یہود و قیل و قالے چند
گفتم اہل زمانہ در چه فن اند	گفت در بند جمع مالے چند
گفتمش چسیت کہ خدائی گفت	ساعتے عیش و غصہ سالے چند
گفتم او را مثال دنیا چسیت	گفت زالے کشیدہ خالے چند
گفتمش چسیت گفتہ مالے خیام	گفت پند است حسب حالے چند

دنیا کہ موجب شقاوت است و باعث عذاب آخرت۔ دانی کہ چسیت؟ ہمہ مال و جاہ۔ بزن و فرزند۔ تجارت و حرفت۔ کشت و مواشی و غیر آں کہ سرمایہ ایں جہانی است۔ اگر خلاف مرضئہ خدا بکار آری۔

نا بکاری - و اگر برضای و حکم خدا و رسول بز و مشغولی - مقبول -
 جہد کن - کہ در ہر دو جہاں مقبول گردی - نہ مخدول *
 خردمندی آن است - کہ دل از دنیا برداری - و غفلت از سر بگداری -
 اہل جاہ در بازار پگاہ - و مسجد گاہ گاہ - و شب و روز در انواع
 گناہ - دنیا سے شہا آباد و دین شہا تنہا - نہ شرم در جوانی - نہ ندامت
 در شیخوخت فانی - عمر سے بکاستی - عذر سے سخاوتی با آنکہ مرگ در
 کین است - و مقام در زیر زمیں - و بازگشت سو سے رب العالمین -
 دنیا جاسے ترک است - و آدمی از براسے مرگ - واسے بر کسے کہ چراغ
 ایماں را کشت - و بار مظالم پر پشت - نظم

مکن کہ آہ فقیر سے شبے بروں تازد ز تیرو بخت بیتیاں مگر نے ترسی حذر ہے کن از آں نادک سحر گاہی بوقت نیم شبے گر بگوید او اللہ ہزار دشنہ کشید است و تیغ زہر آلود ہزار چوٹن فولاد گر تو سے پوشی متاز بر سر مظلوم ساکن لے ظالم درون سینہ مخرج مینوا مخراش اگر بکل ممکنہ سائلے ستم دیدہ	فغان و نالہ بعرض بریں بیندازد ز سوز سینہ تیرے کہ ناوک اندازد کہ گر بجوہ زند روز نے در آں سازد ہزار ہیچ تو از خانہاں بر اندازد براسے گردن آں کس کہ گردن افرازد ز آہ گرم غریبے چو موم بگدازد کہ دست فتنہ ایام بر سر تازد بدانکہ روز جزا ہست با تو پرخازد جزا دہندہ ترا در جہنم اندازد
---	---

جہد سے کن - کہ مردے شوی - و صاحب تجرہ و دروے گردی -
 دنیا نہ جائے آسائش است - بلکہ محل آزمائش - بیکے راہت بہشت
 است و دیگرے را ہمت دوست - اسے قلعے آں کس کہ ہمتش
 دوست - طالب دنیا رنجور است - و طالب عقبے مزدور - و طالب
 دوست مسرور - چوں از خود بریدی - بدوست رسیدی - اگر واری
 طلب کن - و اگر نداری طلب کن - گل باش و خار مشو - یار باش و
 انھیار مشو - چوں یار اہل است - کار سہل است - اگر درویش از

و باظهار کلمه حق خاموش - همه را گلیم شقاوت بر دوش - و حلقه
 بندگے شیطان در گوش - همه را روز جزا فراموش - و همه از ياد
 مکر و تزویر بیهوش - سخن مختصر همه گندم نا جو فروش - هر کرا
 مے بینم شهوت پرست است و زیانکار - با هر که آمیزشے نماید کم
 غدار است و مردم آزار - چراغ ایمان ایس قوم بے نور است -
 و خانه اعتقاد خانه زنبور - و این عوام کالانعام جنیس به کار
 ندانند - چون گرسنه شوند - طعام سیر خورند - و چون شهوت غالب
 گردد - دفاع کنند - و چون در خشم شوند - ضعیفے را برنجانند میان
 دو کس اگر دوستی بینند - اول بتفحص و تجسس به عیوب آن هر دو
 مطلع گردیده و اکثر از خود تراشیده در لباس دوستی از زبان هر یکی
 بیکدیگر ظاهر کنند - و میان آنها بغض و عداوت را بدرجه کمال
 رسانند - غرض حال اهل عالم بدین منوال است - مصرع

آفتار انس در گهر آدمی نماند

جہاں را سر تا سر نگاه میکنم - نه کار فرمائے دیدہ مے شود - نه کار گزار
 به شنیدن مے آید - از گردش روزگار نه کار فرما را کار گزار بدست مے آید -
 و نه کار گزار را کار فرما بیسر مے شود - منتهم از بے جوهرے نائب همیشه
 در پیچ و تاب - نائب از بد گوهرے افسر پیوسته جگر کباب - سوء ظن
 در خاطر ما بحدے جا گرفته - کہ اگر کسی میناے سرکہ در کنار داشته
 باشد - کیست کہ برو گمان شراب نکند - و اگر مرد و زن بیکجا دیدہ شوند -
 ظن هر کس بفساد شود - پسر صاحب جمالے را اگر پہلوے پدر بینند -
 از خبث باطن به بدکاری قیاس کنند - و اگر مرد و پسر پیوسته را در
 کسوت شرع نظر کنند - او را ریاکار و مکار دانند - راستی پیشه را
 ساده لوح و نادان دانند - فریب کردار بازیگر را پاک طینت و آزموده
 کار گویند - اگر در شخصے هزار هنر بینند و یک عیب - آن هنر را
 چون عیب خود بپوشند - و عیب را بمثابة هنر خود چون جلیل هزار دانند

بهزار زبان سرابند - بهنر بینی را عیب خوانند - عیب چینی را هنر خوانند -
 مکنون خاطر این تیره درو ناں آن است - که وقینہ کسے یافتہ شود -
 یا ہمیان کسے بدست افتد - جریان شیطان در رگمے مردم بکسے
 رسیده - که در لہو و لعب بحضور دل شب بروز آزند - و روز شب
 رسانند - و اگر از راه رسم و عادت گاہے بہار و روزہ قیام نمایند -
 دل را بنصو بہائے دیگر مشغول سازند - و صد ہزار منت بر خدے
 عز وجل گذارند - و رسول را منت پذیر خود شناسند - و دوسے است -
 کہ سیئہ بر حسنہ خرده مے گیرد - و حرام بر حلال خندہ مے زند - زمانہ
 ایست کہ حق بر عقل برتری مے جوید - و جمل بر علم تفوق مے خواهد
 فضلا یا بوالفضول ہمدوش - علما یا بیدانشی ہم آغوش - حرف شناساں
 را دعوے اجتہاد و تجدد - بد قہاں را در معرکہ مکاہرہ لغو بل مں میند
 ہر کرا بینی - غم چوں سایہ بدنبال اوست - و شادی مانند جمعیت دور از
 خیال - اندوہ عالمگیر است - و عیش را پاسے در زنجیر - بلا نا خواندہ
 مے آید - و طرب نا ماندہ مے رود - و رہی ہنگام غربت اسلام و فقہ ایماں
 و انعام احسان در رنگ یکمیا و عنقا ست - مرگ محبت و برگ ریز موت
 و خشک سائے انصاف و قحط وفا ست - شورش حسد و طغیان نفاق
 و طوفان بے تمیزی و آشوب تیرہ رالی و ہنگامہ ہرزہ درائی و نازخالی
 و سراب نمائی طبائع کوچک و بزرگ را بجاسے رسانیدہ کہ پیش ایشان
 در ناقص و کامل - عامی و عارف - شریف انصاف و نکوہیدہ اعمال
 طالب دنیا و آخرت قانع و حریص - عالم سوء و عالم ربانی - سیر چشم و
 شکم بندہ - مخلص و منافق تفاوت و امتیاز باقی نماندہ - رباعی
 امروز بہائے ہیزم و عود یکیت ہم مرتبہ خلیل و نردود یکیت
 در گوش کسانے کہ بغفلت مستند آواز خر و نغمہ داؤد یکیت
 اسکندر ارسطاطالیس را پرسید - اسے استاد از خدا چہ باید خواست؟
 گفت خیریت دارین - گفت زندگی چہ قسم باید کرد؟ گفت ہضمندی

و خوشنودے دانا۔ گفت عمر کدام شغل باید گزرائید؟ گفت تحصیل علم۔ گفت دانا تر کیست؟ گفت آنکه آخرت را بر دنیا گزیند۔ گفت بلند همت کیست؟ گفت آنکه از مخالفت روزگار ملول نشود۔ پرسید چه شیرین است۔ که خوردن را بکشد؟ گفت شهوت پرسید کدام آتش است که فروزنده را بسوزد؟ گفت حسد۔ پرسید کدام بناست که خراب نشود؟ گفت عدل۔ پرسید چه تلخی است که آخر شیرین گردد؟ گفت صبر۔ پرسید چه شیرین است که آخر به تلخی گراید؟ گفت شباب۔ گفت کدام پیرهن است که هرگز کهنه نگردد؟ گفت نام نیک۔ گفت چه بیماری است که طیبیاں از علاجش عاجز اند؟ گفت ابلهی۔ پرسید چه چیز بر مردان نیکو است؟ گفت راستی۔ پرسید راه راست بچه شناخته شود؟ گفت بروشنائی علم۔ گفت دنیا کرا می گویند؟ گفت هرچه در آخرت بکار نیاید۔ پرسید راه روشن سلوک بچه معاوم شود؟ گفت باندک خوردن۔ پرسید حسد بکه باید کرد؟ گفت با نفس خود۔ پرسید رضای خدا چگونه حاصل شود؟ گفت به نیکوئی کردن با داور و پدر پرسید سنجیده کرا می گویند؟ گفت آنکه اندک گوید و بسیار شنود۔ پرسید نیک بختی چگونه حاصل شود؟ گفت بسبب بخیر۔ تحصیل علم و خدایا روائی و سخاوت۔ گفت روشنائی دل از چیست؟ گفت بیاد کردن موت۔ پرسید تاریکی دل از چیست؟ گفت بخت و حب دنیا و درم۔ پرسید در دنیا چگونه می باید بود؟ گفت چون رهنده سے۔ پرسید بمنزل چگونه باید رسید؟ گفت بسبب باری +

انتخاب از تاریخ ملکم

عقائد اہل اسلام

اصول دین اسلام در قرآن مذکور است - و اساس دین بر وحدت و یگانگت خداوند است - و پیغمبر نیز گفت کہ مقصد کلیّ وے هدایت مردم باین صراط مستقیم است - و همچنین گفت کہ دین در ہر وقت و زمان و عہد و آواں یکے بودہ است - و چون بمرور دہور تغییر و تبدیل در قواعد و مراسم شریعت راہ یافتہ و فساد در دین پیدا شدہ است - خداوند انبیا و رسل فرستادہ است - تا مردم را براہ حق دعوت کند - و از اعظم انبیا یکے موسیٰ و دیگرے عیسیٰ است و خود او خاتم پیغمبران کہ کسی بعد از وے مبعوث نخواہد شد - و همچنین گفت کہ در کتب سادہ بنظور وے خبر دادہ اند - چنانچہ در سورۃ صف از زبان عیسیٰ گوید **وَ اِذْ قَالَ عِيسٰی ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِيَّ اِستَرٰئِیلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذْیَکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْ مِنَ التَّوْرَةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلِیْ یَآئِیْ مِنْ بَعْدِیْ اِسْمُکَ اَحْمَدُ** - بناے ایں آیہ بر ترجمہ جملہ ایست کہ از فصل شانزدہم انجیل یوحنا کردہ اند کہ در آن فارقلیط موعود است *

علمائے ایں ملت اسلام را بر دو قسمت معین کردہ اند - قسم اول را دین خوانند و آن عبارت است از ایمان بخدا و ملائکہ و رسل و کتبہ و اعتقاد بمعاد و روز حشر - و خدا را قادر علی الاطلاق و احکام وے را ازلی و تقدیر خیر و شر از جانب وے دانند - و قسم ثانی را شریعت گویند و آن عبارت است از صوم و صلوة و حج و زکوٰۃ *

ہیچ چیز عالی تر و نیکو تر از عقیدہ اہل اسلام در توحید نئے شود -

از آل رو که از هر طرف رو بیکه دارند چنانچه از آیات و اخبار و
آثار و اشعار و اقوال و افعال شاں همه ظاهر است - آیتاً تَوَكَّلْ
فَتَنَزِّلْ وَجْهَ اللَّهِ - مصرعه - هر جا که نظر کردم سیاه می‌تویم
او تعالی را مخصوص و شائسته بندگی می‌دانند و بس - و هیچ
یک را از مخلوقات دریں باب با و می‌شریک و سبیم نمی‌سازند -
و از جمله عقائد شاں بحکم قرآن اعتقاد بوجود فرشتگان است - فرشتگان
را مخلوق از نور و از اکل و شرب و تولید و تولد بری میدانند - و
هر صنف ملائکه را شغله مخصوص معین کرده اند - کار بعضی فقط
تجسید و تحمید خالق است - و زمره ناظر افعال و راوی اعمال عباد
اند - و برخی شفاعت عند الله - و همچنین ایشان را عقیدت
آن است - که شیطان نیز وقتی در جرگه ملائکه بود و بهجت اینکه
از سجده آدم ابا کرد - او را از آسمان راندند - و بر این عقیدت مرتب
است اعتقاد بوجود ارواح مقدسه و نجیثه که جن خوانند و مخلوق از
نار دانند و گویند که این طبقه را مانند انسان اکل و شرب و تولید
و تولد و معاد و ثواب و عقاب است - اما اعتقاد در کتب الهی این
است - که خداوند در ازمنه مختلف بواسطه انبیاء و رسل کتب علیده فرستاد -
و چون محمد خاتم پیغمبران است - بعد از و س که وحی و انزال کتب
متقطع شد - و جمیع کتب انبیاء همه مفقود الاثر اند الا چهار تورات و زبور
و انجیل و فرقان که بموسی و داود و عیسی و محمد علیهم السلام نازل گشته اند
در باب معاد و قیامت اعتقاد مسلمین است که چهل شخصی را موت
در رسد و او را در قبر گذارند - فرشته باد خیر درود نمیکند و منکر می‌دهد -
و منکر و منکر دو فرشته اند سیاه و مهیب و عظیم الجثه - و چون این
دو ملک در رسد - مرده را به نشستن حکم میدهند - و بعد از آل از
وحدت خدا و رسالت محمد علیه السلام سوال کنند - اگر جواب بر حق
مأول داد - او را آرام گذارده و بچند از بهشت بر و س می‌بازد -

تا رانجی جنت بوسے پرسد۔ والا گرز ہائے آہنیں چٹاں پر فرق دے
 میگویند۔ کہ نالہ او را از مشرق تا مغرب تمام مخلوقات بجز جن و انس
 سے شنوند۔ بعد از آن زمیں را بر دے تنگ سے سازند۔ و نو و نہ
 اژدہا سے ہفت سر بر دے میگویند۔ تا روز قیامت او را مغرب
 دارند۔ و بعضے بر آئند کہ معاصی خود شخص بصورت جانوران گزندہ مجسم
 سے شوند۔ چنانچہ گناہان بزرگ بصورت اژدہا و متوسط بصورت افاعی
 و کوچکتر مثل عقارت سے شود۔ و بیچارہ بایں حال تا روز قیامت
 سے ماند۔ کہ حکم آخر بر دے جاری شود۔ و چوں روح از بدن متوسط
 قابض ارواح جدا شد۔ در عالم برنخ بنابر نتائج اعمال یا مشاب
 خواہد بود یا معاقب۔ مگر ارواح انبیا کہ بدون وجہ بہشت سے روند۔
 انا قیام ساعت یعنی روز قیام بر کسے بجز خدا معلوم نیست۔
 چنانچہ پیغمبر علیہ السلام سے گوید۔ کہ از جبرئیل سوال کرد۔ او نیز
 نے دانست۔ لاکن ظہور قیامت را علامتے مخصوص است۔
 اگرچہ با وجود ایں علامات نیز کجائینی مختص سے شود۔ از آسمان
 است طلوع شمس از مغرب۔ و سطوح و خان و گرفتن آں تمام
 ارض را۔ و ظاہر شدن یاجوج و ماجوج۔ و تکلم کردن جانوران۔
 و چوں صدائے صور اول بلند شود۔ جمیع سکان آسمان و زمیں بمیرند
 و بہ لغت دیگر دوبارہ زندہ شوند۔ و روز محشر در وقتے کہ آدم و
 نوح و ابراہیم و عیسیٰ علیہا السلام ہمہ نفسی گویند۔ محمد بشفاعت
 بندگاں قدم پیش نہد۔ و ہر یک از عباد را جزائے عمل و کفر
 گناہ مقرر شود۔ کفار مغللہ در جہنم خواہند شد۔ و مومنین بہ بہشت
 جاوید خواہند رفت۔ در قرآن زحمات و عقوبات جہنم را تطیلے دادہ
 شدہ است۔ ہر گناہے را عذابے مقرر است۔ خفیف تر از ہمہ
 این است کہ کم گنگار را با نعل آتشی نعل سے کنند۔ چنانکہ
 از حرارت آں مغزش چوں دیگ سے جوشد۔ لاکن دہام عذاب فقط

برای کفار است۔ مسلمین بعد از چندی از دوزخ ربائی پافته
 بهشت روند۔ مابین جنت و جحیم پی است که آن را اعراف
 گویند۔ منزل کسانی است که حسات و سیات ایشان مساوی است۔
 پی دیگر است که آن را صراط خوانند که بر روی جحیم است۔ در
 اخبار وارد است که از موسی باریک تر و از شمشیر برنده تر است۔
 نیکوکاران از آن چو برق گذرند۔ و بدکاران چو خواهند بگذرند۔
 بفرزند و بقدر دوزخ جائی گیرند۔ و بر در بهشت چشمه ایست که
 آن را چشمه محمد علیه السلام گویند۔ هر کس جائی از آن چشمه
 بنوشد۔ ابد الاپاد نشسته نشود۔ خاک بهشت مشک و زعفران است۔
 و سنگریزه های آن در و فرواید۔ و دیوار آن از طلا و نقره۔ ساقه و
 تنه درختهای همه از طلای ناب است۔ از آن بعد درخت طوبی
 است که در مقام محمد علیه السلام رسته و شاخهای آن بامیه های
 لذیذ در منازل مومنین است۔ و از انار و انگور و خرم و سائر
 اقسام میوه ها از آنچه بخواهند۔ فی القدر از آن درخت حاصل میشود
 یا بزرگی و لذتی که هیچ چشم در دنیا مثل آن ندیده و هیچ ذوق مانند
 آن ندیده۔ و همچنین اگر از اقسام اطعمه چیز بخواسته باشد۔
 مثل گوشت کباب و مرغ بریان و اشال آن۔ هم در ساعت
 بر شاخه آن درخت ظاهر شده خود شاخ نزدیک می شود۔ و کذاک
 اگر مومنین را میل بسواری باشد۔ هم اسبهای با ساخت و ستام
 مرصع از شاخ بیرون می دهد۔ و در پای آن رود خانهای شیر
 و شراب و غسل جاری است۔ و بغیر از این آنها چشمه های و
 رودهای بیشتر اند۔ که چمنها و مرغزارهای بهشت را تر و تازه
 میدارند۔ که زمین آنها از مشک و کافور و سنگریزه های آنها از زعفران
 و یاقوت و اطراف آنها از زعفران است۔ نیز مومنین را وعده کرده
 شده است که ایشان در بهشت بر حصه های چهر نذهب آرام خواهند کرد

در چنین باغ که در بعضی از مخصوصات آن گذشت - دخترهای
سیاه چشم بخدمت ایشان خواهد بود که هرگز چشم به دیگرے نگردانند -
کترین درجه مومن آن است که او را هفتاد و دو حوی میدهند
بغیر از زمانیکه در دنیا داشته است و سرپرده مرصع و اطعمه گوناگون
و اسباب و اثاث درخور بهجت و سیه میا دارند - و او ابد الابد جاں باشد
و این نعمت بر خور - و هر خواهش که از شادش سر برزند - در ساعت
روا شود - تا این که هیچ یک از خواش بے لذت نماند - این جزای
کترین درجات مومنان است - اما پاداش اعلی طبقه مومنان را لذت
است که نه چشم دیده و نه گوش شنیده و نه بخاطر خطر کرده است -
لَا حَیْثُ سَرَّاتٌ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ يَتَالِ أَحَدٌ +

از احکام اولیه شریعت نماز است که ستون دین خوانده اند - و
نوم آن مکرر در قرآن وارد شده است - و از جمله احکام شریعت
چنانکه قبل ازین سمت نگارش یافت - زکوة است - یعنی مبلغی
که هر کس از مال خود از روی وجوب باید بدهد - و آن از هر پهل
یک است - که بعبارة اخرے از هر صدی ده و نیم باشد باین قسم
که چن مبلغ پهل رسد - نصف است - باین معنی که زکوة بر آن
تعلق مے گیرد - و تعلق زکوة بر اس مال است بشرط مضی سنه - یعنی
گذشتن یک سال بر آن - و زکوة تعلق میگیرد بر دواب و گوسفند
و نقدینه و غله و میوه و هر چه در معرض بیع و شرے در آید -
فقها را در مقدار و طریقه اخذ زکوة از اشیای متنوعه اختلاف آرا
ست - و وجهیکه ازین ممر حاصل شود - صرف فقراے است و
غازیان ملت باید کرد - و جمیع فقها بر آن اند که تزکیه مال مورش
ثروت و عزت دینی و سنجاح و نجات اخروی است - از عمر ابن
عبد العزیز منقول است - که نماز مارا تا نیمه راه بخداوند نزدیک
میکند - دروزه بدگاه و سیه میرساند - و زکوة بحضور او میبرد - و

از جمله احکام صوم است - مسلمین را عقیده آن است که در ماه رمضان قرآن از آسمان نازل شد - و در این ماه از طلوع فجر تا غروب شمس از اکل و شرب و سایر لذات شهوانی باید پرهیزند - و زنان آبستن و زنان شیرده باید یا در اوقات دیگر روزه بدارند یا اطعام فقرا و مسکین کنند - و دیگر از احکام زیارت کعبه است در صورت استطاعت - در تعیین استطاعت احوال است - مشهور این است که هر کس حیوانی که بر آن سوار شود و مؤثرت راه داشته باشد - مستطیع است +

شراب و قمار هر دو بنص قرآن منوع است بدین دلیل که *اَلْكَوْثَرُ مِنْ لَفْجِهِمْ* و همچنین غول مطلقاً و گوشت خنزیر و میته منوع است - روز جمعه مسلمین باید در مسجد جمع شده نماز گذارند - از اعیاد دو عید دارند - یکی عید فطر که نغز شوال است پس از انقضاء ماه صیام - و دیگر عید اضحی که عید قربان نیز گویند - که دهم ذی الحجه است - و آن روزی است که ابراهیم پسرش اسمیل را بجهت قربانی بدرگاه خداوند عرضه کرد - رسم ختنه در قرآن وارد شده است و مسلمین را عقیده آن است که از ابراهیم رسیده است - و اصحاب رسول بدان عمل کرده اند - و خود حضرت رسول محتول متولد شده است - علی ای تقدیر این رویه معمول به جمیع اهل اسلام است - و ترک آن را روا نمی دارند مگر در حالت شخص جدید الاسلام که مسن باشد یا بجهت دیگر که سبب مخاطره شود - و آن را علامت ظاهر اسلام دانند - زیرا که اگر شخصی در حرب کفار کشته شود و این علامت با و می نباشد - تشخیص نخواهد یافت +

انتخاب از کیمیاے سعادت

رکن سوم در پیدا کردن عقبات راه دیں کہ آں را مہمکات گویند
اصل اول در ریاضت نفس و طہارت از خلق پدر

ایزد تعالیٰ بر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ! ثنا کرد بخلق نیکو
و گفت اِنَّكَ لَعَلَّ خُلُقٍ عَظِيمٍ۔ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم !
گفت مرا فرستاده اند تا محاسن اخلاق را تمام کنم و گفت عظیم ترین
چیزے کہ بہ ترازو نهند۔ خلق نیکو ست +

در حقیقت خلق نیکو سخن بسیار گفته اند۔ یکے میگوید۔ روسے
کشادہ داشتن است۔ و یکے میگوید۔ ریخ مردم کشیدن است۔ و
یکے میگوید۔ مکافات ناکردن ست۔ و امثال این۔ و این ہامہ
بعضے از شاخہائے آن ست نہ تمامی و حقیقت آں۔ و ما تمامے
آں و حقیقت و حد آں پیدا کنیم +

بدانکہ آدمی را از دو چیز آفریدہ اند۔ یکے کالبد کہ ہجشم سر
توان دید۔ و یکے روح کہ جز ہجشم عقل در نتوان دید۔ و ہر یکے
را ازین دو نیکوئی و زشتی است کہ یکے را حسن خلق گویند و یکے
را حسن خلق۔ و حسن خلق عبارت از صورت باطن ست۔
چنانکہ حسن خلق عبارت از صورت ظاہر است۔ و چنانکہ صورت
ظاہر نیکو نہ بود تا آنگاہ کہ چشم و دہان و بینی نیکو نہ بود۔ ہچنین
صورت باطن نیکو نہ بود تا آنگاہ کہ چہار قوت در وکے نیکو نہ بود۔
قوت علم۔ قوت ہشتم۔ قوت نہت۔ قوت عدل میان این ہر سہ +
نیکوئی قوت علم ہداں بود کہ باسانی راست از دروغ باز داند
در گفتار۔ و نیکوئی از زشت باز داند در کردار۔ و حق از باطل

باز داند در اعتقادها - چون این کمال حاصل شد در آدمی - دل آدمی
را ازین جا حکمت پیدا آید که سر همه سعادت و سلامت
نیکوئی قوت غضب بآں بود که در فرمان حکمت و شریع باشد
و بدستوری بر خیزد و بنشیند *

نیکوئی قوت شهوت بآں بود که سرکش نه بود و بدستوری عقل
و شریع بود چنانکه طاعت ایستادن بر روی آساں بود *

نیکوئی قوت عدل آں بود که غضب و شهوت را ضبط می کند
در سخت اشارت دین و عقل - و میخیزد عدل آں بود که این هر دو
در طاعت عقل و دین دارد - و گاه شهوت را بر خشم مسلط کند -
تا سرکش او بشکند - و گاه خشم را بر شهوت مسلط کند - تا
شره او بشکند *

و چون این هر چهار باین صفت باشد - این نیکو خوبی مطلق
باشد - و اگر بعضی ازین نیکو بود - نیکو خوبی مطلق نه بود - همچنان
که کسی را دماغ نیکو بود و چشم زشت - یا چشم نیکو بود و بینی
زشت - او نیکو روئے مطلق نه بود *

و بدان که این هر یک چون زشت بود - خلقهای زشت و
کارهای زشت ازاں تولید کند - و زشتی هر یک از دو وجه بود -
یکی از زیادت و یکی از حد بگذرد - و یکی از کمی که ناقص بود -
و چون معتدل بود - ازاں تدبیر نیکو و راه درست و اندیشه
صواب و فراست خیزد *

و قوت خشم چون از حد بگذرد - آں را نهور گویند - و چون
ناقص بود - آں را بدلی و بی همتی گویند - و چون معتدل بود -
آزما شجاعت گویند - و از شجاعت کرم و بزرگ همتی و دلیری
و حلم و بردباری و آهستگی و فروغردن خشم و امثال این اخلاق
خیزد - و از نهور کبر و عجب و لاف زدن و کندی آدمی و خود را

را در کارهای باخطر انداختن و امثال این خیزد - و از بد دلی خود
را خوار داشتن و بیچارگی و جزع و تملق و مذلت خیزد *
چون قوت شہوت یا فراط بود - آزا شرہ گویند و ازاں شونجی و
پبیدی و بے مروتی و ناپاکی و حسد و خواری کشیدن از توانمندان و
حقیر داشتن درویشان و امثال این خیزد - و اگر ناقص بود - ازاں
سستی و نامردی و بے خیزشتی خیزد - و چون معتدل بود - آزا عفت
گویند - و ازاں شرم و قناعت و مساحت و صبر و ظرافت و مروت
خیزد *

و ہر یکے را ازیں دو کنارہ است کہ مذہوم است و زشت - و
میانہ آن نیکو و پسندیدہ است - و آن میانہ در میان آن دو کنارہ
از موعے یاریک تر است - و صراط مستقیم آن میانہ است و بیاریکی
ہمچون صراط آخرت است - و ہر کہ بر این صراط راست برود - فردا
بر آن صراط ایمن باشد - و براسے این است - کہ خداے تعالیٰ در
ہمہ اخلاق میانہ فرمودہ و از ہر دو طرف منح نمودہ *

پس ہاں کہ نیکو موعے مطلق آن بود کہ این ہمہ معنی دروے
معتدل و راست بود - چنانکہ نیکو موعے مطلق آن بود کہ ہمہ اذہاباے
و موعے راست و نیکو بود * و خلق دریں معنی چہار گروہ اند - یکے
آنکہ این ہمہ صفات او را بہ کمال حاصل باشد و او نیکو نحو بہ کمال
بود و ہمہ خلق را بہ موعے اقتدا باید کرد - و این نبود الا مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم ! را چنانکہ نیکو موعے مطلق یوسف بود علیہ السلام
دوہم آنکہ این ہمہ صفات در موعے بغایت زشتی بود و این بد موعے
مطلق بود و واجب بود او را از میان خلق بیرون کردن کہ او
نزدیک بود بصورت شیطان کہ شیطان بغایت زشت است و زشتی
شیطان زشتی باطن و صفات و اخلاق است - سوہم آنکہ در میان
این دو وجہ باشد - بہ نیکی نزدیک تر بود - چہارہم آنکہ در میان باشد -

لیکن بہ زشتی نزدیک تر بود *

پس ہر کسے را چند باید کرد۔ تا اگر بہ کمال نرسد۔ بارے بدیہ
کمال نزدیک تر نشود۔ و اگر ہمہ اخلاق او نیکو نبود۔ بارے بعضے پا
بیشتر نیکو بود۔ و چنانکہ تفاوت در نیکو روئی و زشت روئی نہایت
دارد۔ دل خلق نیز ہچمیں بود۔ این است معنی خلق نیکو بہ تمامی
و این نہ یک چیز است و نہ دہ و نہ صد۔ بلکہ بسیار است +
علامات خوے نیکو چنین گفتہ اند کہ نیکو خوے آن بود کہ شریکین
و کم بخت و راست گوے و صلاح جوے و بسیار طاعت و اندک ذلت
و اندک فضول و نیکو خواہ بود ہمگناں را۔ و در حق ہمگناں نیکو
کردار و باوقار و متفق و آہستہ و صبور و قانع و شکور و بردبار
و متنگ دل و رفیق و کوتاہ دست و کوتاہ طبع باشد۔ نہ دشنام دہد
نہ لعنت کند۔ نہ سخن چینی و غیبت کند و فحش گوید۔ و نہ
شتاب زوگی کند و نہ حسود و کینه دار بود۔ پیشانی کشادہ و زلفاں
خوش و دوستی و دشمنی و خشم و خوشنودیے او برائے حق تعالی
بود و بس *

اصل دوم در علاج شہوت شکم

و فرج و شکستن شرہ این ہر دو

بدانکہ معدہ عرض تن است و عروق کہ اہاں سے رود بہ
بہشت انعام چوں جوئہا است۔ و منبع ہمہ شہوتہا معدہ است۔ و
این غالب ترین شہوتے است بر آدمی۔ آدم کہ از بہشت افتاد
بہ سبب این شہوت ببقیاد۔ پس این شہوت اصل شہوتہاے دیگر
است کہ چوں شکم سیر شد۔ شہوت نکاح و حرکت آید۔ و
بشہوت شکم و فرج قیام نتوان کرد۔ الا بہ مال۔ پس شرہ مال
پدید آید۔ و مال بدست نتوان آوردن الا یہ جاہ۔ پس شرہ جاہ

پدید آید - و جاه نگاه نتوان داشت الا به خصوصت با خلق - و
 ازان حسد و تعصب و عداوت و کبر و ریا و کین پیدا آید -
 پس معده را پر کردن اصل همه معصیتهاست - و زیر دست
 داشتن آن و به گرسنگی عادت کردن اصل همه خیرهاست +
 و فصل گرسنگی نه ازان است که در آن رنج است - و
 نه ازان است که تلخ است و لیکن در گرسنگی فوائد چند است
 فائده اول آنکه دل را صافی کند و روشن گرداند و به غلافش
 سیری مردم را کور دل و کند اندیشه کند - و بخارهای ازان به دماغ
 رسد که مردم را کالیبه کند + فائده دوم آنکه دل رفیق شود
 چنانکه لذت ذکر و مناجات بیاید - و از سیری قسوت و سخت
 دلی خیزد - تا هر ذکر که کند - بر سر زبان باشد و درون دل نرزد -
 فائده سوم آنکه بطرف غفلت دروازه دوزخ است و نشکستگی
 و بیچارگی و عجز درگاه بهشت است - و سیری بطرف غفلت آورد
 و گرسنگی عجز و نشکستگی + فائده چهارم آنکه اگر سیر بود - گرسنگی
 را فراموش کند - و بر خلق خداست شفقت نبرد - و عذاب آخرت
 را فراموش کند - و چون گرسنه شود - از گرسنگی اهل دوزخ یاد آورد -
 و چون تشنه شود - از تشنگی اهل قیامت یاد آورد - و خون آخرت
 و شفقت بر خلق از درگاه بهشت است + فائده پنجم آنکه سر
 همه سعادتها آنت که کسی نفس را زیر دست خود کند - و تفاوت
 آن است که خود را زیر دست نفس کند - و چنانکه ستور سرکش
 را جز به گرسنگی رام و نرم نتوان کرد - نفس آدمی همچنین باشد
 و این نه یک فائده است بلکه گویا فواید است - چه همه معاصی
 از شهوت خیزد و همه شهوت از سیری خیزد + فائده ششم آنکه
 اندک خسپ که اصل همه مناجات و عبادات و ذکر و فکر است -
 خاصه به شب - و هر که سیر خورد - خواب بر وی غالب بود و

چون فردا سے بیفتند و عمر او ضائع شود، قائمہ مستقیم آنکہ ہرک اندک
 خورد۔ تندرست باشد۔ و از سرخ بیماری و خون دارو و ناز طبیب
 و سرخ رگ زدن و حجامت کردن و دوسے تلخ خوردن رستہ شود۔
 و حکما و اطبا اتفاق کرده اند کہ بیخ چیز نیست کہ ہمہ نفع است
 و در آن بیخ نریاں نیست۔ مگر اندک خوردن بہ قائمہ مستقیم آنکہ ہرک
 اندک خورد۔ هیچ او اندک بود و بہ زالی بسیار حاجت نباشد۔ و ہمہ آفتہا
 و معصیتہا و دل مشغولیا از حاجت بخیزد بہ قائمہ نہم آنکہ چون
 بر لشکم خود قادر شد۔ بصدقہ دادن و ایثار کردن و کرم ورزیدن
 قادر باشد۔ کہ باعث لطف حق تعالی باشد۔

اصل سوہم در علاج شرہ سخن گفتن و آفت زباں

زباں از عجایب صنم حق تعالی است کہ بصورت پارہ گوشت
 است۔ و بحقیقت ہرچہ کہ در ذہن است در تحت تصرف اوست۔
 بلکہ آنچه در عدم است۔ نیز بہ تصرف دارد۔ چہ او ہم از عدم
 عبارت کند و ہم از وجود۔ بلکہ او ثابت عقل است و بیخ چیز از
 احاطت عقل بیرون نیست۔ ہرچہ در عقل و وہم و خیال آید۔
 زباں از ان عبارت کند۔ و دیگر اعضا چنین نیست۔ چہ جز
 اوان و اشکال در ولایت چشم نیست۔ و جز آواز در ولایت گوش
 نیست۔ و دیگر اعضا ہچنین۔ و ولایت ہر یک بر یک گوشہ مملکت
 بیش نیست۔ و ولایت زباں در ہمہ مملکت روان است۔ ہچو
 ولایت دل۔ و چون او در مقابلت دل است کہ صورتہا از دل
 مے گیرد و عبارت مے کند۔ ہچنین صورتہا نیز بدل مے رساند۔
 و از ہرچہ او گوید۔ دل از ان صفت مے گیرد۔ مثلاً چون سخنہا
 زشت گوید۔ دل تاریک شود۔ و چون سخن حق گوید۔ دل روشن
 شود۔ پس از شرہ آفت زباں حذر کردن از حمات دین است۔

چون آفت زباں بسیار است و خود را از آن نگهداشتن دشوار است -
 بیج تدبیر نیکوتر از خاموشی نیست چندانکه بتوان - پس باید که آدمی
 سخن جز بقدر ضرورت نگوید +

سخن گفتن چهار قسم است - یکم آن است که همه ضرر بود -
 و دوم آنست که در آن بهم ضرر باشد و هم منفعت - و سوم
 آنست که نه ضرر دارد و نه منفعت - و آن سخن فضول باشد و
 ضرر آن همان کفایت است که روزگار ضائع کند - و قسم چهارم
 آنست که منفعت محض است - پس سه ربع از سخن ناگفتنی است
 و ربع گفتنی +

حقیقت این سخن که رسول صلی الله علیه وسلم گفت هر که
 خاموش بود - سلامت یافت - مدانی و نشناسی - تا آفت زباں ندانی -
 و با آن را شرح دهم و یک یک بگویم انشاء الله تعالی +
 آفت اول آنکه سخنی گوئی که از آن مستغنی باشی که اگر نگویی
 هیچ ضرر نبود بر تو در دین و دنیا - مثل این چنین سخن آن
 بود که با قوسه بنشین و حکایت سفر خود کنی - یا حکایت کوه و
 باغ و بستان و احوال که گذشته باشد - و این همه فضول بود -
 چه اگر نگویی - بیج ضرر نبود +

آفت دوم سخن گفتن در باطل و معصیت - اما
 باطل آن بود که در بدعتهای سخن گوید - و معصیت آن بود که
 حکایت فسق و فساد خود گوید و از آن دیگران بهم بگوید +
 آفت سوم خلاف کردن در سخن و جدل کردن و آن را عدا
 گریند + و کس بود که عادت او آن بود که هر که سخنی گوید - بر او
 رو کند - و گوید - نه چنین است - و میخیزد آن ای بود که تو احمق
 و نادان و دروغ زن - و من زیرک و عاقل و راست گویم - ام -
 و باین یک کلمه دو صفت همک را قوت داده باشد - یکم تکبر

و یکے سبعیت :-

آفت چہارم خصومت در مال کہ در پیش قاضی رود یا ہائے دیگر۔ و آفت این عظیم است۔ چنانکہ گفتہ اند۔ بیچ چیز نیست کہ دل پر آگندہ کند و لذت عیش ببرد و مروت دیں را بکاهد۔ چنانکہ خصومت در مال :-

آفت پنجم فحش گفتن است۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم گفت۔ بہشت حرام است بر کسی کہ فحش گوید۔ و دشنام آں بود کہ کسی را بہ بدی نسبت کند۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم گفت۔ لعنت بر اں باد کہ مادر و پدر خود را دشنام دہد۔ گفتہ این کہ کند۔ گفت آنگہ مادر و پدر دیگران را دشنام دہد۔ تا مادر و پدر او را دشنام دہند۔ آں او را دادہ باشد :-

آفت ششم لعنت کردن است۔ بدانکہ لعنت کردن مذموم است بر ستور و جامہ و مردم و ہرچہ بود۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! ہمہ گوید۔ مومن لعنت نکند :- لعنت نشاید کردن بر مردمان آلا بر بجلہ کہانیکہ مذموم اند۔ چنانکہ گوئی لعنت بر ظالمان و کافران و فاسقان و سبتہاں۔ اما شخصے را گفتن لعنت بر تو باد یا بر فلان باد ! این بر کسی روا باشد کہ بشرع داند کہ بر کفر مژدہ۔ پس فرعون و ابو جہل :-

آفت ہفتم شعر است و سرود۔ و این حرام نیست۔ کہ پیش رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! شعر خواندہ اند۔ اما حرام است آنچه در دے دروغ بود یا بجلے مسلمانے باشد :-

آفت ہشتم مزاح است۔ و نمی کرد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! از مزاح کردن بر جملہ۔ و لیکن از اں اندکے گاہ گاہ مباح است و شرط نیکو خوئی بشرط آنگہ عادت و پیشہ نگیرد و جز حق نگوید۔ چہ مزاح بسیار روزگار ضائع کند و خندہ بسیار آورد و دل از

خنده سیاه شود - و نیز ہیبت و وقار ببرد - و باشد که ازل وحشت
نیزد - و هرچند خنده بسیار آورد - مذموم است - و خنده بیش از بیستم
نباید *

آفت نهم استهزا و خندیدن بر کسی و سخن و فعل او حکایت
کردن به آواز و نغمه اد - چنانکه خنده آید - و این چوں آنکس رنجور
خواهد شد - حرام بود - و حق تعالی می گوید لَا يَسْتَحْزَنُ قَوْمٌ مِّنْ
قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ - بر هیچکس مخندید - و بیستم
حقارت منکرید که باشد که او خود از شما بهتر بود *

آفت دهم وعده دروغ دادن - رسول صلی الله علیه وسلم !
میگوید - سه چیز است که هر که در و سه یکے ازیں سه بود - منافق باشد
اگرچه نماز کند و روزه دارد - چوں سخن گوید - دروغ گوید - و چوں وعده
دهد - خلاف کند - و چوں امانتی بوی دهد - خیانت کند *

آفت یازدهم سخن دروغ و سوگند بدروغ - و این از گناهان
بزرگ است - رسول صلی الله علیه وسلم ! گفت - دروغ باجی است
از باب نفاق * و گفت دروغ روزی را بکاهد - و گفت بخار فجار
اند - یعنی بزرگان نابکار اند - گفتند چرا یا رسول الله ! بیع حلال
نیست ؟ گفت از آنکه سوگند خورند و بزه کار شوند و سخن گویند و
دروغ گویند * و گفت وای بر آنکس که دروغ گوید - تا مردمان
ببختندند - وای بر وای - وای بر وای *

آفت دوازدهم غیبت است و این نیز بر زبانها غالب بود -
و هیچ کس الا ماشاء الله ازیں خلاص نیابد - و بال این عظیم
است - و حق تعالی در قرآن این را پداں مانند می کند - که
کسی گوشت برادر مرده خورد - و رسول صلی الله علیه وسلم ! گفت
دور باشید از غیبت که غیبت از زنا بدتر است - توبه از زنا پذیرند
و از غیبت نه پذیرند - تا آنکس بحال نکند * و صحابه بروی کشاده

یکدیگر را دیدند و غیبت یکدیگر نکردند و این از فاضل ترین عبادات دانستند و خلاف این از نفاق شمرند *

غیبت آن بود که حدیث کسی در غیبت او که اگر بشنود - او را کراهیت آید اگر چه راست گفته باشی - و اگر دروغ گفته باشی - آنرا زور و بهتان گویند - و هر چه به نقصان کسی باز گردد و بگویی - غیبت است اگر بهم در بدن و نسب و جامه و در ستور و سراسر - و در کردار و گفتار او گوئی - چنانکه گوئی دراز است یا سیاه - گریه چشم است یا احوال - هندو بچه است یا حامی بچه - منکبر و دراز زبان است یا بد دل و عاجز - دزد و خائن است یا رکوع و سجود نماز تمام نکند - و قرآن خطا خواند - زکوٰۃ ندهد - و حرام خورد - فراخ آستین و دراز دامن است - در جمله رسول صلی الله علیه وسلم ! گفت - هر چه گوئی کسی را که او بشنود - مکروه دارد - آن غیبت است اگر چه راست باشد *

غیبت نه همه بزبان بود - بلکه بچشم و بدست و به اشارت و بنوشتن همه حرام بود * و غیبت کردن بدل بهیچان حرام است که بزبان - و چنانکه نشاید که نقصان کسی به دیگری بگویی - نشاید که بخود نیز گوئی - و غیبت بدل آن بود که گمان بد برسی بکسی بپای آنکه از وی بچشم چیزی بینی یا بگوش شنوی یا یقین دانی *

آفت سیزدهم سخن چیدن و نمانی کردن - حق تعالی می فرماید هَآيَا مَسَآءٍ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ يُدْعَوْنَ إِلَى الْكُفْرِ هَآيَا مَسَآءٍ و می گوید رَبِّیُّ لَکُلِّ هَمَزٍ و بایں همه نمانی می خواهد رسول صلی الله علیه وسلم ! گفت تمام در بهشت نرود - و گفت خبر دهم شما را که بدترین شایسته کسان که میان شما نمانی کنند و تخطیط کنند و مردم را برهم زنند * آفت چهاردهم دو روی کردن میان دو دشمن - چنانکه با هر

کسے سخن چننا گوید که او را خوش آید - و بود که سخن آن باین
 رسا و سخن این بآن - و با هر یکے نباید که من دوست تو ام -
 و این از سنائی بدتر است - رسول صلی الله علیه وسلم ! گفت -
 بدترین بندگان حق تعالی در دوسه است - پس انبیا هم پرہیز باید کرد +
 آفت پانزدہم ستودن مردمان و شنا گفتن - و درین شش آفت
 است چهار در گویندہ دو در شنوندہ کہ ممدوح بود - اما آفت مادم
 اول آن باشد کہ زیادت گوید و دروغ گوے گردو - دوم آنکہ
 باشد کہ در آن اتفاق بود و مدح نباید کہ ترا دوستدارم و باشد کہ
 ندارد - سوم آنکہ باشد کہ چیزے گوید کہ تحقیق ندارند - چهارم آنکہ
 باشد کہ ممدوح ظالم بود و بسخنی او شاد شود و نشاید کہ ظالمے را
 شاد گردانند - اما ممدوح را از دو وجه نریاں دارد - یکے آنکہ کبرے
 و عجبے در دسے پیدا آید - دیگر آنکہ چون بصلاح و علم بر وے
 نمانا گویند - کابل شود در مستقبل +

انتخاب از اخلاق محسنی

باب اول در عبادت

و آن پرستش حق سبحانه تعالی باشد باداعی فرائض و واجبات و ترک تباهی و محرمات و انقیاد اوامر و نواهی و اتباع سنن حضرت رسالت پناهی - و مقرر است که عبادت حق سبحانه تعالی در دنیا واسطه سلامت است و در عقبه رابطه نجات و کرامت - بیت سرایه سعادت دنیا عبادت است پیرایه کرامت عقبه عبادت است

باب دوم در اخلاص

و آن پاک ساختن عمل است از ریا و غرض و سائمه عمل - و راست کردن نیت با خدا و عزوجل - بیت

هر که باخلاص قدم می زند عیسے وقت است که دم می زند پس باید در هر کارے که سازی - نیت تو طلب خوشنودی حق سبحانه باشد - و نفس خود را در آن دخل ندی - که غرضهای نفسانی علمای حقانی را تباہ کند

باب سوم در دعا

و آن عرض نیاز است بدرگاه الهی و درخواستن مرادات از فیض و فضل نامتناهی - و هر صاحب دولتے را که کلید دعا بدست آمد - هر آینه بوعده اذعنونی اشیعتکم در اجابت بر روی وے - کشته می شود - چنانچه حضرت مولوی رومی قدس سره در مثنوی فرموده نظم اے که خواهی که بلا جان و آخری جان خود را در تضرع آوری با تضرع باش تا شاداں شوی گریه کن تا بے داناں خنداں شوی کیس تضرع را بر حق قدماست و آن بها کا خجاست زاری را کجاست اے خوشا چشمے که آن گریان دوست دے همایوں دل که آن بریان دوست

آخر ہر گریہ یا خندہ ایست مرد آخر ہیں مبارک بندہ ایست

باب چہارم در شکر

و آن سپاس و ستایش باشد مرمتعم را یا نجام او۔ و شکر ہم بدل باشد و ہم بزبان و ہم باعضاء و جوارح۔ اما شکر بدل آنست کہ متمم حقیقی را بشناسد و داند کہ ہر نعمتی کہ بدو رسیدہ۔ از فیض بیغایت و لطف بے نہایت اوست۔ اما شکر بزبان آنست کہ پیوستہ حق را یاد کند و کلمہ الحمد لہ بسیار گوید کہ گفتن این کلمہ وفاست بشکر نعمت۔ اما شکر بجوارح آنست کہ قوت آن نعمت را در طاعت متمم صرف کند۔ و ہر عضوے را از اعضا بطلعت کہ بدان عضو مخصوص است۔ مشغول گرداند۔ مثلاً طاعت چشم آنست کہ نظر در مخلوقات بعبرت کند۔ و در علما و صالحا بنظر عزت بنگرد۔ و در ضعیفا و زبردستان بشفقت نگاہ کند۔ و طاعت گوش استماع کلام الہی و اخبار حضرت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام و قصص اکابر دین و پند و نصائح مشائخ و اہل یقین۔ و طاعت دست احسان یا فقیراں و محتاجاں۔ و طاعت پاے رفتن بہ مساجد و معابد و مزارات اولیا و تقدہ درویشان خالص و گوشہ نشینان بے طمع و زیارت علما و علما ہذا۔ چوں بحکم لیتن شکرکم لکن لکنکم فکر گزاری سبب زیادتی نعمت است۔ حق سبحانہ ملک و مال و جاہ و جلال را زیادت گرداند۔ بیت

شکر سوے شہر سعادت برد۔ ہر کہ کند شکر زیادت برد

باب پنجم در صبر

و آن شکیبائی باشد بر مکارہ و بلیات کہ از حق تعالیٰ بہ بندہ مے رسد۔ و صبر صفتی بغایت مقبول و مرضی است۔ و منقبت صبر ہمیں بس است کہ بمضمون اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ عون الہی در دنیا بایشان باشد۔ و بہ قول اِنَّمَا یُوقِ الصّٰبِرُوْنَ اَجْرُہُمْ

یَقْدِرُ حَسَابُ مُرَدِّ اِیْشَانِ در عقوبت بسیار و بے پایاں +
 هر که در تیر باران حوادث سپهر صبر بر رو کشد - هر چند نود و نُه خنک
 امیدش به دلت مراد پیاورد - زیرا که صبر مفتاح فلاح است - و در
 خانه ترا حشمت جز بدین کلید نكشاید - قطعه

کلید در گنج مقصود صبر است در بسته آئینس که بشود صبر است
 چه خارای کوه و چه دینای گردیل لباس که هرگز نه فرسود صبر است
 باب هشتم در رضا

و آن خوشنودی باشد هر چه از قصای خداوند سبحان به بنده رسد -
 و باید دانست که تیر قضا را هیچ سپری شایسته تر از رضا نیست -
 هر که سر بر آستانه رضا و تسلیم نهاد - زود بر صدر مسند سروری
 و سرفرازی نژاد نشست - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَ تَرْضَوْا عَنْهُمْ نموید این
 حال است - وَ مُقِيتَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ يَا اللَّهُ الْأَعْظَمُ مؤکد
 این مقال - شعر

تقدیر چه سابق است تسلیم چه سود جز بندگی و رضا و تسلیم چه سود
 باب نهم در توکل

و آن دل برداشتن است از اسباب و بحضرت مسبب الاسباب
 توجه نمودن و کفایت کارهای خود را از حق سبحانه طلبیدن - و هر که
 کار خود بخدای تعالی تفویض نماید - در هر چه پیش آید - اعتماد بر
 کرم الهی کند - همه کار او بر وفق دلخواه ساخته و پرداخته گردد - مصرعه
 تو یا خدای خود انداز کار و دل خوش دار

باب هشتم در حیا

و آن خصیصه شریف و سیرت مقبول است - و حضرت رسالت پناه
 صلی الله علیه و سلم حیا را شاخه از درخت ایمان گفته که اَلْحَيَاءُ
 شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ - و حیا از شرائط نظم عالم است اگر صفت
 شرم از میان افتد - و بیچکس را از بیچکس شرم نباشد - منظم

جہاں حیل پذیرد۔ و مصلح خلایق از یک دیگر فرد یزد۔ اما صفت
 حیا نے گزارد کہ ہر کس ہر چہ خواہد۔ بکنہ۔ ہیست
 نصف شکن قلب نہانی حیاست راہزن خیل ملاہی حیاست
 پس معلوم شد کہ خاص و عام را از حیا فائدہ تمام است۔ و بے
 تاب آفتاب حیا ثمرات اخلاق نا رسیدہ و خام۔ شاعر
 گر حیا بود بر اندر رسم عفت از میاں در حجابے در میان است ارتفاضے حیاست

باب دہم در ادب

و آن صیانت نفس است از قول نا پسندیدہ و فعل نا ستودہ۔ و
 خود را و مردم را در پایہ حرمت داشتن۔ و آبروے خود و دیگران نا
 رعایت۔ و حقیقت ادب آنست کہ در جمیع احوال متابعت حضرت
 رسالت پناہ علیہ الصلوٰات اللہ نمایند۔ کہ ادیب کامل اوست۔ چہ در
 کتیب خانہ آذینتی یافتی قاصص تاذینتی کسے مانند او مؤوب و مہذب نشدہ نظم
 ادب آموز راں ادیب کہ او ادب از حضرت خدا آموخت
 بر کسے خواں سبق کہ در ہمہ حال سبق از لوح کبریا آموخت

باب سہم و ہکم در جد و جہد

جد سعی کردن است در تحصیل مطالب۔ و جہد رنج بردن است
 در اکتساب مقاصد و تارپ۔ و ایں صفت تابع ہمت مے باشد۔ ہر چند
 ہمت عالی تر بود۔ جد و جہد در طلب مقصود بیشتر واقع مے شود۔ و
 باید کہ مرد بلند ہمت از تحمل مشقت نترسد۔ چہ حال از دو
 بیرون نیست۔ اگر بجہد دامن مقصود بدست آید۔ فهو المراد۔ و اگر در
 حجاب توقف ماند۔ عذر او نزد عقلا واضح است۔ و علو ہمت او در
 طلب مفاخر و تأثر بر ہمہ ضائر ہویدا و لائح۔ ہیست

در طلب میکوشم از ینکم زبخت بلند و ینایم عذر من افتد بزرگاں را پسند

باب چہارم و ہکم در ثبات و استقامت

و آن پایداری باشد در کفایت مہمت و مداومت بر دفع مکارہ و

بلیات - و فی الحقیقت ثبات مثر میامن و برکات است - و منقح فوائد
خلج و نجات - فرد

بناسے کار بنہ بر ثبات و ایمن باش کہ ہر بنا کہ بر اصل است پایدار بود
و مرد ثبات قدم آست کہ از راه و روش خود بدغدغہ هیچ موسوس
روے بر نگرداند - و از رسم و طریق خود بوسوسہ هیچ موس اخلاف نوزد -
کہ مدد رفیق سخات جز بطریق ثبات روے نیے نماید چنانکہ حکیم الہی عے فراید نظم
در تزدو رہ سخات مدال بیچ خصلت بہ از ثبات مدال
میل داری بر رفعت درجات در معانی ثبات ورز ثبات
و نشاند ثبات دو چیز است - یکے آنکہ در ہر کارے کہ شروع عے نماید -
اتمام آں بر فمہ اہتمام لازم داند - نظم

ہر طرح کہ انگنی چو مرداں جہدے بکن و تمام گرداں
یعنی علمے کہ بر فرازی باید کہ دگر گوں نسازی
و علامت دوم آست کہ سخنے کہ بر زبان او جاری شود - بنیقض
آں تا ممکن باشد - نکلم نمکند -

باب شانزدہم در عفو

و آں ترک عقوبت گنہگار است - در حال قدرت برو - و ایں
خصلت در فضیلت بر جملہ فضائل فائق است - و حق سبحانہ پیغامبر
خود را سلمے اللہ علیہ وسلم! بدیں صفت امر کرد - کہ خُذِ الْعَفْوَ
فَرَاغِیر سِیرَتِ عَفْوَا - و ازیں بود - کہ حضرت رسالت صلوات اللہ
علیہ و السلام در روز فتح مکہ ہمہ صنادید قریش را کہ انواع ایذا
و آزار بدو رسانیدہ بودند - آزاد کرد و دہامے ایشان را بمزدہ عفو
شاد گردانید - رباعی

ما عادت خود بہانہ جوئی نمینم جز نیکیہ خلق و نیک خوئی نمینم
و آنہا کہ سجاے ما بدیہا کردند ما بایشان میجز نکوئی نمینم
و حکما گفتہ اند - ہر چند گناہ بزرگتر است - فضیلت عفو کنندہ زیادہ

تر است - **لظلم**

عفو فرمودن مبارک خصلت است هر که دارد عفو صاحب دولت است
دل ز نور عفو روشن می شود و ز نیش سینه گلشن می شود
دوست دارد عفو را پروردگار آنچه ایزد دوست دارد دوست دار
اما عفو در حدی از حدود الهی نشاید - بلکه در آن محل قهر و
غضب بکار آید *

باب هفدهم در حکم

یکی از اخلاق الهی حکم است که قال الله تعالی إِنَّ اللَّهَ عَفُوٌّ
كَرِيمٌ - و جمله اولیا را ازین صفت نصیب داده اند - تا بقوت آن
سورت غضب را که مفسد ایمان و پیشرو لشکر شیطان است -
بشکستند - و در حدیث آمده که قوی ترین شایان آنکس باشند که
مردمان را بیفکند و از پاسه در آرد - قوی تر آنکس است که در حال
غضب خود را بیفکند و مالک نفس خود باشد - **بیست**

مردی گمان میبرد که بزرگوار است و پردلی یا خشمگر برائی داغ که کالی
مرد جلیم آنست که سیلاب غضب او را از چاه نتواند برد - و
نازده خشم در وی تصرف نتواند کرد - **لظلم**

چو حکم اندر آمد غضب گشت پست غضب را بهین بردباری شکست
ستون خرد بردباری بود سبک سر همیشه بخواری بود
نوشیروان از بزرگهر پرسید که حکم چیست - گفت نمک خوان خلق
است - چو حرف آن را چو برگرداند - بخ می شود - چنانکه بیخ
طعمی بے مزه نهد - بیخ خلقی بے حکم جمال ننماید - نوشیروان
گفت علامت حکم کدام است - گفت جلیم را سه نشانه است - یکی
آنکه اگر تزش روئے و سخت گوئے با او سخن تیغ در میان آرد -
او در برابر آن جواب شیرین بر زبان راند - و اگر بقتل نیز او را
برساند - باز او آن با او احسان نماید *

علامت دوم آنست که در عین آنکه آتش خشم برانگیزد خاموش
گردد - و این دلیل اطمینان دل و تسکین روح است +
نشانه سوم فرو خوردن خشم است اگر کسی نه الاق سستی عفت
بود - مشنوی

بدی را مکافات کردن بدی بر اهل صورت بود بخردی
بمعنی کسان که پے برده اند بدی دیده و نیکوئی کرده اند
و بهاید دانست که غضب در بسیار مواضع از حکم بهتر است - چه
غضبی که از جهت حرص و طمع یا بواسطه تکبر و خویشتن داری بود -
مذموم است - اما براسی اعلام معالم دین منبیس و جهت حفظ مراسم
شرع منبیس بسیار ستوده و پسندیده است - مثلاً اگر کسی از خیانت
محرمان حرم خویش حکم درزد - عقلاً و شرعاً و عرفاً مذموم بود - و
کمال مرد در آنست که محل حکم و موضع غضب را بنظر صیج تمیز
کند - تا هر جا آنچه مناسب بود - بکار برد - قزو
قهر و لطف اندر محل خود نکوست - جائے گل گل پاش و جائے خار خار

باب هشتم در خلق و رفق

مراد از خلق خوشحالی است - و غرض از رفق نرمی و دلجوئی - یک
سازگاری باشد بملاطفت - و یکے کار سازی بهدارا و ملائمت - اما خلق
نیکو ترین نعمت و زیبا ترین فضیلت است - و چون حق تعالی ایماں
را آفرید - ایماں گفت الی مراقب گرداں - حضرت حق جلالت عظمت
او را به نیک خوئی و سخاوت قوی ساخت - و در حدیث وارد است
که به بهشت در نیاید بخیل و بد خوے - بیت

من ندیدم در جهان جستجو هیچ ابیت به از خلق نیکو
حکما گفته اند نشان خوشحالی ده چیز است - اول با مردمان در کار نیکو
مخالفت ناکردن - دوم از نفس خود انصاف دادن - سوم عیب
کسان نا چمتن - چهارم چون از کسی زلفتی در وجود آید - آن را

تاویل نیگو کردن - پنجم چوں گهنگار عذر خواهد - آں را در پذیرفتن -
 ششم حاجت محتاجاں بر آوردن - هفتم رنج مرواں کشیدن - هشتم
 عیب نفس خود دیدن - نهم با خلق روئے تازه داشتن - دهم با
 مردماں سخن خوش گفتن - فرد

همه خلق جہاں خلق پسندیده بلے که سوے خلد بیس راه پیاں خواهد بود
 و چه زیبا گفته است ہمدیں معنی - بیت

خوش است عالم آزادی و خوشنوی بدیں مقام در آگر بہشت میجوی
 اما رفق سازگاری و مدارا باشد - و در غیر آمدہ کہ رفق بیچ چیز نہ
 پیوندد - و الا کہ آں را زینت دہد - و تا سازگاری بیچ کارے مقرون
 نشود - الا کہ آں را بہم زند و ناخوش گرداند - و حضرت عزت بدیں
 صفت حبیب خود را صلے اللہ علیہ وسلم تعریف مے فرماید قَیْسًا
 رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ لَئِنْ لَمْ یَخْن دَرْتُ سَبَبَ قَطْعِیْتَ اِست و تری
 و ملائمت و پیادہ مروت و وصایت - بیت

بشیریں زبانی و لطف و خوشی توانی کہ پیلے بمولے کشی

پاپ یست و یکم در سخاوت و احسان

سخاوت سبب نیکنامی و احسان موجب دوستکامی و نجات فرجایی
 است - و بیچ صفت آدمیاں را و خصوصاً اشراف و اجماد ایشان
 را بہ از جو و سخاوت - بیت

شرف در سجود است و کرامت بسجود ہر کہ این ہر دو ندارد عدش بہ از جو
 سکندر از ارسطو پرسید - کہ سخاوت دین و دنیا در چه چیز است -
 گفت در جو و کرم - اما سعادت دین آنست - کہ حق سبحانہ میفرماید
 مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِهَا - ہر کہ یک حسنہ بیارد - او را
 دہ حسنہ کرامت کنم - نظم

آنکہ ترا توشہ رہ مہیدہ از تو یکے خواہد و دہ مہیدہ
 بہتر ازین پایہ نہایت نیست سو کن آخر کہ نہایت نیست

اما سعادت دنیا آنست که مرغ دل خلق را بحکم آلاءشان بختیبد
 الاضحتای بکرم حید توان کرد - چون دل که سلطان است - در قید
 کس افتاد - قالب یہ تبعیت قلب در دام ے افتد - و چون کرم
 مالک الرقاب جیسے شد - ابواب سعادت برو گشاده و اسباب مرادات
 براسے او آماده شود *

باب بیست و دوم در تواضع و احترام

تواضع سبب رفعت است - چه در حدیث آمده است - که مَنْ
 تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ یعنی هر که فروتنی نماید براسے خداے تعالیٰ -
 خدا تلالے او را برآورد - و در چو او بلند گردد - بیست

تواضع نرا از بزمندی دهد ز راسے شرف سر بامندی دهد
 و تواضع آنست که کسے مقدار خود را از مقدار دیگرے کمتر بیند - پس
 عزت و حرمت خود بر طرف نهاده دیگران را عزیز و محترم سازد -
 و انیس معنی کسے اجتناب ے نماید - که شرف ذات و علو قدر او
 در معرض اشتباه مانده باشد - فاما آنکه فی نفس الامر بزرگی قدر
 و عالی مرتبه است - او از تواضع منتزسد - زیرا که تواضع از بزرگی
 و جلالت او بیچ کم نمکند - بلکه تباہست و شوکت او نزدیک خالق و
 خلایق ے افزاید - بیست

تواضع ز گردن فرازاں نکوست گداگر تواضع کد خوسے اوست

باب بیست و سوم در امانت و دیانت

علمائے دین و عرفائے صاحب یقین چنین گفته اند - که امانت
 رکنے اعظم است از خصال حمیدہ و دیانت اصلے محکم از اخلاق
 پسندیدہ - بنیاد ایمان امانت تمام گردد - چنانکه فرموده اند - لَا اِيْمَانَ
 لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ - قاعدہ شرع بحفظ قواعد دیانت نظام پذیرد - مشنوی
 شرع که بنیاد جانت نهاد قاعدہ دین بدیانت نهاد
 در دلت از میل دیانت بود از شر دوش امانت بود

ہر کردار سے و گفتار سے کہ در آں نگری و در ہر دیدنی و شنیدنی
 کہ اطراف آں را مثال کنی۔ حد سے باہمت دارد و حد سے بخیانمت۔
 چوں کہ در آں امانت نگاہ ندارد۔ خیانت کرده باشد۔ و ہر چ
 خدا یہ بندہ دادہ۔ امانت است۔ کہ در آں خیانت روا نیست۔ مثلاً
 دیدہ امانت کہ یدیاں در آثار قدرت نگرید۔ و گوش امانت کہ
 یدیاں سخن حق گوش کنند۔ و دباں امانت کہ دباں ذکر خدا گویند۔
 و درست امانت کہ یدیاں نفع بخلق خدا رسانند و غلے ہذاچوں کہ
 دیدہ بنظر حرام بکشاید۔ و گوش بر استماع اقرار نا شنایست نہد۔ و
 بزباں بہتان و دروغ گوید۔ و دست بازار مسلماناں بکشاید۔ ہر آئینہ
 در امانت الہی خیانت کردہ باشد۔ و نہی ربانی کہ فرمود **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَافِعًا**
أَمْنًا نشنودہ باشد۔ مثنوی

اے شدہ ز ایمان و امانت بری دین تو فارغ و دیانت گری
 ترس نداری کہ فنا نیست ہست شرم نداری کہ خدائیت ہست

باب ہست و چہارم در وفا یہ عہد

وفا کار جو نردوان صاحب کمال است۔ و حسن عہد از خصال
 بزرگان ستودہ حال۔ و رضادہ ہر عہد سے کہ آرایش از خال وفا یابد۔
 مرغ دل پہ کس گردن از رشتہ دام نیست او بر ناپد۔ حق سبحانہ
 تعالیٰ فرمود کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوفُوا بِالْعُقُوبِ** یعنی اے مومنوں وفا
 کنید بچند کہ با یکدیگر ہے بندید۔ و چاہے دیگر ہے گوید۔ تو کہ لغالہ
أَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ یعنی وفا کنید۔ یعنی وفا کنید۔ بچند کہ با من
 بندید۔ تا وفا کنم بچند شما۔ یعنی جزا سے شیر و عوض آں بشما
 دہم۔ و در حدیث آمدہ کہ **لَا دِينَ لِمَنْ لَا يَعْهَدُ لَهُ كَمَالٌ**
 دینداری نیست کہے را کہ رعایت عہد نکند۔ بہت

نہست بر مردم صاحب نظر
 خدمت از عہد پسندیدہ تر

باب بست و پنجم در صدق

راستی و راستگاری سبب یمنی و راستگاری است - **قطعه**
 راستان رسته اند روز شمار بعد کن تا ازاں شمار شوی
 اندرین رسته راستگاری کن تا در آن رسته رستگار شوی
 بزرگان گفته اند - عرصه سخن از آل قراخ تر است که گوینده
 را پائے بیان در سنگ خلاف آید - تا نکل صدق در چمن سخن
 بوسے برنخوره اری میدهد - نفس ناطقه را دسته بخار دروغ بر بستن
 نشاید - **قطعه**

زبان پاک را جفت است بسیار که از لوث دروغ آلوده سازی
 اگر پادشاهی از ره صدق سر از گردون گرواں بر فرازی
 بیک از بزرگان دیس فرموده - که بر تقدیر که در دروغ گفتن خوف
 عقاب و در راستی امید ثواب نبوده - بایسته که عاقل از دروغ
 احتراز نموده - و بجانب راستی میل کرده - از آنکه دروغ مرد را
 خوار و بیمقدار گرداند - **بیت**
 از کجی افتی به کم و کاستی از همه غم رستی اگر راستی

انتخاب از حبيب السیر

حمد و ثنوت

اقتیاج سخن تام قاور سے کہ داخلہ افراد نوزاع انسانی در موارد خلافت جهانی بخص حکمت شالیه اوست - و ارتقاع اعلام عدالت و کشور ستانی سے سالکان کامرائی از مشیت قدرت کامله اویشتنوی

حال ضعیف از تو نجاتا شده
کسی به ملائت بودش دست رس
حافظ احکام هدایت قوی
یافت شرف بر همه سرداران
نقشت نگون رایت کفر و عناد
تشر جهانی کس قیصر نماند
زلزلہ در خانه کسرسه نکند
بست زبش رونق اسلام یافت
تربت آل سبور عالی مقام

اسکے ہمہ ہستی از تو پیدا شدہ
گر نہ لطف تو قوت یکس
و اسباب اسباب خلافت قوی
از کرمست خاتم پیغمبران
چونکہ بر اخراجت اوانست جہاد
شاہ مجسم را یسر الشہ شاد
غلغلہ شوکت او بگد پاد
نور جیش نہایت پرافتخار
باد منور ز دود و سلام

ذکر امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

او ابن ابی قحافہ بن عثمان بن عامر بن کعب بن سعد بن تیمم بن مرہ است کہ در سلسلہ انبیاء خیر العباد صلوات اللہ علیہ و آلہ علیہم السلام و در حدیثی ام المومنین سلسلہ بنات صحیحہ بن عامر است کہ دختر علم ابو قحافہ بود - و ولادت آن جناب بعد از واقعہ اصحاب نبیل بدو سال و چہار ماہ در آخر روز دو شنبہ

دست داد۔ و تائش در ایام جاهلیت عبد الکعبہ بود۔ اما چون
 بشرف اسلام مشرف گشت۔ حضرت رسالت آپ آں اسم را
 بعد اللہ تغیر فرمود۔ و اول کسی کہ تصدیق معراج کرد۔ ابوبکر
 بود۔ بنا بران لقب صدیق شد۔ در زمان خلافت او را خلیفہ
 رسول اللہ می خوانند۔ جمیع از اہل حدیث روایت کرده اند۔ کہ
 حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ عرض منکرہم اسلام را
 بر بیچ احدی۔ مگر آنکہ او را در قبول تردیدی و تفکری نمود۔
 مگر ابوبکر کہ بے توقف ایماں آورد۔ و باتفاق ارباب فضل و محال
 او اول کسی است از رجال احرار کہ جمال حال او بحلیہ ایماں
 زینت یافت۔ و انوار ہدایت پر وجہات روزگارش تنافت۔ و
 تختیں شخصی است کہ بر مسند خلافت نشست۔ و در حین وفات
 خلیفہ تعیین کرد۔ و اول کسی است کہ در حضور پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم خطبہ خواندہ مشرکان را باسلام دعوت نمود۔ و تختیں
 مومنین است ازین امت کہ بہ بنای مسجد پرداخت۔ و صاحب
 شرف و حاجب مقرر ساخت۔ دفع شر میبلہ کذاب و ارباب
 ازناد در زمان خلافت او بوقوع پیوستہ۔ و فتح از بلاد عراق
 و شام ہمدراں ایام واقع گشتہ۔ وفات آں خلیفہ نجستہ صفات
 بقولے در روز و تثنیہ ششم جمادی الآخر سال سیزدہم از ہجرت
 دست دادہ۔ و بروایت اکثر مؤرخان آں واقعہ در روز جمعہ بست
 و دوم یا بست و سوم ماہ مذکور اتفاق افتادہ۔ و در روز منورہ
 حضرت خیر البریہ علیہ السلام و التحبہ مدفن گردیدہ۔ مدت
 خلافت بقول اصح اشہر دو سال و سہ ماہ و چند روز بودہ۔
 و زمان حیاتش شصت و سہ سال۔ و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال ✽
بیعت ابوبکر بن ابی قحافہ
 کافہ علمائے امام و علامہ فضلاء اعلام مرقوم گردانیدہ اند۔

که چون حضرت رسول علیہ و علیہ آله السلام از عالم غم اسخام
 بر باطن دار السلام انتقال فرمود۔ جمیع کثیر از انصار در تفرقه بینی
 ساعده که مهلت کلیه را آسختا قرار میدادند۔ مجتمع گشتند۔ و داعیه نمودند
 که امر خلافت را بر سعد بن عبادہ مقرر سازند۔ چون این خبر بمساج
 اشرف مهاجر رسیدہ۔ صدیق و فاروق و ابو عبیدہ بن الجراح یا دیگر
 از اصحاب خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم! بدان مجمع شتافتند۔ و
 میان مهاجران و انصار در باب تعیین شخصی که متصدی امر خلافت
 گردد۔ گفت و شنود بسیار واقع شدہ۔ ہر یک از فریقین در ذکر
 مفاخر و مناقب خویش سخاں بر زبان آوردند۔ و چون انصار دانستند۔
 کہ اکابر مهاجر خلافت سعد بن عبادہ قبول نمی نمایند۔ گفتند۔ مِمَّا
 آمِیْتُکُمْ وَ مِنْکُمْ آمِیْتُکُمْ۔ مهاجران بر زبان راندند۔ کہ تعداد امر مستلزم
 ہیجان مواد فتنہ و فساد است۔ بالآخر فاروق گفت۔ اے گروه
 انصار شما از سید ابرار صلی اللہ علیہ و علیہ آله الاطهار! تفتنیدید
 کہ فرمودہ۔ آتَمَمْتُ مِنْ الْقَدَرِیْنِ۔ بشر این سعد انصاری جواب
 داد۔ کہ بخدا سوگند کہ من این حدیث را از حضرت خاتم
 النبیین صلی اللہ علیہ وسلم! شنیدہ ام و میدانم۔ کہ این ہم
 ہر یک از قریشیان قرار یابد۔ ابو بکر گفت۔ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ قِ
 یَفْعَمَ الرَّحْلُ۔ اے گروه مسلماناں! من این منصب را طالب
 نیستم۔ باید کہ با یکے ازین دو بزرگوار یعنی عمر ابن الخطاب یا
 ابو عبیدہ بن الجراح بیعت نماید۔ ایشان گفتند۔ با وجود فضیلت
 و سبقت تو در اسلام چگونه متصدی این امر گردیم۔ دست
 بیرون آر۔ تا با تو بیعت کنیم۔ و سخت فاروق مباہلت نمود۔
 و روایتی آنکہ اول کہ با بکر بیعت نمود۔ بشر بن سعد انصاری بود۔
 و بعضی از مورخین گویند۔ نخستین شخصی کہ با صدیق بیعت نمود۔
 عباد بن بشر بود۔ و العلم عند اللہ الودود۔ بصحت پیوستہ۔ کہ در

تقیف بنی ساعده حضار مجلس از مهاجر و انصار بخلافت صدیق اعلم
نموده بیعت کردند - و روز دیگر بیعت عام بوقوع پیوست - و چون
امر خلافت بر ابوبکر قرار یافت - چنانچه خیر البشر فرمود - اسامه بن
زید را با لشکر فرخته اثر بجانب دیار شام ارسال فرمود - و از آن
جیش کسی غیر فاروق تخلص ننمود - روایتی آنکه اسامه تا بدان
منزل که پدرش شهید شده بود - رفته به از آنکه با مخالفان ملاقات
نماید - باز گشت - و قتل آنکه سیان او و مخالفان مصاف اتفاق
افتاد - و اسامه بفتح و ظفر اختصاص یافت - آنگاه عنان مراجعت
بصوب مدینه تهاخت +

خروج اسود عینی در یمن و کشته شدن او

اسود عینی که ملقب به ذو الحجار است - در اواخر اوقات حیات
سید کائنات علیه وآله افضل الصلوات در حدود ولایت یمن دعوت
نبوت کرد - و چون او در فن کفایت و شعبه مهارت تمام داشت
و امور غریبه بمردم می نمود - جمعی کثیر از قبائل عرب بنیوتش
اعتراف آوردند - و اسود بآن جماعت مستظرف گشته با هفت صد
سوار و سی صد پیاده جوار بجانب صنعاء توجه نمود - و حاکم آن
ولایت شهر یمن باذان که مسلمان بوده - مقابل کرده بعضی شهادت داد
گشت - و اسود بشهر صنعاء رفته زن شهر یمن باذان را بهماله نکاح
در آورد - چون خبر خروج آن مدعی کذاب بسنج شریف حضرت
رسالت آپ رسید - آن جناب به بعضی از امرا و کاشانگان
خوایش که در حدود یمن بودند - نامه نوشته ایشان را بر قتل اسود
تحریر فرمود - فیروز که پسر عم مشکوئ شهر یمن باذان بود - پیش
دختر عم خود که حالیا زوج اسود بود و متابعت دست محمدی می نمود -
رفت - و داعیه کشتنش که داشت - پا گرفت - آن مومنه بر زبان
آورد - که من شخصی ازین کذاب و فاسق تر ندیدم - شب همه شب

بشرپ شراب قیام سے نہاید۔ و تا چاشتگاه در خواب مانده غسل
 جنابت بجا نئے آرد۔ اکنون باید۔ کہ شما در فلاں شب بہ فلاں
 موضع آمدہ دیوار خانہ را سوراخ کردہ بسر بالین اسود روید۔ و ہمیش
 را بانہام رسانید۔ فیروز گوید۔ در شب موعود من با شخص دیگر داد و دہ
 نام ہذاں سو شافۃ دیوار خانہ بشکافتم۔ و من جرأت نمودہ
 بدانجا در آدم۔ و چون از غایت خوف و دہشت شمشیر خود را
 در پیروں فراموش کردہ بودم۔ سر و ریش آں ملعون را گرفتم۔
 و بقوت ہرچہ تمامتر گردنش را چنان تاب دادم کہ بشکست۔
 پس سر اسود را از تن جدا کردہ بمنزل خویش باز گشتم۔
 چون صبح صادق طلوع نمود۔ مؤذنین را فرمودند۔ کہ یا ذراں قیام
 نہاید۔ و او پس از آنکہ اَنّ نَحْتَدَّ اَرْسُولُ اللّٰہِ گفت۔ اَشْهَدُ
 اَنّ عَنقَلَهٗ کَذَّابٌ۔ و عنملہ نام اسود است۔ متابعان اسود از
 شنیدن آں کلمہ در خروش آمدہ۔ فیروز سر اسود را بہ جانب
 ایشان انداخت۔ و آں جماعت پراگندہ گشتہ۔ بمنیاں از ایشان
 نجات یافتند۔ گویند مدت استیلائے اسود بر یمن سنہ ماہ پیش
 نبود۔ و قتل او قبل از وفات سید کائنات علیہ افضل الصلوات
 بیکروز بوقوع انجامید۔ و آں حضرت را ایں صورت معلوم شد۔
 و اصحاب را خبردار گردانید۔ و بر زبان مہجر بیان گذرانید۔ کہ
 قَاتِلُ فِرْدَوْسٍ۔ و روایتی آنکہ بعد از انتقال پینمبر آخر الزماں بریاض
 رضواں صدیق لشکرے مجدد بامرے یمن ارسال داشتہ۔ و ایشان
 را بمقتلہ اسود مامور ساختہ۔ و میان اہل اسلام و اصحاب ظلام
 محاربہ بوقوع پیوستہ نسیم فتح و فیروزی بر پرچم علم امت سید
 عالم صلے اللہ علیہ وسلم وزید۔ و اسود بر دست فیروز مقتول
 گردید۔

ذکر ارتداد قبائل عرب از ملت محمدی و

بیان محاربه خالد بن ولید با طلحه اسدی

چون واقعہ انتقال سید اخیار صلی اللہ علیہ و علی آلہ الابرار در اطراف بلاد و دیار انتشار یافت - اکثر قبائل عرب قدم در دامن ارتداد نہادہ - فرقہ اولی زکوٰۃ را مکروہ داشتند - و طائفہ تن آسانی اختیار کردہ صوم و صلوٰۃ را بگذاشتند - و مہم طلحہ بن خویلد اسدی و مسیلہ کذاب کہ دعوی نبوت میکردند - قوت یافت - جمعہ کثیر در رایت تکبیرت آیت ایشان مجتمع گشتند - و طلحہ در زمان حیات سید کائنات علیہ رولع الصلوٰت و فرائض التلبیبات ہمیشہ طبیب شفاۃ شرف صحبت آن حضرت را دریافت - و ایمان آوردہ بقبیلہ خود باز گشت - آنگاہ مرند گشتہ آغاز دعوی نبوت کرد - و مجموع بنی ہمدان ترک مسلمانان دادہ برسات - وے اقرار نمودند - ابو بکر در اوائل سال دوازدهم از ہجرت خالد بن ولید را با سہ ہزار مرد شمشیر زن بقتال ارباب ردأت نامزد کردہ - خالد بمحکمہ طلحہ نزدیک رسیدہ ناظرہ قتال مشتعل گردانید - و طلحہ کسائی بر سر انداختہ در گوشہ نشست - و ہمدوم گفت - کہ محل نزول وحی است - عتبہ بن حصین قرازدی کہ باو پیوستہ بود - در اثنائے جنگ چند نوبت نزد طلحہ رفتہ پرسید - کہ جبرئیل نازل شدہ یا نہ - او بجواب مے گفت - کہ ہنوز نیامدہ - مگر دو نوبت آخر گفت - کہ جبرئیل نزول نمود - و با من گفت اِنَّ لَكَ بِمَاءٍ كَرِيحًا ۚ وَ حَدِيثًا لَا تَنْفِيَا ۚ یعنی امید تو بامید خالد ہمدوش نشود - و میان شما حالتی است کہ ترا آن فراموش نگرود - عتبہ بعد از شنیدن این سخن آواز برآورد - کہ اے بنی قرازہ فرار اختیار نہائید - کہ این بد بخت دروغ گو است - آنگاہ آن قوم بگریخت - و خالد بن ولید بر سپاہیان طلحہ حملہ کرد - و ایشان

بیشتر از میدان ستیز رو بودا سگ گریز نهادند - و طایفه سحاب شام شافت - و بالاخر باسلام مساعد گشته در حرب نهادند شربت شهادت چشید +

ذکر ششم از حال میلمه و سجاح و بیان ازدواج ایشان بے وقوع نکاح

میلمه که نام او ثابت بن قیس است - در پیام آغاز دعوی نبوت کرد - و بنا بر آنکه از فن سحر و شعبده و قوفی تمام داشت - امور عجیب مردم خود نمود - و در برابر آیات بیانات الهی کلمات فرخنده سجع ترتیب داده بر اتباع خویش بخواند - بعد از فوت حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم کارش قوت گرفت - و صد هزار کس در ظل علم شقاوت شمیم او مجتمع گشتند - در خلال این احوال سجاح بن حارث ثعلبیه که عورتی نصرانی بود - بنا بر حسب ریاست آغاز دعوی نبوت کرد - و سخنان مسجع بر زبان آورده - جموع بنی ثعلب که قوم و سب بودند - دیب دعوای او را تصدیق نمودند - و ناگاه بر سر قوس از عرب تاخته بنهاب احوال آن قبیله پرداختند - و اکثر ایشان را دقین خاک ساختند - آنگاه ارباب تدبیر صلاح چنان دیدند - که بحاریه متابعان ملت حضرت رسالت صلی الله علیه و آله اقدام نمایند - اما سجاح کلام چند مسجع خواند یعنی بر آنکه اول سحاب پیام رفقه مهم میلمه را فیصل می باید داد - و آن جماعت طریق متابعت مسلوک داشته - سجاح رایت غریمت بطرف پیام بر افراشت - و میلمه ازین معنی وقوف یافته جمع را برسم رسالت نزد سجاح فرستاد - تا کیفیت حال او را معلوم نمایند - و بعد از آمد و شد رسل و رسائل آن کذاب و کذاب را حقیقت مهم یکدیگر معلوم شد - و بین الحابنین مصالح بوقوع پیوست - و سجاح بر لشکر پیشی گرفته با ده کس از خواص نزد میلمه رفت -

و او در خیمه که نزدیک بقعه خود نصب کرده بود - با و سه ملاقات نمود - و آن دو کذاب در آن خلوت کلمات مسیح و عبارات مزخرفه بر یکدیگر خوانده مائل بمواصلت بهم گشتند - و سه شبانه روزه بکام دل گذرانیدند - آنگاه سجاح طبل رحیل کوفته بقوم خویش پیوست - اصحاب او از و سه سوال کردند - که ملاقات سیله با تو چگونه اتفاق افتاد - جواب داد - که سیله را مانند خود پیغمبر مسل یافته - و بموجب وحی سمادی عنان توسن نفس بمناجحتش تانقم - آن طائفه پرسیدند - که مهر تو چه بود - گفت ایچ - گفتند عیب نهم باشد که مثل تو عقیقه بے مهر شوهر کند - اکنون پیامه باز گشته طلب مهر نماند - سجاح بطبع خام بار دیگر متوجه پیامه شد - و چون سیله از قدم او خبر یافت - فرمود - تا ابواب قلعه را مضبوط ساختند - و بنفس شوم بر زیر دروازه برآمده از سجاح پرسید - که بچه سبب رنجه شده - سجاح صورت حال را بیان کرد - سیله مؤذن سجاح را طلبیده گفت - که در میان قوم خویش ندا کن که سیله رسول خدا نماز بامداد و نماز نختن را جهت مهر سجاح از شما برداشت - آنگاه سجاح بمعسکه خود معاودت نمود - و بروایتی چند روز در آن لاجی رحل اقامت انداخت - تا سیله نصف خرابی بنی پیامه را برسم کابین نزد او فرستاد - القضا از بی واقعات در میان قبائل کذب سجاح ظاهر گشته از متابعت پشیمان گشتند - و رو بمنازل خود آورده بدین اسلام رجوع کردند - و سجاح با چهار صد نفر عنان عزیمت بموصل که مسکن او بود - منعطف گردانید - و تا زمان حکومت معاویه زنده مانده جمال حاش بحلبه ایماں زیور یافت - آنگاه بعالم آخرت شافت .

واقعه پیامه و قتل سیله

خالد بن ولید چون از قضیه یمن فراغت یافت - بهت هزار

نفر جانب یمامه شتافت - در آن وقت سیلمه چهل هزار مرد چزار
 فراهم آورده در نواح بلخ که آن را حدیقه الرحمن می گفتند - و
 بالاخر به حدیقه الموت موسوم شد - مستعد جنگ و پیکار نشسته بود -
 چون تقارب فریقین بتلافی اینجامید - و ناکره حرب و قتال بباد حمله
 ابطال رجال مشتعل گردید - خشیت ارباب صلال را استیلا دست داده
 فوجی کثیر از قزاقی اصحاب بعض شهادت فائز شدند - و کفار خود را
 به عیبه خالد رسانیده آن را بشکافتند - چون ثابت بن قیس انصاری
 و زید بن الخطاب و برادر بن مالک غلیه کفار و فرار امت سید
 ابرار را مشاهده نمودند - زبان ملامت کشاده کمر شجاعت بر میان بستند -
 و بنا بر اتمام ایشان مسلمانان دلیر تر شده بر اتبار سیلمه حمله
 کردند - محکم بن الطیفیل که از اعظم شجریان یمامه بود - به قتل رسید -
 و بدان سبب کفار شکست یافته از میدان نیرو رو باده می گریز
 نهادند - و به حدیقه الموت راه جسته مستحسن شدند - برادر بن مالک
 تیغ بجاو آخته و خود را در آن بارغ انداخته چندان کشتن و کوشش
 نمود - که اهل یمامه ابواب حدیقه را باز گذاشتند - و مسلمانان در آنجا
 ریخته بسیارے از کافران را بقعر جهنم فرستادند - و سیلمه بر دست
 وحشی قاتل سید الشهداء حمزه بن عبد المطلب رضی الله عنه و
 ابن عماره انصاری کشته شد - و نسیم فتح و ظفر بر پرچم اسلام
 وزید - و ااسے کفر و ضلالا نگونان گردید - و مهم مردے که در قلعه
 یمامه مستحسن بودند - بطریق مصالحه فیصل یافت - و خالد خیر این
 فتح مبیین را با خمس غنائم نزد صدیق فرستاد - و التواع فرج و
 سرور بر وجبات ارباب توبه یافت - و در آن جنگ از سپاه
 سیلمه چهارده هزار نفر به قتل رسیدند - و از مسلمانان بروایت
 مفسد نفر و به قول اکثر مورخان سی صد و شصت کس
 شربت شهادت چشیدند *

در اسلام مثنیٰ بن حارثه شیبانی و فتن خالد
 بن ولید بچای عراق همت تمهید مبنای مسلمانان
 در سال دوازدهم از هجرت پیغمبر آخر الزماں مثنیٰ بن حارثه
 که از اعیان بنی شیبانی بود۔ بنابر حب مسلمانان به مدینه نشافته
 زبان بکلمه توحید جاری گردانید۔ و بعرض ابوبکر رسانید۔ که قوت
 و جمعیت ملوک عجم به صنعت و پریشانی سمت تبدیل گرفت۔ و
 دولت و اقبال آل طائفه به ملکیت و ادبار صفت تغیر پذیرفته۔
 امید آنکه مرا شرف اجازت ارزانی داری۔ تا باتفاق مردم کاری لشکر
 بخدود کوفه و سواد عراق برم۔ و آل دبار را از دست کفار اشرار
 بر آورم۔ ابوبکر او را نصرت داد۔ مثنیٰ بر آن موجب به تعظیم رسانید۔
 و بسیاری از مراعی و مواضع فارسیاں را به تصرف در آورد۔ و جمعی
 در حدود منع آمده باجتماع سپاه و ارسال رجال رزمخواه اقدام نمودند۔
 و چون این خبر به مدینه رسید۔ ابوبکر به استصواب چهارمیر هاجر
 و مشاییر انصار زمام سردار سپاه عراق و مقاتله اهل کفر و
 شقاق را در قبضه اقتدار خالد بن ولید نهاد۔ و نامه بدو
 نوشت۔ که از یمامه رودسے توجیه بدان صوبه آورد۔ و در اعلائے
 اعلام اسلام مساعی جمیده مبذول دارد۔ و خالد با قریب ده هزار
 سوار نامدار بسواد عراق درآمد۔ مثنیٰ بدو پیوست۔ در آن وقت
 حکامی که به سواد دخیره بودند۔ میان ایشان و مسلمانان هم
 بمصالحو انجمنیده۔ و خالد جزیه بر ایشان مقرر ساخته بجانب ابله
 شتافت۔ هرگز در آن معرکه به ضرب تیغ خالد کشته گشته نصرت
 نصیب اهل اسلام نشد۔ و مقارن آن فتح قارن که امیر اهواز
 بود۔ و با سپاه صف شکن به مدد هرگز آمد۔ نزد به معسر
 مسلمانان رسید۔ و خالد او را استقبال نموده آتش قتال بر افروخته۔
 نوبت دیگر شیم فتح و ظفر بر پرچم ارباب توحید وزید۔ قارن در

پنجہ تقدیر اسیر گشت - و قریب سی ہزار از کفار خاکسار بر تلم شمشیر
 آبدار و ذک نیزہ شہاں کردار از پایے در افتادند - و بسیاری از ایشان بقتید
 اسار گرفتار گشتند - بعد ازین واقعہ کسر نے شخصے را کہ موسوم بہ ہزار مرد بود -
 با جمیع کثیر از دلیران میدان نیزہ بہ جنگ خالد فرستاد - و مدت مقابلہ و
 مقاتلہ ایست روز امتداد یافت - در روز آخر ہزار مرد بردست خالد با ہزار
 سالہا برابر شدہ کفار بگریختند - آنگاہ جاپان نامی با سی ہزار مرد خنجر گذار
 بہ محاربت خالد مبادرت نمودہ - ہمہ او نیز مثل سائر جمعیان بہ فیصل انجامید -
 و خالد دریں محاربات غنائم موہور و اموال نامحصور گرفتہ شمس آل را بہ
 مدینہ فرستاد - و نئمہ بر لشکریاں تقسیم فرمود - و ہم دیرین سال بہ عنایت
 ملک متغال ابتار و بین التمر و دومتہ الجندل نیز بہ اتهام خالد بن ولید
 و مثنیٰ بن حارثہ شیبانی و سائر سامیان خرد مسلمانی مفتوح گشت -
 و رفعت ماہچہ اعلام اسلام از فرق فرقدین در گذشت -

ذکر نہضت سپاہ اسلام بچانب ولایت شام و معاہدت سفارت ہشام و فتح مسلمانان بعون ملک اعلام

در سال سیزدہم از ہجرت خیر الانام علیہ التبیۃ والسلام ابو بکر را داعیہ
 فتح شام در خاطر افتاد - ہفت ہزار مرد مقاتل را یراق نمود - و سردارے آن
 سپاہ را بہ عمرو عاص و ابو عبیدہ بن الجراح و یزید بن ابی سفیان و
 سرچیل بن حسنہ تفویض فرمود - و عمرو عاص را بامارت فلسطین نامزد
 کرد - و ابو عبیدہ را بابالیت حمص و یزید بن ابی سفیان را بحکومت
 دمشق و سرچیل را بریاست اردن - و چنان مقرر نمود - کہ چون امرے
 اربعہ در یک موضع مجتمع باشند - امارت تمامی لشکر تعلق بہ ابو عبیدہ
 داشتہ باشد - و اگر متفرق باشند - ہر یک بہ امارت سپاہ و ناحیہ
 خود قیام نمایند - الفصہ چون آن جماعت طے مراحل و منازل کردہ
 بہ ملک شام در آمدند - ابو عبیدہ بمقتضای رائے خویش یا باشارات
 ابو بکر ہشام بن عاص را کہ برادر عمرو بود - یا دیگرے از خواص

نامزد رسالت قیصر فرمود تا او را به قبول دین اسلام و متابعت شیخ الاسلام
 علیه الصلوة والسلام دعوت نموده لوازم نصیحت بجا آورده از عناد و لجاج
 شنی فرایند. از پشام مروی است که گفته بچل از ابو غنیده حضرت یافته
 بجانب مملکت هرقل ثنائیم - در غوط دمشق بهایه سریر جیلد که در آن
 ولایت از قبل قیصر بر مسند کامرانی متمکن بود - رسیدیم - و او در آن وقت
 بر تخت بلند مسکن داشت - و بر چاهها از راست و چپ او امیران
 بر کرسیها نشسته و جامه های زرین پوشیده - او جیلد از آب سیاه در بر
 داشت - چون چشم جیلد بر ما افتاد - کسی باستقبال فرستاده پرسید - که بچه
 مهم قدم ریخته شده اید - گفتیم که ما سبب آمدن خود را نمائیم الا به جیلد -
 جیلد ما را پیش طلبیده بے واسطه در تکلم آورده - ما او را باسلام دعوت
 کردیم - قبول نکرد - آنگاه سوال کردیم - که چرا کسوت سیاه پوشیده جواب
 داد که این کسوت را سواد خود ساخته سوگند خورده ام که آن را از تن بر نکشم -
 تا وقتی که شما را از نوحه شام بیرون نکنم - ما گفتیم - که غریب نذرے
 کردی و عجب امری بخاطر آوردی - و حالانکه ما بر آن عزیمت این
 مسافت پیوده ایم که ترا بیک پادشاهی را که از تو بزرگتر است - از ملک
 روم و شام اخراج نماییم - و درین دیار شعار ملت سید ابرار صلی الله علیه
 و علیه آله الاخبار ظاهر نماییم - جیلد گفت - این معنی طائفه سمر را میسر
 خواهد شد نه شما را - ما پرسیدیم که سمر کدام قوم اند - جواب داد که سمر
 جمیع اند - که بروز روزه دارند و بیشب نماز گذارند - گفتیم - و ان الله که
 صیام و قیام ما برین منوال است - و بعد از استماع این سخن تغییر
 تمام بجانش راه یافت - در حال شخصی را رفیق ما گردانیده نزدیک هرقل فرستاد -
 و پس از آنکه مابعد الملک قیصر در آمدیم - آن شخص گفت - که شتران شما
 قابل آن نیست که سوار شده بیابگاه پادشاه ردید - اگر خواهید - هر اکب
 را بهر حاضر سازم - جواب دادیم - که بهمین وضع ما در خانه قیصر خواهیم
 رفت - و او ما را متوقف گردانیده صورت حال عرض داشت - از هرقله

جواب آمد- که هر نوع خواهند- ایصال را دستوری ده- تا بیایند- و
 ما چون بدرگاه پادشاه رسیدیم- شتران را بخوابانیدیم و گفتیم **إِنَّا إِلَهُ اللَّهِ وَ إِلَهُ آبَائِنَا** و از گفتن این تکبیر غرغ و کوشک و
 بروایتی مجروح قصر قیصر مانند شعله تر از باد صرصر در حرکت آمد-
 قیصر این صورت را مشاهده کرده کسی نزد ما فرستاد- که شما را نرسد-
 که این جا اظهار ملت کنید- سخن و پیغامی که دارید- اعلام نمایند-
 ما جواب دادیم- که بغیر قیصر سخن نگوییم- و قیصر این ملتس را
 مقبول داشته رخصت طاقت داد- ما به مجلس او آمده دیدیم- که بر
 تختی نشسته- و جمعی از مردم قوی بیکل در پاسه سبزش استاده اند-
 که تمامی ارکان دولتش اند و لباسهای سرخ در بر دارند- و چون
 چشم او بر ما افتاد- تبسم نموده پرسید- که چرا مراسم خجیت بجا نیاوردید-
 جواب دادیم- که خجیت ما بر شما حلال نیست- همچنانکه خجیت شما بر ما-
 گفت- خجیت شما بر پادشاه چه باشد؟ گفتیم که السلام علیک-
 گفت- او بچه کیفیت جواب گوید؟ جواب گفتیم که همین لفظ را
 منتقل گرداند- باز پرسید- که بزرگترین الفاظ شما کدام است؟ گفتیم
إِنَّا إِلَهُ اللَّهِ وَ إِلَهُ آبَائِنَا درین وقت نیز دیگر باره آن غرغ حنینین
 گرفت- هر قل گفت- که هرگاه در خانهای خود این کلمه بر زبان رانید-
 این صورت مشاهده می شود؟ گفتیم- که ما هرگز در میان خویش مثل
 این حالتی ندیده ایم- قیصر گفت- اے کاشکی در جین گفتن این
 کلمه خانها بر سر شما فرود آمدی و یک نیمه ملک من زائل گشتی-
 گفتیم که چرا؟ گفت- که ذرت نصف از ملک بر من آسان تر است
 از ظهور دین محمدی- هشام گفت- قیصر بعد ازین قیل و قال و
 جواب و سوال فرما داد- تا ما را در منزله فرود آوردند و خدمات
 شایسته کردند- و پس از انقضای سه روز شبی ما را در غلوت طلب
 داشته حکایتی چند پرسید و جواب شنید- و گفت کاش خدا نعلی

بدرقه توفیق من گرداند - تا دست از تثبیت امور مملکت کوتاه ساخته
 به حجاز روم و لوازم عبودیت کمترین کس از شما بتقدیم رسانم -
 لیکن دریغ که دل از سلطنت و فرمانروائی بر نی توایم گرفت - بعد از
 وقوع این معاملات قیصر هشام را رخصت معادوت ازلانی داشت -
 و ایشان بر رواصل خویش نشسته رو بخدمت ابو عبیده آوردند - و
 پس از وصول آنچه در آن سفر دیده و شنیده بودند تفصیل معروض
 گردانیدند - و ابو عبیده بعد از استماع این سخنان قیصر متعجب گشته
 این آیه بر زبان راند - که خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَ عَلَى سَمْعِهِمْ
 وَ عَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةً وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ - و کیفیت حال را با بکر
 عرض داشت نمود - و لشکریان را بتنبیه قائل اشتغال نمود -
 چون قیصر از در آمدن سپاه اسلام به ولایت شام خبر یافت -
 برابر خود مذاق را با پانجاه هزار یا هفتاد هزار مرد جبار جهت تدارک آن
 مهم بنواحه فلسطین فرستاد - و خود به انطاکیه شتافته به اجتماع سائر
 جنود تکبیت ورود فرماں فرمود - و عمر عاص کیفیت حال را بدار الخلافه
 نوشت - ابو بکر عجمه الوقت ماشم بن عتبہ بن ابی وقاص را با سینه هزار
 کس مجدد باعداد فرستاد - بعد از آن مکتوبی به خالد ولید در قلم آورد
 بدین مضمون که امارت سپاه شام را به جانب تو تفویض کردیم - تمام
 عراق را در کف کفایت بشننه نهاده تو بیدار شام روی و لشکر اسلام
 را در سایه اعلام نصرت انجام چای داده هست بر وقع کفر و روم و
 شام مصروف داری - و چون این نامه به خالد رسید - بموجب فرموده
 عمل نموده با سپاهی که در معرکه پیامه همراه داشت - علم توجه بطریق شام
 بر افراشت - و در آشنای راه به فتح بعضی از قلاع و قصبات پرداخته در
 منزل قناده بصری با ابو عبیده پیوست - و متوجه فتح آن بلده شد -
 مردم بصری جزیه قبول نمودند - بعد از آن خالد و ابو عبیده به مدد
 عمر عاص شتافته در فلسطین بوسی ملحق گشتند - و طائفه سپاه روم

که در حدود فلسطین بودند - بر جمعیت مسلمانان اطلاع یافته به طرف
 اجنادین که موضع است در میان رمله و بیت خیرین رفتند - و
 مسلمانان نیز بدان جانب توجه نمودند - و در آن وقت سی و شش
 هزار کس در ظل رایت خالد بودند و عدد جنود روم و شام را از هفتاد
 هزار یا سی صد و بیست هزار گفته اند - و بعد از تلافی طریقین حربی
 صعب دست داده بهریمیت بر لشکر کفار افتاد - خالد بعد
 ازین واقع با لشکر ظفر قرین متوجه دمشق شده آن را محاصره نمود -
 در آن اثنا بد صفوح پیوسته که هشت هزار نفر لشکر روم جهت امداد
 و مشقین سفر کرده در موضع مرج الصفر رسیده اند - و خالد متوجه
 ایشان گشته به یک حمله جمله آن سپاه را بهریمیت داد و قریب هزار کس
 را به دوزخ فرستاده گریزندگان را تعاقب نمود - بعد ازین فتح مبین
 خالد با سپاه ظفر قرین کثرت دیگر عنان عزیمت به جانب دمشق
 انطاف داد و به ظاهر آن بلده خود آمده در باره محاصره و محاصره
 شامیان اهتمام کرد - در خلال آن احوال معلوم شد - که چون غیر
 واقع اجنادین به سمح هرقل رسیده لشکر بسیار ترتیب نموده بجانب
 خالد روان کرد - لاجرم خالد با اتفاق سائر سپه سالاران اسلام از ظاهر
 و دمشق برخاسته روم برومیاں آورد - و در کنار شهر برموک
 بدیشان رسیده از جانبین بتسویه صفوف پرداختند - در آن معرکه
 جنود روم سی صد هزار بودند - و لشکر اسلام چهل هزار - و پیش
 از آنکه دلیران روزگار به هیچان غبار معرکه کارزار بردارند - قاصد
 از مدینه رسیده یاد از یلند گفت - مژده باد ای مسلمانان که اینک
 از نزد خلیفه رسول الله دوازده هزار سوار خنجرگذار بمدد شما رسد -
 و در پهلوی خالد ایستاده آهسته او را از قوت ابوبکر و خلافت عمر
 خیر داد - خالد گفت بدین تقدیر من از امارت لشکر معزولم - قاصد
 جواب داد که بے سردارئی این سپاه با ابوعبیده بخلقت گرفته - با وجود

استماع این اخبار خالد خود را از جانبرد - و باتفاق سائر مردان مرد بهبدان
نبرد تاخت دود مرگ از کفار برآورد - نظم

بهر سو که خالد بر آورد تیغ فرو ریخت خون بهیچ باران در میخ
گجه جانب چپ گجه سوء راست بزد تیغ و از کافران کینه خواست
و سائر سرداران مسلمانان نیز شمشیر آخته بر شامیان تاخته - اعدا
نیز لوازم کشتش و کشتش به تقدیم رسانیدند - نظم

داده بر آمد ز هر دو گروه زمین شد ز سم ستوران ستوه
بخون یلان خاک آغشته شد تو گفتی زمین ارغوان کشته شد
بالآخر ریاچ نصرت احدیت از مهب عنایت بیغایت بر شقه علم سید
عالم وزید و لشکر قیصر فرار بر قرار گزید - و در آن معرکه قریب چند و بیست
هزار کفار کشته شد - و از اهل اسلام سه هزار نفر شربت شهادت چشیدند
و آن مقدار غنیمت بدست مسلمانان افتاد که بشان قلم از بیان آن
بجز و تصور اعتراف می نماید - شعر

ز بسیار تیغ رخت و اسب و شتر دل و دیده سفاس گشت بر
و بعد از اجتماع غنائم خالد نزد ابو عبیده رفته او را از قوت صدیق و
خلافت عمر و عزل خود و نصب او بامارت لشکر خبر داد - و ابو عبیده
به تقسیم غنائم پرداخته خمس آن اموال را به مدینه فرستاد - و بموجب
نوشته عمر نصف جهات خالد را نیز گرفته ارسال داشت .

ذکر وفات ابوبکر

در روخته الاحباب سطور است که سبب فوت صدیق اکبر آن بود که
یکه از معارف یهود او را حیافت نمود و زهر در طعام کرد - صدیق و
حارث بن کلاه منطیب از آن طعام خوردند - و هر دو در همان روز بیمار
گشته و مدت یک سال مریض بوده در اواخر جمادی الاخری سال
سیزدهم از هجرت وفات یافتند .

انتخاب از پنج آهنگ غالب

بدان اے ہوشمند سخن پیوند کہ تمام نگار را آن باید کہ
نگارش را از گزارش دور تر نبرده نبشتن را رنگ گفتن
دہد۔ و مطلب را بدان روش گذارد کہ دریافتی آن دشوار
نبود۔ و اگر مطلبے چند داشتہ باشد۔ در تقدیم و تاخیر ثبوت
نگاہی بکار برد۔ و از آن پرہیزد کہ در سخن گرہ در گرہ گردد۔
و ابزاری مدعا بہم دگر فرو خورد۔ ز شمار استعارہاے لغات مشککہ
نامانوس در عبارت درج نکند۔ و در ہر نورد رعایت زہت
مکتوب الیہ در نظر دارد۔ تا تواند سخن را درازی ندد۔ و
از تکرار الفاظ محترز باشد۔ و بیشتر بمذاق اہل روزگار حرف
زند۔ و از احاطہ قواعد و قوانین کہ قرار دادہ این مردم است۔
بدر نرود۔ اما اندازہ خوبئے زبان نگاہ دارد۔ و پیوستہ در آن
کوشد کہ سادگی شعاری او گردد۔ در اقسام مکاتیب خاصہ در
خطوط و عرائض کہ بحکام نویسد۔ و مشتمل بر معاملات باشد۔
از اغراق و اغلاق احتراز واجب داند۔ و سخن ہاستعارہ و
اشارہ نگذارد۔ نرم گوید و سنجیدہ گوید۔ و آسان گوید۔ بنا بجل
مراتب اعیان روزگار منحصر بر سہ پایہ است۔ اعلیٰ۔
اوسط و ادنیٰ * ۴

اما اعلیٰ آنانکہ فراتر و بلند تر از خود اند۔ مثل پدر و
آقا و استاد و مرشد۔ و اوسط برادران و دوستان اند۔ و
ادنیٰ بسدراں و نوکراں۔ و باندک تامل دانستہ می شود
کہ این ہر سہ پایہ را پایہاے بیشتر است۔ بیکن شرط
چنان است۔ کہ مختصر گوئیم و زود گوئیم * ۴

انقاب پدر قبلاً کوئین و کعبہ دارین حضرت ولی نعمی مدظلہ العالی
قبلاً دو جہاں و کعبہ جسم و جان حضرت ولی نعمی دام اقبالہ
حضرت ابوی مخدومی مدظلہ العالی ؟

ہیں انقاب بہ تغیر دو سہ لفظ بمشدد و آشاد و آقا نیز
توای نگاشت - چنانکہ مرقوم میگردد - قبلاً و کعبہ خافقین حضرت
پیر و مرشد بر حق مدظلہ العالی - قبلاً جان و دل و کعبہ
آب و محل حضرت پیر و مرشد بر حق مدظلہ العالی +

در عرضداشتہاے کہ بخداوند نعمت و فرماندیان عہد باید
نگاشت - قاعدہ چنین است کہ ورقے دراز بگیرند - و پارہ
بدرازی بگذارند - و در پینا خطے کشند - و فراز آن خط جناب
عالی وغیرہ الفاظ تعظیم و تکریم بنویسند و زیر آن خط مطلب
عرض نمایند + و باید دانست کہ در عرضداشتہا فقرات خیریت
نوشتن رسم نیست +

در میان احباب مراسلات متفاوت است - مجملہ انقاب یا
نگاشتنے ہے آید - ہر کہ در طور حفظ ہر مرتبہ باشد - رعایت آن
ملحوظ باید داشت - و آن این است کہ در میزان تصدیاں
شفیق بر مشفق و مشفق بر مہرباں ہے چربہ - و کرمقرعے مخلصاں بر
کرم فرماے دوستاں تفوق دارد +

انقاب - میر صاحب مشفق مہرباں شفیق عطاوت فرماے نیازمنداں زاد لطف -
مرزا صاحب مشفق مہرباں کرم فرماے مخلصاں سلمہ اللہ تعالیٰ -
شفیق عطاوت فرماے نیازمنداں سلامت - مشفق مکرم منظر
عنایت اتم سلامت +

در تعیین انقاب ثالثہ فروغ بسیار است - اول برادران
و فرزنداں باشند - ثانیاً رفقاے ہمیشیں کہ در تعیین رتبہ
ہر یک برائے راقم خطوط است - ثالثاً ملازماں و متوسطاں

علی العموم *

اما برادران را بدین طرز مینشانی نگاشت - برادر بجاں برابر
بلکه از جہاں بہتر و خوشتر سلمہ اللہ تعالیٰ - برادر گرامی شش
فرخندہ سیر از جہاں گرامی تر زانو قدرہ و طال عمرہ - برادر عزیز
تر از جہاں سعادت و اقبال نشان مد عمرہ *

فرزندان را چنین مے توان نگاشت - فرزند دلہند سعادت مند
طالعمرہ - بر خوردار نجحتہ دیدار سعادت و اقبال آثار زاد عمرہ -
نور چشم و سرور دل طال عمرہ *

در انقاب نوکراں و ملازمان تفاوت بسیار است - اندازہ
ارزش ہرکس نگاہ توان داشت *

انقاب - اعتقاد دوستان سلمہ - مہربان دوستان سلمہ عزیز القدر
فلانی محفوظ باشند - تہور و سنگاہ شجاعت پناہ حفظہ اللہ تعالیٰ *
نامہ کہ از بزرگان رسد - آن را بایں اسماء مزو باید کرد -
نوازش نامہ - گرامی نامہ - شفقت نامہ - عنایت نامہ - والا نامہ -
کرامت نامہ * نام نامہ کہ از اواسط رسد - این است - ملاطفہ
سامی - محبت نامہ - رقیۃ الطاف - نگاہیں نامہ - مودت نامہ - نامہ
نامی - مکاتبہ گرامی - مہربانی نامہ - محبت شمامہ - صحیفہ گرامی *
نامہ کہ از خرداں رسد - بدین نامہا ذکرش کردہ مے شود -
خط بہجت نمط - مکتوب فرحت اسلوب - خیریت نامہ - خط فرحت
نمط *

نامہ اول کہ از دہلی بنام میرزا علی بخش خاں بہاور رقم شد

برادر صاحب مہرباں گرامی تر از جہاں سلامت - مدداری خاں میرزا
و نامہ را مے رساند - آنچه از کالاسے ناروا مے در آنجا باشد - بوسے
بسیارند - و نیز آنچه نزو ممتنا حقہ برادر و وصیت است - ہم بنام

گرفتہ بدمانند + شنیدہ مے شود کہ نواب بدلی مے آئند۔ بارے
از صدق و کذب این خبر رقم کنید۔ و نیز آگهی دهید کہ
شما نیز ہمپای نواب مے رسید۔ یا نہ۔ من آن مے خواهم کہ
اگر خبر عزیمت نواب دروغ بوده باشد۔ خود بہ فیروز پور رسم۔
و شرف قدمبوس عجم عالی مقدار و مسرت دیدار شما در یابم۔
عمر و دولت روز افزوں باد +

نامہ دوم بہ شیخ امام بخش تاسخ

کرامت مطاعا۔ از نیاز و تسلیم آنچه بتقدیم مے رسد۔ ہاں قدر
است کہ نامہ و خامہ آن را بر تابند۔ و از شوق و آرزو ہرچہ
گذارش مے پذیرد۔ خود آن مایہ تواند بود کہ در کلب و ورق
گنجید + بتاریخ دوم اگست منتخب دیوان ریختہ در مویش جامہ
پیچیدہ بسبیل ڈاک انگریزی بوالا خدمت رخصت و رجعت فرستادہ
شد۔ و تا امروز کہ بست و ششم جمادی الاول و ندامت چندم
ماہ انگریزی است۔ بالجلد این قدر بخاطر دارم کہ دو ماہ است۔
نہید رسیدن آن نہ رسیدہ۔ بارہا ہوائے این جنوں بسر پیچیدہ
کہ ہنگامہ بر انگیزم و با کار پروازان ڈاک در آویزم۔ این
اندیشہ عنان خواہش گرفت کہ این گروہ کفیل رساندن کاغذ
و کتاب است نہ و بجل حصول پاسخ و جواب۔ اگر کوتہ قلبی از
جناب مخدوم است۔ اہل ڈاک را چہ گناہ آویزش را چہ
اثر۔ خدا را بمنظراں پرداختن است۔ و بہ نامہ یاد آوردن و
توید وصول و بشارت قبول فرستادن۔ والسلام مع الاکرام +

نامہ سوم شجرت مبارک الدولہ ممتاز الملک حسام الدین حیدر خان بہاؤ

حضرت نواب صاحب قبلہ و کعبہ دو جہاں مدظلہ العالی۔ لا الہ الا

صاحب سپاس کر مہاسے بے اندازہ عذب البیباں و نامہ نگار دیں
وادی با ایشاں ہم زباں۔ ہر گوہ مکرمے کہ در بارۂ ایشاں
بظہور سے رسد و خواہد رسید۔ منت آں ہر من است و
خواہد بود۔ ہمانا کہ ایشاں از نا سازے روزگار ستوہ آمدہ سیر
آں دارند کہ در دنیا طلبی ہر ارباب بند عروج نمایند۔ لاجرم
تفقد ملازماں را فرد بان پایۂ رفعت جاہ شناختہ و سپارش و گذارش
نامہ نگار را ذریعۂ بدیعۂ حصول انتفات جناب انگاشتہ اند۔
چو خوش باشد کہ ایشاں از گمان خود و من از روی ایشاں
شرمسار نباشم۔ زیادہ حد ادب *

نامہ چہارم بذوالفقار الدین حیدر خاں عرف حسین خاں

عنایت فرمائی من۔ دوست ہم عمر ہم سبقی شما رفعتہ مختصرہ
بنام شما فرستادہ است۔ و بنامہ کہ مرا نوشتہ است۔ ہمدریں
باب یعنی در طلب کتاب فراواں ابرام کردہ۔ من خود رفعتہ
دوست شما را سے فرستم۔ مناسبہ آن است کہ کتاب و اگر در آن
باب عذر سے باشد۔ جواب ارسال دارید۔ تا ہرچہ فرستادہ باشید
فرستادہ آید۔ لیکن ہم امروز کہ فردا روزندہ میرود *

نامہ پنجم بنام نواب مصطفیٰ خاں بہادر

جاں را از تن سپاس و خواہد را از بندہ نیایش۔ روز آدینہ
چون شب شد۔ ہزم سخن آراستند۔ ازاں رو کہ غزل نہ گفتہ
بودم۔ از شرم تنہیدستی سرور پیش داشتم۔ و رفتن بانجمن
مضمونے بود کہ ہرگز بخاطر نمی گذشت۔ والا جاہ نواب ضیاء الدین
خاں سلمہ اللہ تعالیٰ دو فرشتہ ہر من گماشت۔ زمین العابدین
خاں عارف۔ و غلام حسین خاں جو۔ یعنی ایں ہر دو ابرام

پیشہ شامگاہ بخلوت کدہ تنہائے من آمدند۔ و قیل آوردند۔ و
 پدیشان کہ شیر را چوں شکار کنند۔ بز قیل بار کنند۔ مرا
 باجنم پروند۔ و بیدار مخدوم معظم و صدر اعظم مولوی محمد
 صدر الدین خان بہادر تلافی رنج راہ کرو۔ بارے صرفہ
 بہرواں در آن بود کہ مولانا سحابی قدم رنج نہ فرمودہ بودند۔
 غزل مولانا صہبائی در زمین طرحی دو سہ بیت و نشیہ
 داشت۔ از یاران بندہ میرزا زین العابدین خاں عارف
 و جواہر سنگہ جوہر در زمین طرح دو غزل خواندہ نقش
 نغز گوئی بکسی نشانند۔ من بغزلیکہ ہمدراں روز گفتہ ہوم۔
 زمزمہ سراے آدم + نامہ نگار اسد اللہ۔ نگاشتہ پنجشنبہ بست
 و سوم مارچ ہنگام نماز عصر کہ ابر قطرہ فشاں بود و ہوا
 تگرگ بار +

نامہ ششم بنام مولوی سراج الدین احمد

مولائے من۔ رسیدن دلکشا نامہ رواں را بنوید تازگی بخواخت
 و دروں را بنور آگہی بر افروخت۔ دانستم کہ بیکس نیم و کسے
 دارم۔ سلامت باشید و جاوید بمانید۔ از جانب شما و بیرونقے
 کار خانہ گوئے ملائے بدل راہ یافت۔ اہزو بخشایش گرہ شما کہ
 از بیکوانید۔ نیک نگاہ وارو۔ و در ہر گوئے انقلاب کہ رو
 وید۔ بہ ترقے تازہ رساند۔ خوش و ناخوش دہر را وقے نہادہ
 ربو با خلق و دل بخدا باید داشت۔ من و خدا ہر گاہ بر شما و
 حالماے شما نظرے اقتد۔ دل میسوزد۔ خاصہ وقتیکہ رنج این سفر
 و مصارف راہ مے سنجم۔ با این ہمہ خدا را شکر گویم کہ
 باراشکدہ رسیدید و رنج راہ سر آمد۔ مضامین گرامی مفاوضہ
 سہ ہنر خاطر نشان شد۔ در بارہ خویشم گمان آن است۔ کہ

نا کام نباشم و بداد رسم - چه طالب ظهور حق حقیقی ام و این چنین کسی را محروم نگذارند +

نامہ ہفتم بمولوی سراج الدین احمد

سرت گردم بدل خواہی گفت کہ اسد اللہ داد خواہ مرا از دیوانگی ستوہ آورده است - خدا را از نالہ ققان درو منداں نباید رنجیدہ نامہ ششی حسن علی صاحب رسید و شرمسارم کرد - پاسخش مے فرستم - تا خاطر شاں جمع گردد - و دانند کہ دیگر آن آشفتنہ سر زحمے نخواہد داد - در حقیقت این تدبیر ہوسے و طبعے بیش نبود - کار ہداں عرضے انگریزی است کہ من بہ شما فرستادہ ام - در رساندن آن بدل لڑاں کوشید - چه اگر آن عرضداشت پذیرفتہ شد - البتہ کار رونق گرفت - و در سن و نامائے جاوید - اللہ بس ما سوسے ہوسے نگاشتہ پنجم جنوری روز شنبہ وقت شب پیش چراغ در عالم سر خوشے دماغ +

نامہ ہشتم بمولوی سراج الدین احمد

قبیلہ حاجات - گوہر آگس نامہ دلنواز پس از روزگارے دراز رسید - و دیدہ و دل را فروغ و فراغ بخشید - تا رسیدن نامہ بافسردگیے شوقم حل گردید - چرا بمرگ من حل نہ گردید - تا از اوا شناسی ماسے شما فرسند بودے و شما را اہل دل و دانش شمرے - من و ایمان من کہ ریشہ مہر شما بمنزل دل و دیدہ - و محبت شما با جاں در آمیختہ - تا زندہ ام - بندہ ام - وفا آپہن من است و مواسات دین من است - اگر در نگارش نامہ درنگے رو دہد - ہر فراموشی محمول نشود - درود

در دل و شکامه و در نظر - تفرقه پا در خاطر و سوادها در سر چه گوئیم
 چه میگوئیم و روز و شب چگونه بسر می بریم ، نامه موسومہ چننا داس
 اخبار نویس و نامه موسومہ لواب فتح اللہ بیگ خاں بہادر جا بجا
 رسانده - و آنچه بر تر از آن نتوان گفت - گفته شد - سلامت
 مانید کہ مرا بخت دادید - سبکدوش هشتم و از کشاکش وارستم -
 اکنون چننا داس والد و لواب فتح اللہ بیگ خاں - دے والد
 شیخ علیم اللہ - زین پس من در میان و ناوک تقاضا را از
 پر سو نشانه میستم - زیادہ جز اندوہ دل و شکوہ بخت و
 فردائے مهر و استوارتے وفاچہ سرایم - والسلام بالوف الاحترام *

نامه نهم بمولوی سراج الدین احمد

مخلص نوازا - یاد خاطر خاطر خواهد بود کہ نامه بنام نامی مکرری
 مولوی نور الحسین سلمہ اللہ تعالیٰ فرستادہ بہ ملازماں رحمت
 آن دادہ ام کہ این را بہ لکھنؤ فرستند - و دائم کہ ہچنین
 شدہ باشد - لیکن چون از لکھنؤ نوید وصول نرسیدہ - ماب
 این اندیشہ سے گزارد کہ بہادر آن نامه بہ مکتوب الیہ نہ رسیدہ
 و او را بخاطر گذشتہ باشد کہ غالب آشفتنہ سر وفا ندارد - حق
 دبیریں صحبت نگہ نداشت - و در ایثار جنبش کلک تنگدلی
 کرد - چہ شود اگر پاسخ آن بتقاضا از لکھنؤ بطلبید و بفرستادن
 آن مرا از بند تشویش بدر آرید *

نامه دہم بمولوی سراج الدین احمد

دیروز کہ یازدہم اکتوبر و چہارم جمادی الاولیٰ بود - قدسی
 صحیفہ نگاشتہ بہت و نهم ستمبر با یک لغافہ اوراق آئینہ سگند
 رسید - اما اوراق اخبار را در آن لغافہ ہر چند بیشتر جستم - کمتر

یا مخم - تنہا ورق اشتہار بود و دیگر بیج - دانستم کہ ہنگام فرو بہ چین نامہ نرویدن اوراق از یاد رفت - بہر حال سخن این است - کہ فراسخی در رواج این اخبار بیش از آن است کہ گفتہ اید - اما بدیں زودی ہر س مراد چیرہ نتوان شد - چہ اندرین روزہ آوازہ اند آمد بہیں واور وکلاے اطراف را از جا پردہ - برنے بسوے گماندگان خود رقتہ - و گروہے را رو در رفتن است - تا این آشوب فرو نہ نشنید و این پردہ از پیش نظر ہا بر شنجیز و مقصود روائی نگیرد - کار من بدادگاہ دہلی چنانکہ دانستہ باشید - تباہی گزیدہ - حایا بر آں سرم کہ اگر مرگ اماں دہد - باز بدان در رسم و درد دل بدان زمزمہ فرو ریزم کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا را بر خود بگپانم +

نامہ باز دہم بنام نواب مصطفیٰ خاں بہادر

مخلص نوازا - نامہ رسید - سرفراز گردید - اجزاسے تذکرہ باز پس مے فرستم و سخن میگویم - تا حق وفاسے یکے از احباب کہ رویش بہ مینو آسودہ - با دیگران نہاند - مرزا احمد بیگ خاں ابن ہادی بیگ خاں را بکلکتہ دریافتم - کہ ریختہ میگفت و تہاں شخص میکرد - و آداب سخن پیوندی از مرزا جان تپش فرا گرفتہ بود - و این گزیدہ مرد کہ شنایش بر شمر دم - برادر زن نواب احمد بخش خاں مرحوم بود - لاجرم با من در مہر پیشگی دل با زبان یکے داشت - و مراسم یگانگی بجا مے آورد - در فن کلام سادہ گوے بود - و بکلکتہ جاہ مندان مے تربیت - چار سال است کہ آغاز جا تخریبہ - بہنگامیکہ من بکلکتہ ہوم - چوں از من شنود کہ اعظم الدولہ نواب میر محمد خاں سر شخص تذکرہ ریختہ گویاں انشامیک - جزوے از متلج طبع خود بمن مبدہ - تا چوں برہلی رسم - بنامہ گرد آور یعنی نواب میر محمد خاں سرور بدہم - من

پہنناں سیکنم و چوں اعظم الدولہ بدیدن من مے آید۔ آں سفینہ
پیش میکشم۔ و پیام آشنا میگذارم۔ کوئی سرور مرحوم بختم فراموش
و لب از ذکر آں آرزومند خاموش کرد۔ آوخ کہ مرا خود از
کلامش بیتے بضمیر نیست۔ اگر بسرگرے التفات ملازماں اوراق
اشعار مرحومی مرزا احمد بیگ خاں کہ از من بسرور رسیده است۔ از
گرامی فرزندان آں سخن گستر مرحوم بکف آید و نام احمد بیگ خاں
دربیں فروہیدہ جریدہ ثبت گردد۔ منت بر من خواهد بود۔ و اسلام ۛ

نامہ وواز دہم بنام مولوی محمد علی خاں صدر امین باندا

قبلاً خدا پرستان و کعبہ خن پڑواں سلامت۔ خود را فریاد خاطر
خطیر دادن از لوازم حصول سعادت انگاشته گذارش مرام نیاز را
تقریب کامیابی مے شمارد۔ حامل مکتوب کہ وجودش محض حسن
اتفاق است۔ گواہ این معنی است کہ نامہ در چہ عالم بہ تخریر
آوردہ ام۔ بہر حال روز پنجشنبہ در موڈہ رسیدہ تا یکشنبہ باران
گراغید۔ دو شنبہ کوس راجل کوفتہ شبے برونشا بسر بروہ سہ شنبہ
در چلد تارا رسیدہ۔ شدہ اکھد کہ زحمت صداع و حمی از ساحت
طبع رخت بر بست۔ خاطر قرین جمعیت دارند۔ امشب در چلد
تارا رسیدہ۔ بامداداں اگر حیات باقی است۔ پیچ راہ فتح پور
کرده خواهد شد۔ زیادہ حد ادب ۛ

نامہ سہزادہم بمولوی محمد علی خاں صدر امین باندا

قبلاً جان و دل سلامت۔ ادب و کورنش بجا آوردہ بعرض حال
میگراید۔ شدہ اکھد کہ زحمت صداع و حمی ہم از باندا اثرے در
طبع نگذاشته۔ ضعف اگر باقی است۔ ترددے نیست۔ چہ این
رفیقے است کہ از وطن کمر ہمراہی بستہ است۔ ہم پایہ حق گذارش

قوی است - ہم سایہ وفادار پیش کار قرعے مزاج ثانوی - بالکلہ دو شنبہ
 از موڈہ بر آدم - گردونکے کہ دیں ملک بہ لڑیا موسوم است - برائے
 بار کشیدن یا فتم - چون از من ضعیف الخلق تثر افتاده بود - آن
 آہستہ خرام بلکہ محرام دوازدہ کردہ راہ نتوانست برید - و از
 موڈہ تا چلہ تارا نرسید - ناچار شبے بدہے اتفاق بہیت افتادہ -
 سہ شنبہ آخر شب رواں شدم - من خود دو پہر روز برآمدہ
 بکار و انسراے چلہ تارا رسیدم - و آن بیچ محرام تا ساعتے از
 شب نگذشت - بمن نہ پیوست - ہاں زمان مکتوبے در سواد
 ظلمت بیل کہ ہنوز ملازمان رہی چراغ نیفر وختہ بودند - رقم
 کردم - چون میرزا مغل صاحب بہ باندا فرمودہ بودند کہ عریفہ موسو
 جناب مولوی صاحب بہ تھانہ دار چلہ تارا حوالہ باید کہو کہ او خواہد
 رسانید - اتفاقاً آخر روز بلکہ اول شب بکار و انسراے چلہ تارا در انتظار
 گردونک و دامندگان راہ نشستہ بودم - کہ ناگاہ تھانہ دار
 بکار و انسراے رسید - و ہر سو خرامیدن آغاز کرد - در باب
 ارسال نامہ از وے اعانت جستم - اگرچہ پذیرفت - اما پذیرفتن
 سخت سیہانہ - چنانکہ طبع ابا کرد - و گوارا نشد مکتوبہ بوسے
 دادن - رہروے مجھول الاحوال چون نام جناب از من شنودہ
 نامہ بھڑ از من طلب کرد - ہاں سطرے چند کہ عجائز بتاریکی
 نمیشنہ بودم - بوسے سپردم - غالب کہ از نظر خواہد گذشت -
 اما این عبودیت نامہ کہ گردوں باں حامل است - اگر خواہد رسید -
 زمان رسیدن او بہ باندا با ہنگام ورود عاصی بکاکتہ متعارف خواہد
 افتاد - چہ در کم ازیں عرصہ از چلہ تارا بہ باندا رسیدنش باشد
 کہ ممکن نباشد - واللہ علی کل شیء قدير - خلاصہ تھریر اینکہ
 آخر از بیداد گردوں دوس سٹوہ آمدہ خود را بدربا انداختہ ام -
 یعنی ہم ازیں مقام کشتی بکرایہ گرفتہ و متاع و رے گنجیدہ -

و بسم الله مجراها و مسلما هر خوانده سفینه در رود جمن رانده ام.
 منظور این که باله آباد رسیده توقفی که در بنارس می خواستم
 کرد - بهمدین بقیه کار بندم - و روزی چند آسایشی کرده مایحتاج
 بامضا رسانده رها شوم - و دیگر جز هر شد آباد به بنگاله دریغ جا
 توقف نه گزینم - حال سفر دریا نیز درین دو سه روز پنهان
 نخواهد ماند - کشتیبانان گویند که در عرصه سه روز باله آباد
 رسیده خواهد شد - میتوان دید - اینک روز چهارشنبه قریب
 نیم روز در کشتی نشسته دل با خدا نه با نا خدا بسته ام -
 زیاده حد ادب *

انتخاب از بوستان

باب دوم در احسان

که معنی ز صورت بماند بجای
بصورت درش بیج معنی نبود
که خسپند زو مردم آسوده دل
برده نه پرواز از حرص خویش
که بعد از تو بیرون ز فرمان تست
پراگندگان را ز خاطر مهل
که با خود نصیبی بعشتم بود
که ستر خدایت بود پروه پوش
مبادا که گردی بدریا غریب
که ترسد که محتاج گردد بغیر
که بارے دل خسته باشی مگر
ز روز فروماندگی یاد کن
بشکرانه خواهنده از در مراں

اگر هوشمندی بمعنی گراے
کرا دانش و جود و تقوی نبود
کسے خسپد آسوده در زیر گل
غم خویش در زندگی خود که خویش
ز و نعمت اکسوں بده کانی تست
نخواهی که باشی پراگنده دل
کسے گوے دولت ز دنیا برد
پوشیدن ستر درویش کوش
مگرداں غریب از دوت بے نصیب
بزرگے رساند به محتاج خیر
بحال دل خستگان و مگر
فروماندگان را دروں شاد کن
نخواهند بر در دیگران

گفتار در ترجم بر پیشیاں

غبارش بیفشان و غارش بکن
بود تازه بے بیج هرگز درخت
ده بوسه بر روعے فرزند خویش
وگر عشقم گیرد که بارش برد
بلرزد بے چوں بگرید یتیم
به شفقت بیفشان از چهر خاک

پدر مرده را سایه بر سر فلک
ندانی چه پوش فرومانده سخت
چو بینی یتیم سرافکنده پیش
یتیم از بگرید که نازش خرد
الا تا بگرید که عرش عظیم
برحمت بکن آتش از دیده پاک

اگر سایه او برفت از سرش من آنکه سر تاجور داشتم اگر بر وجودم نشسته مگس کنون گر بزندان برندم اسیر مرا باشد از درو طفلان خبر	تو در سایه خویشتی پرورش که سر در کنار پدر داشتم پریشان شدی خاطر چند کس نباشد کس از دوستانم نصیر که در طفلی از سر بر فتم پدر
---	---

حکایت بر سبیل تمثیل

یکی خار پائے پیچیده بکند همیگفت و در روضه مایه جمید مشو تا توانی ز رحمت بری چو انعام کردی مشو خود پرست اگر تیغ دورانش انداخت است چو بینی دعا گوے دولت هزار که چشم از تو دارند مردم بے	بخواب اندرش دید صدر جمند کز آن خار بر من چه حکما دمید که رحمت بر ندت چو زحمت بری که من سرورم دیگران زیر دست نه شمشیر دوراں هنوز آخت است خداوند را شکر نعمت گذار نه تو چشم دارسی بدست کسی
---	--

حکایت در اخلاق پیغمبران

شنیدم که یک هفتقه ابن اسبیل ز فرخنده روئی منحور سے پنگاه بروں رفت و هر جانیه بنگرید به تنها یک در بیاباں چو بید بدلداریش مر حبلے به گفت که اے چشمه اے مرا مردک نعم گفت و بر جت و برداشت گام رقیبان محال سرائے خلیل بفرمود و ترتیب کردند خواں چو بسم الله آغاز کردند جمع چنین گفت اے پیر و برینه روز	نیاید به محال سرائے خلیل مگر بینوائے در آید ز راه در اطراف وادی نگ کرد و دید سر و مویش از برن پیری سپید برسم کریاں صلائے به گفت یکی مرومی کن به تان و نک که دانست خلقتش علیه السلام بعزت نشانند پیر و ذیل نشستند بر هر طرف هنگام نیاید ز پیرش حدیثه بمع چو پیران نے بینمت صدق و سوز
---	---

که نام خداوند روزی بری که نشنیدم از پیر آذر پرست که گز است پیر تبه بوده حال که مگر بود پیش پاگان پلید بهیبت ملامت کناں کانه خلیل ترا نفرت آمد ازو یک زمان تو واپس چرا می بری دستا چو	نه شرط است و قنیکه روزی خوری بنقش تغیرم طریقت بدست بداشت پیغمبر نیک فال بخواری براندش چو بیگانه دید سروش آمد از کروکار جلیل منش داده صد ساله روزی و جان که او می برو پیش آتش سجود
--	---

حکایت

بهر خطوه کردی دو رکعت نماز که خار مغیلاں ننگدے ز پای پسند آمدش در نظر کار خویش که نتوان ازین خوبتر راه رفت غوروش سر از جاده بر تافتی که ای میکشت مبارک نباد که نزلے بدین حضرت آورد به از الف رکعت بهر منزله	شنیدم که مردی براه حجاز چنان گرم رو در طریق خدا بآخر ز وسواس خاطر پریش به تبیین ابلیس در چاه رفت گرش رحمت حق نه دریافته یکه یافت از غیب آواز داد مهندار گر طاعتی کرده باصناف آسوده کردن و نه
--	---

حکایت در معنی احسان با خلق خدا

برون از رمق در جیانش نیافت چو جبل اندر آں بسته و ستار خوش سگ ناواں را دمی آب داد که داور گنایان او عفو کرد کرم پیش گیر و وفا پیشه کن کجا گم کند خیر با نیک مرد جهانیاں در خیر بر کس نه بست چراغی بنه در زیارت گئی	یکه در بیابان سگ تشنه یافت نگد واکرد آں پسندیده کیش بخدمت سیاه بست و بازو کشاد خبر داد پیغمبر از حال مرد الاگر جفاکاری اندیشه کن کس با سگ نیکوئی گم نه کرد کرم کن چنان کنت بر آید دست گرت در بیابان نباشد رحمت
--	---

<p>بظنار زر بخش کردن ز گنج برو هر کس بار و زور زور تو با خلق یکی کن اے نیکبخت گر از پا در آید مانند امیر بازار فرماں مده بر ره چو تکبیر و جاهت بود بر و دام که افتد که با چاه و تنگی شود نصیحت شنو مردم نیک بیس خداوند خرمن زیباں مے کند نه ترسا که نعمت بمسکین دهد بسا زورمند که افتاد سخت دل زیر دستاں نباید شکست</p>	<p>نچندانکه دینارے از دست رنج گراشت پائے بلخ پیش مور که فردا نگردد خلا بر تو سخت که افتادگان را بود دست گیر که باشد که افتد بفرماندهی کن زور بر مرد درویش و عام چو بیدق که ناگاه فرزین شود نباشد درویش دل تخم کیس که بر خوشه چیں سرگراں میکند وز آن بار غم بر دل این بند بس افتاده را یاری کرد بخت مبادا که روزے شوی زیر دست</p>
--	---

حکایت

<p>بنالید درویشی از ضعف حال نه دینار وادش سیه دل نه داگ دل سائل از جور او خون گرفت توانگر ترش روی بارے چراست بفرمود کوه نظر تا غلام به نا کردن شکر پروردگار شقاوت برهنه نشاندش چو سیر فشانندش قضا بر سر از قاف خاک سراپایه حاش وگر گونه گشت غلامش بدست کریه افتاد پدیدار مسکین آشفته حال شانه پیک بر درش لقمه جست</p>	<p>بر تند خوے خداوند مال برو زو بسر باری از جیره باگ سراز غم بر آورد و گفت اے شکفتا مگر مے نه ترسد ز تیغے خواست براندش بخواری و زجر تمام شنیدم که برگشت ازو روزگار نه بارش رها کرد و نه بار گیر مشعبد صفت کیسه و دست پاک بریں ماجرا مدتی بر گزشت توانگر دل و دست و روشن نهاد چنانا شاد بود که مسکین مال ز سختی کشیدن قدماش سست</p>
--	---

<p>که خوشنود کن مرو خواهند را بر آورد بے خویشتن نعره عیان کرد اشکش بدیباچه راز که اشکت ز جور که آمد بروی بر احوال این پیر شوریده بخت خداوند املاک و اسباب و سیم کند دست خواهش بدرها و راز ستم بر کس از گردش دور نیست که بروی سر از کبر بر آسمان بروز منش دور غیبتی نشاند فرو شست گرد غم از روی من کشاید بفضل و کرم دیگرے بسا کار منعم زبر زیر شد</p>	<p>بفرمود صاحب نظر بنده را چو نزدیک بروش از خواں بهره چو نزدیک آمد بر خواجه باز پیرسید سالار فرخنده خوی بگفت اندروم بشورید سخت که ملوک و سہ بودم اندر قدیم چو کوتاه شد دستش از عز و تاز بخندید و گفت ای پسر چو نیست نه آن تند خویست بازار گان من آنم که آن روزم از در پراند نگد کرد باز آسمان سوے من خدا را بحکمت به بند و درے بسا مفلس بینوا سیر شد</p>
--	--

اگفتار در طریق تشخیر مردم یا اخلاق و کرم

<p>با حساں توان کرد و وحشی بقید که نتوان بریدن به تیغ این کند نیاید وگر نجست زو در وجود نه روید نه تخم بدے بار نیک نخواهد که بیند ترا نقش و رنگ بسے بر نیاید که نگردد دوست</p>	<p>بخش ای پسر کاومی زاده صید حدو را با لطاف گردن به بند چو دشمن کرم بیند و لطف وجود کن بد که بد بینی از یار نیک چو با دوست دشوار گیری و تنگ وگر خواجه با دشمنان نیک دوست</p>
---	---

حکایت روباه و درویش

<p>فروماند در صبح و لطف خدای بدیں دست و پا از کجا میخورد که شیرے در آمد شغالے بچنگ بماند آنچه روباه ازو سیر خورد</p>	<p>یکے روبے دید بیدست و پاسے که چون زندگانی بسرے برد دبیں بود درویش شوریده رنگ شغالے نگوں بخت را شیر خورد</p>
---	--

<p>که روزی رساں قوت روزش باد شد و تنگیه بر آفریننده کرد که روزی غمخوردند پهلایاں بزور که بخشنده روزی فرستد ز غیب چو چنگش رگ و استخوان ماند پوست ز دیوار محرابش آمد بجوش مینداز خود را چو روباه شل چو روبه چه باشی بوامانده سیر گر افتد چو روبه سگ از وسه بارت نه بر فضل و دیگران گوش کن که سعیت بود در نراز و غم خویش مخنث خورد دست رنج کسان نه خود را بیفتن که دستم بگیر که خلق از وجودش در آسایش است که دوش همتانند بیمفز پوست که نیکی رساند بخلق خداے</p>	<p>وگر روز باز اتفاقی فتاد یقین مرد را دیده بیننده کرد کزین پس بجای نشینم چو مور ز نهداں فرو برد چندی بجیب نه بیگانه تیار خوردش نه دوست چو صبرش نماند از ضعیفی و هوش برو شیر درنده باش اے دغل چنان سعه کن که تو ماند چو شیر چو شیراں کرا گردن خربه است بچنگ آر دبا و دیگران نوش کن بخور تا توانی بهاز و غم خویش چو مرداں ببر رنج و راحت رساں بگیر اے جواں دست درویش پر خدا را بر آن بنده بخشایش است کرم درنده آن سر که مغزے دوست کسے نیک بیند بهر دو سر اے</p>
---	---

حکایت عابد بحبل

<p>شناساؤ ره رو در اقصای روم بر قیتم قاصد بدیدار مرد به تمکین و عزت نشاند و نشست و لے بیمر و ت چو بے بر درخت و لے دیدگانش قوی سرو بود ز تسبیح و تمهیل و مارا ز جوع همان لطف دوستینه آغاز کرد که با ما مسافر در آن ریح بود</p>	<p>شنیدم که مردیست پاکیزه بوم من و چند سالوک صحرا نورد سرو چشم هر یک بهوسید و دست زرش دیدم و ذرع و شاگرد و رخت بخلق و کرم گرم رو مرد بود چه شب نبودش قرار و هجوع سحر که میاں بست و در باز کرد جوانی که شیرین و خوش طبع بود</p>
--	---

<p>که درویش را توشه از پلوسه به مرا تاں ده و کفش بر سر بزن نه شب زنده داراں که دل مرده اند مغالای پیوده طبل تپی است که معنی طلب کرد و دعوتی بهشت دم بے قدم تنگیه گار نیست سست</p>	<p>مرا پوسه گفتا به تصحیف ده بخدمت منه دست بر کفش من به ایشار مرداں سبق برده اند کرامت جوامردی و ناں دهی است قیامت بحسے باشد اندر بهشت بمعنی توان کرد دعوتی در سست</p>
<p>حکایت در حکم پاوشاهاں</p>	
<p>ز سودانش خون در دل افتاده بود فرو پشته ظلمت بر آفاق ذیل سقط گفت و نذرین و دشنام داد نه سلطان که آن بوم ویر آن اوست در آن حال منکر بر او بر گزشت نه صبر شنیدن نه روسته جواب که سودای این بر من از هر چیست که نگذاشت کس را نه دختر نه زن خودش در بلا دید و خورد و دل فرو خورد و چشم سخنهاے مرد چه نیکو بود مرد در وقت کبیر عجب رستی از قتل گفتا خموش وے انعام فرمود در خورد خویش اگر مردی احسن اے من اسا</p>	<p>یکے را خرے در کل افتاده بود بیابان و باران و سرما و سبیل همه شب دریں غصه تا بامداد نه دشمن پرست از زبانش نه دوست قضا خداوند آن پهن وشت شنید آن سخنهاے دور از صواب ملک خشکیاں در حشم بنگر نیست یکے گفت شایا به تیغش بزن نگه کرد سلطان عالی محل بخشید بر حال مسکین مرد زرش داد و اسب و قبا پوشتیس یکے گفتش اے پیر بے عقل و هوش اگر من بنایدم از درد خویش بدی را بدی سهل باشد جزا</p>
<p>حکایت توانگرے متکبر و ساعی صاحب دل</p>	
<p>در خانه بر روسته سائل به بست جگر گرم و آه از لف سینه سرد بگفتا چه در ثابت آورد و چشم</p>	<p>شنیدم که مغرورے از کبر مست به بختی فرو مانده بنشست مرد شنیدش یکے مرد پوشیده چشم</p>

<p>جفاٹے کز آں شخص آمد بروے یک امشب بہ نژد من افطار کن بمنزل در آوروش و خواں کشید بگفت ایزدت روشنائی و باد سحر دیدہ بر کرد و دنیا بدید کہ بے دیدہ دیدہ بر کرد ووش کہ بر گشت درویش ازو تنگدل کہ چون سهل شد بر تو ایں کار سخت بگفت اے ستارگار آشفتنہ روز کہ مشغول گشتی بچند از ہماے کہ کردی تو بر روے او در فراز بہرودی کہ پیش آیدت روشنی ہانا کزین تو تیا غافل اند سر انگشت حسرت بدنداں گزید مرا بود دولت بنام تو شد فرو بروہ چون موش دندان باز</p>	<p>فرو گفت و بگریست بر خاک کوے بگفت اے فلاں ترک آزار کن بخلق و فریبش گریبان کشید بر آسود درویش روشن نہاد شب از نرگش قطره چندے چکید حکایت بشہر اندر افتاد جوش شنید ایں سخن خواجہ سنگدل بگفتا حکایت کن اے نیک بخت کہ بر کردت ایں شمع گیتی فروز تو کوتہ نظر بودی و سست راے بروے من ایں در کسے کرد باز اگر بوسہ بر خاک مرداں زنی کسانیکہ پوشیدہ چشم دل اند چو برگشتہ دولت ملامت شنید کہ شہباز من صید دام تو شد کھے چون بدست آورد جڑہ باز</p>
---	---

در تلاش اہل اللہ بخدمت خلق اللہ

<p>الا گر طلبگار اہل دلی خورش دہ بہ کجاشک و کبک و حمام چو ہر گوشہ تیر نیاز افگنی درے ہم بر آید ز چندیں حدف</p>	<p>ز خدمت کنن یکزمان غافل کہ یک روزت افتد ہماے بدام امید است ناگہ کہ باز افگنی ز صد چوہ آید یکے بر ہدف</p>
---	---

حکایت ہمدیں معنی

<p>یکے را پسر گم شد از راحل ز ہر نیمہ پرسید و ہر سو شافت چو آمد بر مردم کارواں</p>	<p>شبانچہ بگردید در قافلہ بتاریخی آں روشنائی یافت شنیدم کہ میگفت با سارباں</p>
--	--

<p>اندانی که چون راه بروم بدوست بشاخ بجان طالب هر کسند برند از برائے دے بارها</p>	<p>هر آنکس که پیش آدم گفتم دوست که باشد که وقتی بمردے رسند غورند از برائے تکلے خارها</p>
<p>حکایت</p>	
<p>کسے دید صحرائے محشر بخواب ہے بر فلک شد ز مردم خروش پیچے شخص ازیں جملہ در سایہ پیرسید کائنات مجلس آراے مرد ندے داشتیم بر در خانہ گفت ویریں وقت نویددی آنمرد راست کہ یارب بریں بندہ بخشایستے</p>	<p>چو مس تفتہ روے نہیں ز آفتاب دماغ از تپش مے بر آمد بجوش بگردن بر از خلد پیرایہ کہ بود اندریں مجلس پایمرد بسایب درش نیک مردے بخفت کٹاہم نہ دادار واور بخواست کرد ویدہ ام وقتی آسایستے</p>
<p>گفتار در بیان معنی سپاست و تدبیر ملکداری و عدل و داد</p>	
<p>بجھتیم در باب احسان ہے بخور مردم آزار را خون و مال کسے را کہ با خواجہ تست جنگ بر اندازہ نیچے کہ خار آورد کسے را بدہ پایہ ہمتراں مہشائے بر ہر کہ آن ظالمے است چہا سوز را کشتہ بہتر چراغ ہر آنکہ کہ بر دزد رحمت کنی جفا پیشگان را بدہ سر بباد</p>	<p>ولیکن نہ شرطست با ہر کسے کہ از مرغ بد کندہ بہ پر و بال بدستش چہا مہدی چوب و سنگ درختے بہ پرور کہ بار آورد کہ بر کمتراں سر ندارد گراں کہ رحمت بر دجور بر عالمے است یکے یہ در آتش کہ خلقے بد مرغ بہاڑوے خود کارواں سبزی ستم بر ستم پیشہ عدلت و داد</p>
<p>گفتار دریں کہ احسان با کسے کہ سزاوار احسان نباشد نشاید</p>	
<p>شنیدم کہ مردے غمی خانہ خورد زنش گفت ازیناں چہ خواہی من</p>	<p>کہ زنبور در سقف او لاند کرد کہ مسکین پریشاں شوند از وطن</p>

بشد مردان پس کار خویش
 زن بے خرد بر دور و بام و کوس
 بیاد ز دکان سوے خانه مرد
 کن روع بر مردم اے زن ترش
 کسے با بیاں نیکوئی چوں کند
 چو اندر سرے بینی آزار خلق
 چه نیکو زد دست این مثل پیره
 وگر نیکمردی نماید عس
 نه هر کس سزاوار باشد به مال
 چو گریه نوازی کبوتر برد

گرفتند بیک روز زن را به پیش
 همه کرد فریاد و میگفت شوع
 بران بے خرد زن بے طیره کرد
 تو گفتی که زبور مسکین کش
 بدای را تکل بد افزون کند
 بشمشیر تیزش بیازار خلق
 ستور کند زن گران بار به
 نیار و شب خفتن از دزد کس
 یکے مال خواهد یکے گوشمال
 چو خربه کنی گرگ یوسف درد

باب سوم

چنین نقل دارم ز مردان راه
 که پیرے بدریوزه شد بامداد
 یکے گفتش این خاد غل نیست
 پرسید این خانه کیست پس
 گفتا خموش این چه لفظ خطاست
 نگ کرد قنديل و محراب دید
 که چیف است ازینجا فرا تر شدن
 زرقم بنومیدنی از پیچ کوس
 هم آنجا کنم دست خواهش دراز
 شنیدم که سالے مجاور نشست
 شبے پائے عمرش فرو شد بگل
 سحر برد شخصی چراغش بر
 همیگفت غلغل کنان از فرح

فقیران متهم گدایان شاه
 در مسجدے دید و آواز داد
 که چیزے و بندت بشوخی مایست
 که بخشایش نیست بر حال کس
 خداوند خانه خداوند ماست
 بسوز از جگر نعره بر کشید
 ذریغ است محروم ازین در شدن
 چرا از در حق روم زرد روع
 که دائم نگر دم تهدیدست بار
 چو فریاد خواهاں بر آورد دست
 طبعین گرفت از ضعیفیش دل
 رمن دید زو چوں چراغ سحر
 دامن دق باب الکلیه

حکایت در معنی آنکه طالب صادق بجفا بر نگرود	
شبه تا سحر صلیح زنده داشت یچے با تفت انداخت در گوش پیر بریں در دعای تو مقبول نیست شبه دیگر از ذکر و طاعت شغفت چو دیدی کنز آن روئے بسته است بد بیاجه بر اشک یا قوت خام مپندار گر دے عنای بر شکست بومیدی آنکه بگر ویدے چو خواهنده محروم گشت از درے شدیدم که راهم دیں کرے نیست دیں بود سر بر زمین فدا قبولست گرچه ہنر نیستش	سحر و ستمای دعا بر فراشت کہ بیجاصلی رو سر خویش گیر بخواری برو یا بزاری بایست مریدے ز حالت خیر داشت گفت بہ بیجاصلی سے چنداں مبر بحسرت ببارید و گفت اے قلام کہ من باز دارم ز قتراک دست ادیں رہ کہ او دگر دیدے چہ غم گر شناسد در دیگرے دے بیچ راہے دگر روئے نیست کہ گفتند در گوش جانیش ندا کہ جز ما پناہے دگر نیستش

حکایت

یچے در تشابور دانی چہ گفت توقع مار اے پسر گر کسی سمیلان جو بر نگیر و قدم طرح وار سود و ترس از زیاں	بروے کہ ناموس را شب شغفت کہ بے سچے ہرگز بجائے زسی وجودیت بے منفعت چون علم کہ بے برہ باشند فارغ زیاں
---	--

حکایت در معنی قدم درست مرداں

مرا یکاں درم بود برداشتند سیاہاں برانند کشتی چو دود مرا گریہ آمد ز تینار جفت محور غم بر اے من اے پر خود بخشرد سوادہ بر روے آب	بختی و درویش بگذاشتند کہ آں نا خدا نا خدا ترس بود بر آں گریہ تھقہ بخندید و گفت مرا آکس آرد کہ کشتی برد خیاست پنداشتیم یا بخواب
---	--

<p>نگہ باداواں بہمن کرد و گفت ترا کشتی آورد و مارا خدا سے کہ ابدال در آب و آتش روند نگہاروش مادر مہرور چنین دال کہ منظور عین الحق اند چو تابوت موسیٰ ز غرقاب نیل نہ ترسد و گہر دجلہ پناہورست چو مرداں کہ بر خشک تر دامنی</p>	<p>ز مدہوشیم دیدہ آتشب سخت عجب ماندی اے یار فرخندہ رے مرا اہل صورت بدیں نگہ وند نہ طقلے کز آتش ندارد خبر پس آنانکہ در وجد مستغرق اند نگہارو از تاب آتش خلیل چو کودک بدست شناد برہست تو بر روے دریا قدم چوں زنی</p>
<p>بر عارفان جز خدا هیچ نیست ولے غروہ غیرند اہل قیاس ہشی آدم و دام و دو کیستند بگویم گر آید جوابت پسند پرسی آدمی زاد و دیو ملک کہ با ہستیش نام ہستی برند بلند است گردون گرداں باوج کہ ارباب معنی بہ ملکہ ورنند وگر ہفت دریاست یقطرہ نیست جہاں سر بجیب عدم بر کشد</p>	<p>رو عقل جز پیچ بر پیچ نیست ذواں گفتن این با حقائق شناس کہ پس آسمان در زمین چیتند پسندیدہ پرسیدی اے ہوشمند کہ مامون و دریا و کوہ و خاک ہمہ ہرچہ ہستند ز آل کمترند عظیم است پیش تو دریا بہ موج ولے اہل صورت کجا پے برند کہ گر آفتاب است یک ذرہ نیست چو سلطان عزت علم بر کشد</p>
<p>بتابد شب کہ تلے چوں چراغ چہ بود کہ بیرون نیائی بروز جواب از سر روشنائی چہ داد ولے پیش خورشید پیدا نیم</p>	<p>مگر دیدہ باشی کہ در بارغ و راز یکے گفتش اے مرغک شب فروز بہیں کائناتیں کہ تک خاک زاد کہ من روز و شب جز بھوانیم</p>

باب چہارم در تواضع

ز خاک آفریت خداوند پاک حریص و جہانشوز و سرکش مباحش چو گردن کشید آتش ہولناک چو آں سرفرازی نمود این کمی	پس اے بندہ افتادگی کن چو خاک ز خاک آفریدنت آتش مباحش ہر بیچارگی تن بینداخت خاک از آں دیو کردند ازین آدمی
--	---

حکایت ہمدیں معنی

یکے قطرہ باران ز ابرے چکید کہ جائیکہ دریاست من کیستم چو خود را ہچشم خفادت بدید سپہرش بجائے رسانید کار	نخل شد چو پہنامے دریا بدید گر او ہست حقا کہ من کیستم صدت در کنارش بجاں پروید کہ شد نامور لولے شاہوار
--	---

حکایت در معنی نظر مردان حق در خویشین سخفارت

جوانے خرومند پاکیزہ بوم در فضل دیدند و فقر و تمیز سر صالحان گفت روزے ببرد ہاں کیس سخن مردہ رو شنید بر آں حل کردند بر ناخوہیر وگر روز خادم گرفتش براہ ندانستی اے کودک خود پسند گرسن گرفت از سر صدق دوز نہ گرد اندر آں بقعہ دیدم نہ خاک گر تہمت قدم لاجرم باز پس طریقت جز این نیست درویش را بلندیہ باید تواضع گزین	ز دریا برآمد بدر بندہ دوم نہادند رخش بجائے عزیز کہ خاشاک مسجد بیفشان و گرد ہروں رفت و بازش کشاں کس ندید کہ پرواے خدمت نہاد و فقیر کہ نا خوب کردی براے تباہ کہ مردان ز خدمت بجائے رسند کہ اے یار جاں پرور دل فروز من آنودہ بودم در آں جلے پاک کہ پاکیزہ بہ مسجد از خاک و ص کہ انگندہ دارد تن خویش را کہ ایں بام را نیست سلم جزیں
---	--

حکایت سلطان با بزرید بسطامی قدس سره در تواضع

<p>شنیدم که وقتی سحرگاه عید بیچے طشت خاکسترش بیخبر ہمبخت و ژولیدہ دستار و موسے کہ اسے نفس من در خود آتشم بزرگان مکر وند در خود نگاہ بزرگی بناموس و گفتار نیست تواضع سر رفعت افزاوت بگردن فتد سرکش تندخوے</p>	<p>ز گریاہ آمد بروں با بزرید فرو ریختند از سرانے بسر کف دست شکرانہ ملاں بروے بخاکسترے روے در ہم کشتم خدا بینی از خویشین میں مخواہ بلندی بدعوی و پندار نیست تکبر بخاک اندر اندازد تا بلندیت باید بلندی جوے</p>
--	---

گفتار در عجب و عاقبت آل و شکستگی و برکت آل

<p>ز مغرور دنیا رہ دیں جوے گرت جاہ باید کن چون خساں گماں کے برو مردم ہوشمند ازیں نامور تر جلتے جوے نہ گرت چون توے بر تو کبر آورد تو نیز ار تکبر کنی پہچناں چو استادہ بر مقام بلند ہسا استادہ درآمد ز پاسے گرفتم کہ خود ہستی از عیب پاک بیچے خلق کعبہ دارد بدست گر این را بخواند کہ نگاروش در مستطہ است آل با حال خویش</p>	<p>خدا بینی از خویشین میں جوے بچشم حقارت نگہ در کساں کہ در سرگرا نیست قدر بلند کہ خوانند خلقت پسندیدہ جوے بزرگش نہ بینی بچشم خرد نمائے کہ پیشست تکبر سخاں بر افتادہ گرت ہوشمندی مخند کہ افتادگان ش گرتفتند جاسے تخت کن بر من عیب ناک بیچے در خرابانے افتادہ مست در آں را براند کہ باز آروش نہ این را در توبہ بستانیش</p>
---	--

حکایت در معنی تواضع نیک مرداں

<p>شنیدم کہ فرزاند حق پرست از آں تیرہ دل مرد ضانی دروں</p>	<p>گریہاں گرتش پیچے رند مست قفا خورد و سر بر نکرد از سکوں</p>
--	---

<p>بچه گفتش آخر نه مردی تو نیز شنید این سخن مرد پاکیزه خوش دروست نادان گریبان مرد ز هشیار عاقل نه زبید که دست هنرور چنین زندگانی کند</p>	<p>تتمل در بخت است ازین بے تمیز بدو گفت ازین نوع ما من گوے که با شیر جنگی سگالد نبرد زند در گریبان نادان مست جفا بیند و مهربانی کند</p>
<p>شعے پائے صحرا نشینے گزید شب از درد بیچاره خوابش نبرد پدر را جفا کرد و تنہی نمود پس از گرمی مرد پراگندہ روز مرا گرچہ زد توئے بود بیش محال است اگر تیغ بر سر خورم تو اں کرد با ناکساں بد رگی</p>	<p>بہ نشینے کہ زہرش ز دندان چکید بہ فیصل اندرش دختری بود خرد کہ آخر ترا نیز دندان نبود بخندید کسے مامک دل فروز در بخت آدمم کام و دندان خویش کہ دندان پائے سگ اندر برم ولیکن نیاید ز مردم سگی</p>
<p>بزرگے ہنرمند آفاق بود چو ثعالبش آلودہ دندان بزہر دراش برہ آب چشم از سیل گرہ وقت پختن بر ابرو زدے بسے وقت ان خوردنش ہم نشست کیر خار و خس در رہ انداختے ز سیاش وحشت فراز آمدے کسے گفت ازین بندہ بد خصال نیرزد وجودے بایں ناخوشی منت بندہ خوب و نیکو سیر وگر پاک پوشیز آورد سر پیچ</p>	<p>علامش نمک پیدہ اخلاق بود گرو بردہ از زشت رویان شہر دویدے و بوسے پیاز از بغل چو پختند با خواجہ تانہ زدے وگر مردے آبش ندا دے بدست گئے ماکیاں در چہ انداختے نہ رختے بہ کارے کہ باز آمدے چہ خواہی ادب یا ہنر یا جمال کہ جو رش پسندی و بارش کشی بدست آدم این را بخاس بر گراست گراست خواہی بہ پیچ</p>

<p>بخت بد کاسے یار فرخ نژاد مرا زو طبیعت شود خوش نیک لزانم جفا بردن از هر کس بدیگر کس عیب بر گویش بسے به بود گر سخیل کنم و لے شهد گردد چو در طبع رست</p>	<p>شغید این سخن مرد بیکو نهاد بد است این پسر طبع و خویش و یک چو زو کرده باشم شغل بسے مروت ندانم که بفروشمش چو من در بلایش شغل کنم شغل چو زهرت شاید نخست</p>
<p>حکایت اندر هم و سخن خوبش بیناں</p>	
<p>ویک از تکبر سر مست داشت دل پر ارادت سر پر غرور بی حریف او را نیاموخت بدو گفت دانای گرون فراز انائے که پر شد دگر چوں پرد تو از خود پری زان تھی میدوی تھی گرد و باز آے پر معرفت</p>	<p>بیجے در نجوم اندکے دست داشت سو کوشیار آمد از راه دور خردمند ازو دیده بر دوخته چو بے بهره عزم سفر کرد باز تو خود را گماں بردہ پر خرد ز دعوی تھی آے تا پر شوی ز ہستی در آفاق سعدی صفت</p>
<p>حکایت حاتم اصم و سیرت او در تواضع</p>	
<p>کہ حاتم اصم بود باور ممکن کہ در چنبر عنکبوتی فتاد مکس قند پنداشتش قید بود کہ اے پایے بند طمع پایے دار کہ در گوشما دام باز است و بند عجب دارم اے مرد راه خداے کہ ما را بدشخواری آمد بگوش نشاید اصم خواندنت زیں سپس اصم به کہ گفتار باطل نبوش مرا عیب پوش و ہنر گستر اند</p>	<p>گروہے بر آند ز اہل سخن بر آمد طنین مکس بامداد ہمہ ضعف و خاموشی کید بود نگہ کرد شیخ از سر اختیار نہ ہر جا شکر باشد و شہد و قند بیجے گفت ازان حلقہ اہل راے مکس را تو چوں فہم کردی فروش تو کا گاہ گردی بہ بانگ مکس تبسم کنان گفتش اے نیز ہوش کسانے کہ با من بخون در اند</p>

<p>چو پلوشیده دارندم اخلاق و دین فرا سے ناپیم کہ سے نشنوم چو کالیوہ دارندم اہل نشست اگر بد شنیدن نیاید خوشم بہ جبل ستایش فرا چہ مشو سعادت نجات و سلامت نیافت ازین بہ نصیحت گرے بایست</p>	<p>کند ہستیم زیر و سخت زہوں مگر کز تکلف مبرا شوم بگویند نیک و بد ہم ہرچہ ہست ز کردار بد دامن اندر کشم چو حاتم اصم باش و نصیبت شنو کہ گردن ز گفتار سعدی بتافت ندانم پس از وے چہ پیش آیدت</p>
<p>حکایت سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ و سگ ضعیف</p>	
<p>شنیدم کہ در دشت صفا جنید ز نیروے سر پنچہ شیر گیر پس از غم و آہو گرفتن بہ پے چو مسکین و بی طاقتش دید وریش شنیدم کہ میگفت و خون نے گریست بظاہر من امروز ازین بہترم گرم پایے ایجاں نہ لغزو ز جلاے وگر کہوت معرفت در برم کہ سگ با ہمہ زشت نامی چومرو رہ این است سعدی کہ مروان راہ ازین بر ملائک شرف داشتند</p>	<p>سگے دید ہر کندہ دندان ز صید فروماندہ عاجز چو روباہ پیر لکہ خوردے از گوسپندان سے بدو داد یک نیمہ از زاد خویش کہ داند کہ بہتر ز ما ہر دو کیست وگر تا چہ داند قضا بہ سرم بسر بر نہم تاج عفو خدا سے شانند بہ بسیار ازین کمتر مرو را بدوزخ نہ خوابند برو بعزت نہ کردند در خود نگاہ کہ خود را بہ از سگ نہ پنداشتند</p>
<p>حکایت تواضع خلیفہ ثانی</p>	
<p>گداے شنیدم کہ در تنگ جاے ندانست درویش بچارہ کوست ہر آشفت ہر وے کہ کوری مگر</p>	<p>نہادش عمر پایے ہر پشت پایے کہ رنجیدہ دشمن نداند ز دوست بدو گفت سالار عادل عمر</p>

نه کورم وليکن خطا رفت کار چه منصف بزرگان دين بوده اند قرو تن بود هوشمند گزین بنازند فردا تواضع کنان اگر مے بنرسی ز روز شمار مکن چیره بر زیر دستان ستم	نداشتم از من گنه در گزار که با زیر دستان چنین بوده اند نمده شاخ پر میده سر بر زمین نگون از شجالت سر گر دنان از آن کنه تو ترسد خطا در گزار که دسته است بالای دست تو هم
--	--

باب پنجم

گفتار در صبر و رضا و تسلیم به حکم قضا

سعادتی به بخشایش داور است چو دولت نه بخشد سپهر یلند نه سختی رسید از ضیعی بی مور چو نتوان بر افلاک دست آختن گرن زندگی نیست است و بر وگر در حیانت نماند است بهر نه رستم چو پایان روزی بخورد	نه در جنگ و بازو زور آردست نماید به مردانگی در کند نه شیراں بسرنیچ خوددند زور ضرور نیست باگروشمش ساختن نه مارت گزاید نه شمشیر و شیر چنانست کشد نوشدارو که زهر شفاد اند نهادش بر آورد گردد
---	---

حکایت

یکه روستائی سقط شد غرضش جهاں ویده پیرے برو برگزشت مپندار جان پدر کس حمار که این دفع چوب از سر و گوش خویش چه فائد طیب الله کسے رنج برد	علم کرد بر طاق بشان سرش چنین گفت خنداں به ناطور دشت کند دفع چشم بد از کشت زار نمی کرد تا ناخواں مرد و ریش که بیچاره خواهد شود از رنج مرد
---	--

حکایت مفلس

شنیدم که وینار به از مفلسه
بیفتاد و مسکین بختش بے

<p>بچه و گرش تا طلب کرده یافت بگردید و ما همچنان در شکم که سر پنجه‌گان تنگ روزی تواند</p>	<p>بآخر سر نا امید بی بتافت به بد بختی و نیک بختی قلم نه روزی بسر پنجه‌گی می خورد</p>
<p>گفتار اندر اخلاص و برکت آن و ریا و آفت آن</p>	
<p>وگر نه چه آید ز بے مغر پوست چو مردی نمودی جنبش سببش نجات نبرد آنکه بنمود بود بماند کس جانم در برشش که در چشم طفلان نمانی بلند توان خرج کردن بر ناشناس که صراف دانا بگیرد به چیز پدید آید آنکه که مس یازد اند</p>	<p>عبادت باخلاص نیست نکوست کس گفته قدرت مردی نویشت فاش باندازه بود باید نمود که یون عاریت برکشند از سرش اگر کوشی پاسه چو پس میند وگر نقره اندوه باشد شخاس منه جانی من آب زر بر پیشیز زد اندودگان را آتش برمد</p>
<p>حکایت</p>	
<p>بروے که ناموس را شب سخت که توانی از خلق بهر بست بیج هنوز از تو نقش بروں دیده اند که زیر قبا دارو اندام پیس که بازت رود چادر از روے زشت</p>	<p>نانی که بابای گوی پی گفت برو جان بابا در اخلاص بیج کسانے که فعلت پسندیده اند چه قدر آورد بنده حور و یس نشاید به و ستان شدن در بهشت</p>
<p>حکایت طفل روزه دار</p>	
<p>بصد محنت آورد روزے به چاشت بزرگ آمدش طاعت از طفل خرد فشاندند با دام و زر بر سرش فتاد اندرو آتش سعه سوز چه داند پدر غیب یا مادر دم نمان خورو و پیدا بسر برد صوم</p>	<p>تقدیم که تا باغی روزه داشت به کنایش آن روز سابق نبرد پد دیده بوسید و مادر سرش چو بر وے گذر کرد یک نیمه روز بدل گفت گر نغمه چندین خورم چو روزه پس در پدر بود و قوم</p>

<p>که داند که در بند حق نیستی پس این پیران آن طفل نادان تراست کلید در دودرخ است آن شاز اگر جز بحق می رود جاده ات</p>	<p>اگر بے وضو در نماز ایستی که از بهر مردم به طاعت درستی که در چشم مردم گذاری دراز در آتش فشانند سجاده ات</p>
--	---

حکایت

<p>رہا خواہے از نزدائے قتاد پسر چند روزے گریستن گرفت بہ خواب اندرش دید و پیر سید حال بگفت اے پسر قصہ بر من خواں نکو سیرت بے تکلف بروں بہ نزدیک من شب رو راہزن یکے بر در خلق رنج آزمای ز عمر اے پسر چشم اجرت دار نگویم تواند رسیدن بہ دوست رہ راست رو تا بہ منزل رسی چو گاوی کہ عصار چشمش بہست کھے گر بتابد ز محراب روی تو ہم پشت بر قبلہ در نماز درختے کہ ببخشش بود بر قرار گرت بیخ اخلاص در بوم نیست ہر آنکہ افکند تخم بر روی سنگ منہ آبروی ریا را محل چو در خفیہ بد باشم و خاکسار بروی و ریا خرقد سہل است دخت چہ دانش مردم کہ در جامہ کیست</p>	<p>شنیدم کہ ہم در نفس جاں باز وگر با حریفان نشستن گرفت کہ چون رستی از حشر و نشر سوال بہ دوزخ در افتادم از شرہاں بہ از پارسائے خراب اندرون بہ از خاسق پارسا پیرہن چہ مزدوش و ہر در قیامت خدای چو در خانہ زید با ششی بکار دریں رہ جز آنکس کہ درویش اوست تو بر رہ ہر زیں قبل واپسی دواں تا بشب شب ہانجا کہ ہست بہ کفرش گواہی دہند اہل کوئے گرت در خدا نیست روی نیاز بہ پرور کہ روزے دہد میوہ بار ازیں بر کسے چوں تو محروم نیست جوسے وقت دخلش نیاید بہیگ کہ ایں آب در زیر دارد دخل چو سود آب ناموس بر روی کار گرش با خدا در توانی فروخت نویسنده داند کہ در نامہ چیست</p>
--	--

چه وزن آورد جائے انبان باد
مائی که چندیں ورع مے نمود
کنند ابره پاکیزه نثر ز آستر
بزرگان فراغ از نظر داشتند
در آوازه خواهی در اتلیم فاش
طرح در گدا مرد معنی نه بست
همان به گمر آبستن جوهری
چو روع پرستیدنت در خداست
ترا پند سعدی بس است ای پسر
گمر امروز گفتار بالشدی

که میزان عدل است و دیوان داد
چو دیدند میچش در انبان نمود
که این در حجاب است و آن در نظر
از آن پرنیاں آستر داشتند
بروں حله کن گو وروں حشو باش
نشاید گم رفتن در افتاده دست
که بهچوں صدف سر بخور در بری
اگر جبر عیلت نه بیند رواست
اگر گوش گیری چو پند پدر
مبادا که فردا پیشیاب شوی

باب ششم در فضیلت قناعت

خدا را ندانست و طاعت نکرد
قناعت تو اگر کند مرد را
سکون بدست آورد ای بے ثبات
مهرورتن از مرد راس و هشی
خردمند مردم هنر پرور اند
کس سیرت آدمی خوش کرد
خور و خواب تنها طوبی دو است
نیک نیک بختی که در خوشی
بر آتاں که شد سر حق آشکار
و لیکن چو ظلمت نداند ز نور
تو خود را از آن در چه انداختی
بر اوج فلک چوں پرو مجره باز
گرش دامن از چنگ شهوت را

که بر بخت و روزی قناعت نکرد
شیر ده حریفی جهان گردد را
که بر سنگ گرواں نروید نبات
که او را چو مے پروری مے کشی
که تن پرور را از هنر لاغر اند
که اول سنگ نفس خاموش کرد
بریں بدون آیین تا بخرد است
بدست آرد از معرفت توشه
نکردند باطل برو اختیار
چه دیدار دیوش چه رخسار جور
که چه راز ره باز نشناختی
که در شهرش بست سنگ آرد
کفی رفت تا سدره المنتهی

توان خویشتن را ملک خوے کرد
 شاید پدید از شرے تا فلک
 پس آنگه ملک خوئی اندیشه کن
 فکر تا نه پیچد ز حکم تو سر
 تن خویشتن کشت و خون تو ریخت
 چنیں پر شکم آدمی یا همی
 تو پنداری از بهر نان است و بس
 به سختی نفس مے کند پا دراز
 که پر معده باشد ز حکمت نمی
 شتی بهتر این معده پیچ پیچ
 وگر بانگ دارد که بل من فرید
 تو در بند آئی که خر پروری
 جو خر با شجیل چیلے مخر
 نینداخت جز حرص خوردن بلام
 به دام افتد از بهر خوردن چو موش
 به دامش ورا افتی و تیرش خوری

به کم کردن از عادت خویش خورد
 کجا سیر خوشی رسد در ملک
 سخت آدمی سیرتی پیشه کن
 تو هر گز تو سنی بر کمر
 که گر پالنگ از کفت و ر گبیخت
 باندازه خور زاد گر مردمی
 درون چاه ذکر است و قوت و نفس
 کجا ذکر گنجید کن ارباب آرز
 ندارند تن بهر دران آگهی
 دو چشم و شکم پر فکر و پیچ
 چو دوزخ که سیرش کنند از وقید
 بهی میردت چیلے از لاغری
 به ویں اے فرومایه دنیا مخر
 مگر مے ندانی که دو را و دام
 پلنگی که گردن کشد بر وجوش
 چو موش آنگه نان و پیرش خوری

حکایت پدر طامع و پسر مغرض

شنیدم که شد با داداں پنگاه
 وگر روی بر خاک مالید و خامت
 یکه مشکت مے پسر سم بگوے
 چرا کردی امروز انیس سو خاز
 که هر ساعتش قبله دیگر است
 که هر کس که فرماں بردارش برست
 سر پر طمع بر نیاید ز دوش
 بر اے دو جو دامن در بر بخت

یکه با طمع پیش خوارزم شاه
 چو دیدش بخدمت و ناکشت و راست
 پسر گفتش اے بابک نامجوے
 نه گفتی که قبله است خاک حجاز
 مبر طاعت نفس شہوت پرست
 مبر اے برادر به فرمائش دست
 قناعت سرافراز اے مرد هوش
 طمع آبروے تو اقر بر بخت

<p>چرا ریزی از پر برف آبروی وگر نه ضرورت به دریا شوی چه می خواهی از آستین دراز نباید به کس عهد و خادم نوشت برای از خودش تا نراند کست</p>	<p>چو سیراب خواهی شدن ز آب جوی مگر کز تنعم شکوبا شوی برو خواجه کوتاه کن دست از کس را که درج طمع در نوشت توقع براند ز هر مجلس</p>
<p>حکایت در خوارگی بسیار خوارسی</p>	
<p>حدیثی که شیرین تر است از رطب گذشتیم بر حروف فرماستان ز پر خوارگی خویش پر خوار بود وز آنجا بگردن در افتاد سخت لت انبان بد عاقبت خورد و مرد بگفتم وزن بانگ بر ما درشت بود تنگدل رو گمانی فراخ شکم بنده نادر پرستند خدای بپایش کشد مور کوچک شکم شکم پر نخواهد شد الا بخاک</p>	<p>چه آوردم از بصره دانی عجب تنی چند در خرقه راستان یک زان میان معده انبار بود میان بست مسکین و شد بر دخت نه هر بار غمنا توای خورد و برد رغیس ده آمد که این را که کشت شکم دامن اندر کشیدش ز شاخ شکم بند دست است و زنجیر پای سراسر شکم شد بلخ لاجرم برو اندرون بدست آرد پاک</p>
<p>حکایت مرد کوتاه نظر و زن عالی همت</p>	
<p>پدر سر به فکر فرو برده بود مروت نباشد که بگذارمش مگر تا زن او را چه مردانه گفت همان کس که دندان و دندان دهد که روزی رساند تو چندین مشور نویسنده عمر و روزی است هم بدار و تکلیف آنکه عهد آفرید که املوک را بر خداوندگار</p>	<p>یک طفل دندان برآورده بود که سن نان و برگ از کجا آردش چو بیچاره گفت این سخن پیش جفت مخور هول ابلیس تا جاں دهد تواناست آخر خداوند زور نگارنده کودک اندر شکم خداوندگار می که عهد آفرید ترا نیست آن نکیه بر کردگار</p>

شنیدی که در روزگار قدیم
نه پنداری این قول معقول نیست
چو طفل اندرون دارد از حرص پاک
خبر ده به درویش سلطان پرست
گدا را کند یکدرم بیم
نگهبان ملک و دولت بلاست
گدائی که بر خاطرش بند نیست
بخشد خوش روستائی و جفت
چو سیلاب خواب آید و هر ده برد
اگر پادشاه است و گر پاره دوز
چو بینی توانگر سر از کبر بست
نداری بحد الله آن دشمن

شده سنگ در دست ابدال سیم
چو قانع شدی سیم و سنگت یکیم
چه مشت زرش پیش و چه مشت خاک
که سلطان نه درویش مسکین ترست
فریدون ملک عجم نیم سیر
گدا پادشاه است و نامش گداست
به از پادشاهی که خرسند نیست
بزدنی که سلطان و پادشاه
چه بر تخت سلطان چه در وشت کرد
چو خفتند گردد شب هر دو روز
برو شکم پادشاه کن ای تنگدست
که بر خیزد از دستت آزار کس

انتخاب از نیمہ اول تحفہ رسولیہ

ہست دلیل رہ دار النعیم سطح دیوان شنائے خدا آنکہ مر او راست بقائے ابد مردہ صد سالہ کند زندہ او سر بدل اندر ہمہ بنماہ اوست چشم فرو راست بصارت ازو پیکر ہر پاک بتصویر اوست مغز ہموں پوست ہموں ساختہ است جلہ باقرار البیتش	بسم اللہ الرحمن الرحیم مدخل دیوان عطائے خدا خالق کل رازق ہر نیک و بد جلہ فنا باقی و پایندہ او قوت اوراک بسر داہ اوست بارخ جہاں راست نصارت ازو روح بہ تن بستہ بتقدیر اوست خضم ہموں دوست ہموں ساختہ است کس نہ شدہ مدرک ماہیتش
--	---

در تحت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم	پاک محمد کہ شدہ انبیاست امی و عالم شدہ عالم ازو خواجہ ما ما ہمہ در بند او باد درودش ز خدا صبح و شام
در صفت مرجان خدائی ہماست راہ خدا راست معالم ازو از ہمہ رو قائمہ خورسند او بر دے و بر آل و اصحابش تمام	

در بیان آنکہ جملہ صحائف کہ از آسمان رسیدہ اند منتضمن ذکر او صاف آں نور دیدہ اند	
--	--

جلہ صحائف کہ رسیدہ از سما گفت بتوزیت خدا آں چناں بعث کنم سوے جہاں یک رسول بندہ مختار من و نرم دل عربی و قرشی و نبی ہاشمی احمد و محمود محمد بنام	ہست دلائل ذکر نبی پاک ما کہ چو شود دورۂ آخر زماں شاکر و صبار و حلیم و حمول سخت دلی گشتہ ازو مضطرب کفر کند دور کجی و کسی اکرم و افضل ز جمیع الانام
--	--

<p>صاحب لولک و امام السبل عشق و لمانه تر خویش بود با همه کس عام کند پند را کم کند آوازه بیازار ما هجرت او طایر علیه السلام</p>	<p>رحمت کل خاتم خیر المرسل شستن اطراف وضویش بود وسط کند بندش ته بند را نیک کند مشورت کار ما مولد او مگر ملکش بشام</p>
<p>اوصاف رسول خدا صلی الله علیه وسلم مقاله اولی در بیان عقل</p>	
<p>عقل بود نور ده روح و تن در ره اخلاق حسن پیشتر عقل معاشرت که تواند ستود از خردش بیل جهان روز گشت یافته تعلیم ز ام الکتاب اهل شقاوت شده از دست سعید</p>	<p>عقل بود مبدء خلق حسن هر که درو عقل بود بیشتر عقل معاشرت ز همه بیش بود اهل طرب را خرد آموز گشت امی و عالم شده زو علم باب جمله جهان را بخدا در کشید</p>
<p>مقاله ثانی در بیان کلام</p>	
<p>افصح و احلی و بدیع النظام بر روش عقد در و گوهری اقرب و ابعد به برابر شنید گاه بیاب کلمه مکرر بدست شعله نور از دهنش بر شدی بود در اصفا همه کس طامع</p>	<p>بود کلام شه عالی مقام واضح و مفصول ز یکدیگر جامع و دلجو و جلیز سدید کلمه بگفته متوقف شدی چونکه نبی پاک سخنور شدی سیر نه عشت از آن سامع</p>
<p>مقاله ثالث در بیان مجلس</p>	
<p>جز با جازت نه کشادند لب خاموشی جمله چو تصویر بود یا که نگاہ به کند سو به سو جمله سیر انگنده شدند قبول</p>	<p>مجلس او مجلس علم و ادب مجلس تالیف نه تنفیر بود طاقت کس نه که کند رو به رو چون سخن آغاز نمودی رسول</p>

برکہ شنیدے بدش داشتے رفع نمیکرد ز اعزاز او	تقوٰی سعادت بدش کاشته بیچ کس آواز بر آواز او
مقالہ رابع در بیان مراققت یا سفر با	
چونکہ غریب آمدے از راه دور نام و وطن عرفا نہ پرسیش رنج نہ کردے دلش از بیچ کار	لطف نمودے و نشاندے حضور رحم نمودے و بہ بخشیدیش کرد ازیں خلق جہاں را شکار
حکایت	
بود نشینندہ بہ مجلس رسول ور صحن مسجد پاکہ نبی صحبا چو دیدند شیب ساختند پاک نبی گفت کہ اہل نشست زود و آں جاے نجاست ظہور پاک شود پیوست دریں شور و شر	گامہ یک شخص مسافر چہل کرد کیز آں ز تمیز اجنبی از پٹے تعزیر برو تاختند خسارن دہائے غریباں بد است دو ہریزید ز آب طہور خلی خدا داد بخیر البشر
مقالہ خامسہ در بیان ملاطفت یا مراثر اں	
خاطر آیندہ بسے جست شاہ گاہ بساط از تہ خود بر کشید ہرچہ کہ موجود بدستے طعام چونکہ کسے آمد و او در نماز حاجت او جملہ روا ساختے	تا کہ نشد داشت بسویش نگاہ کردے بر آں زاثر خود ماقعید پیش خوراندے و آگاہ کلام کو تہ پہنچے کرد نماز دراز باز بہ تسبیح بہ پروانچے
مقالہ سادسہ در بیان حسن معاشرت با اصحاب	
بود باصحاب تبسم غما قہقہہ باواز گہ او را نہ بود چیں بجہیں بیچ گہانش نبود شفقت او بود بہر یار بیش داشت گماں دہ دل خود ہر رفیق	از دل محزون گرہ علم کشا غایت خنک آہو نواہد کشود چیں ز جبین ہمہ عالم کشود دیدن او مرہم دہائے ریش نیست چو من بر دیگران شہ شفیق

<p>عادت شد بود که هر صبح گاه حال همه صاحب یکا یک تمام چونکه کسی گشت مریض از میاں کردی تسلی که ترا پاک نیست چونکه به تقدیر جدا بے نیاز بعد فراغت ز نماز و دفن شاه که پاداش بدی بد نکرد هر چه نهادند به پیش آن زماں گر نمود است باصحاب سب</p>	<p>بعد فراغت ز نماز بگاہ کردی تفقد بفسح الکلام عشتی پئے پرسش او خود رواں کس چو مریضان ز گنہ پاک نیست مرد کیسے کرد بر او خود نماز خواست بر او مغفرت از ذوالمنن دعوت سسکین و غنی رو نکرد خور و دعا کرد بر آن میزبان کرو نہ آلودہ بافحاشش لب</p>
مقالہ سابعہ در بیان بعضی از مطاہرات	
<p>گاه باصحاب نمودے مزاج گفتے کہ طہیت بختم و لغوغ</p>	<p>گاه ز اصحاب شفوے مزاج بیک نگہم سخنان ددوغ</p>
مطالعہ اولے	
<p>زال زنی آمدہ نیک سرشت گفت نبی پاک کہ اے خوش بیاں زال چو بشنید دلش شد دوشق کرد پیہ گریہ قغان دو جنب منتظر رحمت غفار باش پیر شود روز قیامت جواں زال چو بشنید دلش شاد شد</p>	<p>گفت دعا کن کہ روم و ہشت زال نہ ہرگز رود اندر چناں گفت علامہ نہ بہ تقدیر حق گفت نبی پاک مخدوم غم چنیں خفته دلی چہیست کہ بیدار باش بعد از آن خوش رود اندر چناں خاتم ویرا اسش آباد شد</p>
آخرے	
<p>گفت بیک سادہ دے بے ذکا سادہ دل از فکر قرو کردہ سر گفت چو آن سادہ دل از ہوش شد</p>	<p>نواہر خال تو چہ باشد ترا کرد تبسم شہ عالی قدر مادت از یاد فراموش شد</p>

مقاله شانم در بیان معاشرت با زواج مطهره	
عایشه گوید که رسول کریم پیچ که آن خاطر ما را نه نخست شیر بدوشیدے و آتش فروخت خود نه طلب کرد طعام و شراب گر نه بدے پیچ بخانه طعام	بود ما بر سر خلق عظیم از پیچ خدمت کمر خود به بست جامه و نعلین بچو شد پاره دوخت هر چه که دادیم بخوردے شتاب گفتے که شد نیت ما در حیام
مقاله ناسم در بیان اشفاق بر صبی	
مهر نبی بد بصبی بیشتر خاصه که چوں بود ریشع آن ولید میوه نو چونکه کش پیش برد بود به حنین بے مهرور گاه زباں در دهن شاں نهاد	بیشتر از مادر و پیش از پدر بود بر او شفقت و مهرش مزید داد بخردان و پس او نوش خورد زانکه دو بودند بچو نور البصر گاه به پیشانی و سر بوسه داد
مقاله عاشم در بیان حسن معاشرت بخلاماں و خدام	
بود انس ز خدام شاه گر نه نبی گفت در شتم سخن گرچه خطا رفوت ز من کارها تا که نبی پاک با بوهه است رحم بے کرد صعلیک را سخت نه در کار دوانید شاں جمله مالیک خود آزاد کرد	گفت که ده سال بدم در پناه گاه نه کرد است بمن کن کن عفو نمود است نبی بارها غیر ره عفو نه پیموده است خاصه خلاماں و مالیک را هر چه که خود خورد و خوانید شاں خاطر غمناک همه شاد کرد
مقاله یازدهم در بیان حلم	
آنکه ز گلزار ارم بود پاک سنگ مخالف ز لبش خوں کشاد بور و جفا برد ز هر بوالهوس لیک چو کس خاک گنه پخته	خار کشیدے ز نحسیان خاک لعل دعا او بکفش بر نهاد از پیچ نمود بدله بختے ز کس بر سر او نار غضب ز پخته

حکایت

<p>بود یحیی روز بصحرا رسول خوش بنظر ظل درخت غنود آمده یکد مشرک شوخ و شدید گشت خردار نبی از منام گفت که الله نگادار من چونکه نبی نام خدا کرد یاد ببخ بیفتاد ز دستش بزیار گفت ترا حال رسانده کیست گفت که اے صاحب خلق رفیع با من بدکار کربیی بکن چونکه نبی پوزش و عذرش شنید ظلمت او رفت همه نور شد رفت سوسه خانه شگفته چو گل جمله باسلام مشرف شدند</p>	<p>دور ز یاراں بمکان شمول نیغ بیک شاخ معلق نمود تیغ نبی کرد بدست و کشید گفت مخالف که رفیقت کدام حافظ من ناصر من یار من لرزه در اندام مخالف افتاد زود نبی پاک گرفتش دیر منزل مقصود رسانده کیست حلم ترا پیش تو کردم شفیع عفو تو عام است چیمی بکن وسمه بخشش بجهنمش کشید صورت ابلیس بد او حور شد حلم نبی کرد بیان پیش کل جمله باحکام مکلف شدند</p>
---	--

مقاله دوازدهم در بیان تواضع

<p>چون شیخ پر میوه سرش بر زمین چار ملک حلقه بگوش و ریش بنده او مالک و رضوان او خویشتن از جمله مساکین شمر کبر و رعوت ز سرانگنده ام در ره افراط مدارید پا ایچ نگو عید سخون سقیم طرف بدرگاه خدا بے نیار روز قیامت بمسکین برآر</p>	<p>بود نبی پاک تواضع گزین چارده اطلاق نثار سرش جنت و دوزخ ز غلامان او او نه بجز راه تواضع سپرد گفته باصحاب که من بنده ام بنده بگوئید و رسول خدا همچو بود و نصاریه رحیم بود دعای شه مسکین توا زنده مرا عاجز و مسکین بدار</p>
--	---

انتخاب از رباعیات شرع مختلفہ

نظیری

یارب برہانیم ز حرماں چه شود راہے دہیم بکوے عرفاں چه شود
بس گبر کہ از رحم مسلمان کردی یک گبر دگر سنی مسلمان چه شود

یارب ز گناہ زشت خود منفعلم وز فعل بد و قول بد خود فہلم
فیضے بدلم ز عالم قدس رساں تا محو شود خیال فاسد ز دلم

تو ہیچ مہدی کہ جسم و جانٹ دادند بر کسب و عمل تاب و توانٹ دادند
از دادہ و ندادہ شکایت چه کنی کاں چیز کہ ہست را ایگانٹ دادند

شب خیز کہ عاشقان شب راز کنند گرد سر کوے دوست پرواز کنند
ہر جا کہ درے بود بشب بر بندند الا در دوست را کہ شب باز کنند

صبح است و غروش گلستاں مے آید بر خیز کہ سنگ در فناں مے آید
ایں نالہ مرغان سحر پیغام است کز بیداراں بخفتگاں مے آید

واقف

یارب از محصیت تبہ شد عالم زیں درد بر آستانہ ات مے نالم
از قہر بسوز خرمن عصیانم وز لطف بشوے نامہ اعمالم

اے دنیا کارخانہ ات عقبے ہم اینجا حکم تو نافذ است آنجا ہم
امروز چو پردہ پوشے من کردی یارب ندری پردہ من تھو را ہم

گر ہست ترا ہوس وصول باری بر جادہ شرع بایت پا داری
خواہی کہ رہت بخلوت خاص افتد نیز شایع عام پا بروں نگذاری

خود را ز ہوس نگاہ مے باید داشت از ناکس و کس نگاہ مے باید داشت
در دام کسے مبادا افتد ناگاہ دل را بقفس نگاہ مے باید داشت

در یاب کہ موسم جوانی بگذشت بشتاب کہ وقت کامرانی بگذشت
اے شوخ بیا بگذر ازین جور و ہفا زان پیش کہ بشنوی فلانی بگذشت
عمر خیام

با دشمن و دوست فعل نیکو نیکو ست بر کئے کند آنکہ نیکش عادت و خوست
با دوست چو بد کنی شود دشمن تو با دشمن اگر نیک کنی گردد دوست

گر از پیہ شہوت و موا خواہی رفت از من خبر مے کہ بینوا خواہی رفت
بگر چہ کسی و از کجا آمدہ میداں کہ چہ میکنی کجا خواہی رفت

پیش از من و تو بیل و نہارے دوست گردنہ فلک برائے کارے دوست
ز نہار قدم بچاک آہستہ نہی کال مردک چشم نگاہے دوست

اں قصر کہ بہرام درو جام گرفت رو بہ بچہ کرد و شیر آرام گرفت
بہرام کہ گور مے گرفتے دائم امروز بگر کہ گور بہرام گرفت

بیگانہ اگر وفا کند خویش من است در خویش جفا کند بداندیش من است
گر زہر موافقت کند زبانی است در نوش مخالفت کند بیش من است

روزے کہ جزائے ہر صفت خواہد بود قدر تو بقدر معرفت خواہد بود

در حسن صفت کوش که در روز جزا حشر تو بصورت صفت خواہر بود

خواہی کہ ترا رتبت اسرار رسد
از مرگ بیندیش و غم رزق مخور
مپسند کہ کس را ز تو آزار رسد
کیں ہر دو بوقت خویش ناچار رسد

اندیشہ جرم چو بخاطر گذرد
لیکن شرطیست بندہ چوں توبہ کند
از آتش سینہ آہم از سر گذرد
مخدوم بطوف از سر آں در گذرد

با مردم نیک بد نئے باید بود
مغرور بفضل خود نئے باید بود
مفتون معاش خود نئے باید بود
در پایہ دیو و دد نئے باید بود

اے واقف اسرار ضمیر ہمہ کس
یارب تو مرا توبہ دہ و عذر پذیر
در حالت عجز و شکوہ ہمہ کس
اے توبہ دہ و عذر پذیر ہمہ کس

پندے دہمت اگر بمن داری گوش
عقبے ہمہ روز است و دنیا یکدم
از بہر خدا جامعہ تزویر پیوش
از بہر دے ملک ابد را مفروش

در کارگہ کوزہ گرے بودم دوش
ہر لیک بزبان حال با من گفتند
دیم دو ہزار کوزہ گویا و خموش
کو کوزہ گر و کوزہ خر و کوزہ فروش

از آتش آخرت نئے داری باک
چوں باد اجل چراغ عمرت بشکند
در آب ندامت نشدی ہرگز پاک
توسم کہ ترا ز رنگ نپذیرد خاک

اے گشتہ شب و روز دنیا نگراں
آخر نفسے بہیں و باز آئے بخود
اندیشہ نئے کنی تو از روز گراں
کایام چگونه نے کند با و گراں

شربت ناپ ازیں تباہی کردن زمین ترک ادا و نواہی کردن
 بگیرم کہ سراسر این جهان ملک تو شد جز آنکہ رہا کنی چہ خواہی کردن

اسے ٹیک بکروہ و بدبہا کردہ آنگاہ بلطف حق تولا کردہ
 بہ عفو مکن تکیہ کہ ہرگز نبود ناکروہ چوکروہ و کردہ چوں ناکروہ

بر سنگ زدم دوش سبوی کاشی سرمست بدم کہ کردم این اوباشی
 با من بزبان حال میگفت سبوی من چوں تو بدم تو نیز چوں من باشی

خواہی کہ پسندیدہ انام شوی مقبول قبول خاصہ و عام شوی
 اندر پئے مومن و جود و ترسا بدگوئے مباحث تا نکو نام شوی

گر روئے زمین بیکلہ آباد کنی چنداں نہود کہ خاطرے شاد کنی
 گر بندہ کنی بلطف آزادے را بہتر کہ ہزار بندہ آزاد کنی

زآں پیش کہ از جام اجل مست شوی زیر کد حادثہا پست شوی
 سرمایہ بدست آر دریں رہ کاخا سودے نکنی اگر تہیدست شوی

با درد بساز تا دوائے یابی از درد مثال تا شغلے یابی
 مے باش بوقت بینوائے شاکر تا عاقبت الامر نوائے یابی

پیش از ہمہ شامان غیور آمد علی
 اے ختم رسل قرب تو معلوم شد دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ

میر درد

دوں ہمت اگر مال وزرے پیدا کرد چوں مور برائے خود پرے پیدا کرد

کے مرتبہ سفلہ فزاید اسباب عیسے نشود ہرکہ خرمے پیدا کرد

غافل مشو و دیدہ دل کور کن کاشانہ انتباہ بے نور مکن
عیب و ہنر خویش ہمہ وقت بین آیینہ ز پیش روے خود دور مکن

یک و بد تو جملہ مبرہن شدنی است ہر عضو زباں برنگ سوسن شدنی است
کوۃ شب عمر تو شود خواہ دراز روزے بچین است کہ روشن شدنی است

گر حسن معاد خواہی و حسن محاش بر مرضے حق درو بدل راضی باش
سووے نمند تصنع و سازشگی بے ساختہ باش و بیچ خود را مترش

اے غفلت دل حال ترا کردہ زبوں ہر دم ز حیا دار سر خویش نگوں
ربخے باشد کہ از دہن سر پر زند بے یاد خدا دے کہ آید پیروں
اشرف مقدسی

یارب تو مرا باتش قہر مسوز در خانہ دل چراغ ایمان افروز
ایں خلعت بندگی کہ شب پارہ ز جہم از راہ کرم برشتہ عفو بدوز
امامی خلخال

با خلق خدا سخن بشیرینی کن اظہار نیاز و عجز و مسکینی کن
تا بر سر دیدہ جا و ہندت مردم چوں مردم دیدہ ترک خود بینی کن
حالی پائی پتی

سر بر مفرز و خاک پاے ہمہ باش دہا مخراش در رضائے ہمہ باش
با خلق نیامیختن از خامے تست ترک ہمہ گیر و آشنائے ہمہ باش
مولوی جامی

یک لحظہ اگر دل خزینت برہند آسودگے روے زمینت برہند
گر مہر خداست نقش بر خاتم دل عالم ہمہ در زیر نگینت برہند

اے مرد گنہگار توبہ کشادہ است انواع نعم ہر تو آمادہ نہاد است
بشاپ سوے توبہ کہ از مادر گیتی از کردن تاخیر پیسے واقعہ زاد است

گر خاک سر بسوے مذلت باشی رسوا شدہ شہر و محلت باشی
ہے زانکہ بزرگ و خود شامی صد سال شایستہ ہفتاد و دو ملت باشی

بیکار دلا بکار فرما نرسی اینجا مکنی کار بدانجا نرسی
کار خود از امروز بفرما مفلک ترسم کہ از امروز بفرما ترسی

میرزا جلال اسیر

پیوستہ خدا را اطاعت مے کن اوقات شریف صرف طاعت مے کن
تا صاحب آبرو شوی چون خورشید با نان جہین خود قناعت مے کن

یارب دل فارغ و تن آگہ دہ دستے زر گریبان اہل کوتہ دہ
یکبار محروم کن از قید ہمہ نزدیک خود از رہے کہ دانی رہ دہ

قاسم

بر نالہ و بر زاری مے رحمت کن بر مفلسی و خواری مے رحمت کن
بر گریہ و بیداری مے رحمت کن بر فقر و تنگنوازی مے رحمت کن

رہرو باید کہ در وہ راست رود آنگاہ در آں راہ چو وہ راست رود
کج رو کہ گویمت ہمیں راست شنو کج آں باشد کہ بر پے خواست رود

شخصی

شخصی خیز با زمانہ بساز ورنہ خود را نشانہ ساختن است
عاقلان زمانہ مے گویند عاقلی با زمانہ ساختن است

سرمد

با قوت پیل مور مے باید بود با ملک دو کون عور مے باید بود

ایں طرفہ بگر کہ عیب ہر آدمی سے باید دید و کور سے باید بود

افعال بدم ز خلق پنہاں سے کن دشوار جہاں بر دلم آساں میکن
امروز خوشم بیار فردا با من آئینچہ از کرم سے سزد آں کن

امیر خسرو
دائم دل خود بمعصیت شاد کنی چوں غم رسد خدایے را یاد کنی
دنیا ز تو رفتہ و ترا دعویٰ ترک کنجشک پریدہ را چہ آزاد کنی

م نکس کہ خداوند عطا سے دہش ز نہار نگوی کہ چرا سے دہش
گر خود بزرگ شد حسد واجب نیست ما را چہ بخیلی چو خدا سے دہش

عفتی
اے کردہ زر و سیم ترا دشمن دیں نقش گند از لوح جبین تو مبین
از رو سیہی پاک بگردی ہرگز نا سر نہ نہی بسجود مانند نگین

ہر کس کہ بنویشتن گمانے دارد چوں در بگری عیب نہانے دارد
عمریت کہ در باغ جہاں گردیم ہر میوہ کہ دیدم استخوانے دارد

اے در طلب کمال سرگرم شباب در صورت کس مبین و معنی دریاب
ہر چند عقیق است بافتش ہمرنگ دارد بدان تشنہ خاصیت آب

کردم ہر چند جستجو در عالم یاران موافق بجہاں کم دیدم
انوس کہ ہچو مہرہاے شطرنج یک رنگ نیند ہم نشیناں باہم

تا دین تو را کرد ہر امت در خیر بر روی زمین نیست نشانے از دیر
چوں سایہ ذلیل گشت آں نامہ سیاہ سز پیرویت گزشتہ شد تالچ غیر

ہلالی

در عالم بی وفا کسے خرم نیست شادی و نشاط در بنی آدم نیست
آہمکس کہ دریں زمانہ اورا غم نیست یا آدم نیست یا از بن عالم نیست

تا کہ دلت از چرخ حزین خواهد بود با محنت و درد ہمنشین خواهد بود
خوش باش کہ روزگار پیش از من و تو تا بود چنین بود و چنین خواهد بود

نے از تو حیات جاوداں می خواہم نے عیش و تنعم جہاں می خواہم
نے کام دل و راحت جاں می خواہم آئی کہ رضائے تست آں می خواہم

اے خوردہ مشراب غفلت از جام ہوس مشغول مشو بحرص چون باہگ جرس قلندر
ترسم کہ از آں خواب چو بیدار شوی مستی رود و درد سرت ماند و بس

اے آنکہ دوائے درد منداں دانی ابو سعید ابو الحخیر
احوال دل خویش چہ گویم ہا تو درمان و علاج مستمنداں دانی
ناگفتہ تو خود ہزار چنداں دانی

من بے تو دے قرار نتوانم کرد احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تن من زباں نشود ہر موعے یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

اے آنکہ بےک خویش پایندہ توئی در ظلمت شب صبح نمایندہ توئی
کار من بیچارہ قوی بستہ شدہ بکشائے خدایا کہ کشائندہ توئی

اے در صفت ذات تو حیران کہ و مہ وز ہر دو جہاں خدمت در گاہ تو بہ
علت تو ستانی و شفا ہم تو دہی یارب تو بفضل خویش بستان و بدہ

اللہ بفریاد من بیکس رس لطف و کرمت یار من بیکس رس
ہر کس بجیسے و حضرتے مے نازد جز حضرت تو ندارد این بیکس کس

گر قرب خاے طلبی دلجو باش اندر پس و پیش خلق نیکو گو باش
خواہی کہ چو صبح صادق القول شوی خورشید صفت باہمہ کس یکرو باش

منشیں ز طلب دامن ہمت بر زن اندر رہ دوست دیدہ بر نشتر زن
گیرم بدرون خانہ راہت نہہند نوید مباحش و حلقہ بر در زن

زائر

از بذل و عطا کہ در عمل مے آید در جود کونہم کے خلل مے آید
ایں مال و متاع پہچو جوئے است رواں ہر چیز کہ مے رود ہل مے آید

شاپور

ایں عمر باہر بہاراں ماند وہیں عیش بسیل کوہساراں ماند
ز شمار پناہاں بزی کہ بعد از مردن انگشت گزینی بیاراں ماند

ایکہ امروز ترا فرصت کار خویش است توشہ بردار کہ فردا سفرے در پیش است
توشہ راہ فنا تا بتوانی بردار کہ تہدیت دریں بیشہ پیسے دلریش است

غربتی

غربتی گر روی بشہر و دیدار روئے در مسجد مصفا کن
دوست را گر نئے توانی دید خاتمہ دوست را تماشا کن

نساخ

یارب شدہ ام تہہ بیامرز مرا شد روئے دلم سیہ بیامرز مرا
دردا کہ بجز گنہ نکردم کارے بخشندہ ہر گنہ بیامرز مرا

دنیا مطلب مونسیت مے دانند عجبے مطلب مخمضت مے دانند

مولا طلب و براہ مولا سے باش کاہیں سخت رہست ساکش مردانہ

نے جیلہ و نے مکرو دخل سے باید نے علم مذاہب و مل سے باید
نساخ شنو کہ ہر آمرزش خلق در حضرت حق حسن حل سے باید

در حضرت تو گناہگار آمدہ ایم از کردہ خویش شرسار آمدہ ایم
دانیم کہ بحر رحمت در جوش است اثناں خیزان و بیقرار آمدہ ایم

نے تخت : من تاج شہاں میخوام نے خاتم و نے سرو نشاں میخوام
ہر تو بدل زماں زماں میخوام درد و غم تو جہاں جہاں میخوام
ابو درعہ

پاکی و منزہی و بے ہمتائی کس را نرسد ملک ہمیں زیبائی
خفاں ہمہ خفتہ اند و دریا بستہ یارب تو در لطف بجا بشتائی
باقی باللہ

در راہ خدا جملہ ادب باید بود تا جاں باقی است در طلب باید بود
دریا دریا اگر بکاست ریزد گم باید کرد و خشک لب باید بود

بصیر

اے تازہ پسر شنو ازیں پیر کمں یک نکتہ کہ اندرو ہست اصل سخن
حرفے کہ درو معرفتہ نیست مخاں کارے کہ درو متفقتہ نیست کمں

فخر رازی

بہرگز دل من ز علم محروم نشد کم ماند ز اسرار کہ مفہوم نشد
ہفتاد و دو سال فکر کروم شب و روز معلوم شد کہ بیچ معلوم نشد

فخری کاشی

اے جملہ بیگسان عالم را کس یک جو لطفت تمام عالم را بس
من بیگسم و کسے ندارم جز تو از لطف بفریاد من بیگس رس

مرزا بیدل

اے طبع سبقت سرشته با کبر و منی داشتہ تمام خلق را دون و دنی
ہر جا کہ روی لاف اصالت چہ زنی چون اصل تو از رگل است یا آب بامنی

متین

حگر بہر رفاه خلق کوشی مردی در جوش غضب گر خروشی مردی
مردی نبود پوشش خفتاں در جنگ عیب و گراں اگر بیوشی مردی

ناصح

با علمت عمر ہل برابر گردد کام دو جہاں ترا میسر گردد
منہور بر این مشو کہ خواندی ورقے ز آں روز حذر کن کہ ورق برگردد

بابا افضل الدین کاشانی

آں را کہ ز کار بد پیشانی نیست با او اثرے ز لطف یزدانی نیست
غافل شدن و دل بہجاں در بستن جز محض خری و عین نادانی نیست

ہر چند دل خلق نگہداری بہ کس را ز کم و بیش نیازی بہ
چوں عالم را وفا نخواہد بودن پس تخم جفا ہر آنچہ کم کاری بہ

گیرم کہ تمام مصحف از ہر داری با آں چہ کنی کہ نفس کافرداری
سر را بزین ہیے نہی بہر شاد آں را بزین نہ کہ در سرداری

سر در نظر خویش حقیری مردی در سر نفس خویش امیری مردی
مردی نبود قتادہ را پائے زدن گر دست قتادہ بگیری مردی

کم گوے و بجز مصلحت خویش گوے چیزیکہ نپرسند تو از پیش گوے
گوش تو دو دادند و زبان تو یکے یعنی کہ دو بشنو و یکے پیش گوے

حکیم سنائی

منگر تو بیاں کہ ذوفنون آید مرد در عهد وفا مگر کہ چوں آید مرد
از عہدہ عہد گر بروں آید مرد از ہرچ گھاں بری فزون آید مرد

کو راہروے کہ رہ نوروش گویم یا سوختہ کہ اہل دروش گویم
ہرکس کہ میان شغل دنیا نفسے با او باشد ہزار مردوش گویم

ملا سحابی استرآبادی

ایں عمر کہ مارا الے بیش نبود ویں شادے عالم کہ غے بیش نبود
چوں مد شہاب و برق بر اوچ نمود ہرچند دراز شد دے بیش نبود

باید ہمہ ترک تو و مائی کردن بر اوچ یگانگی ہمائی کردن
آنجا کہ بہ از تو و ہبجو تو اند کوتہ نظری است خود نمائی کردن

از خود بگریز در حق آویز ہامے تا در حرم اماں شوی محترمے
با زندگی و خرمے خویش مناز کاڑا بدے برند و این را بدے

خواجہ عبد الخالق عجمدانی

مگر در دلت از کسے شکایت باشد درد دل تو ازو بغایت باشد
زہمار بانترقام، مشغول مشو بد را بدے خویش کفایت باشد

ابو نصر فارابی

زآں پیش کہ از جہاں فرومانی فرد آں کن کہ نہایت پیشانی خورد
امروز سبن چو بیتوانی کارے فردا چہ کنی چو ہیچ نتوانی کرد

جہانگیر ہاوشاہ

ہرکس بضمیر خود صفا خواہد داد آیینہ خویش را جلا خواہد داد
ہر جا کہ شکستہ بود دستش گیر بشنو کہ ہمیں کاسہ صدا خواہد داد

محمد افضل سرخوش

زہار قدم براہ عصیاں گنزار رو کن داغم بتویہ و استغفار
یک جرم کند دلیر بر جرم دیگر دزدی است نتیجہ قمار آخر کار
شیخ عطار

دے بر سر خاک دوستے بادل ریش میباریدم خون جگر بر رخ خویش
آواز آمد کہ چند گزنی بر ما بر خود بگریزی کہ کار داری در پیش
حضرت شاہ نعمت اللہ ولی

ما عادت خود بہانہ جوئی نکنیم جز راست روی و نیک خوئی نکنیم
آنها کہ بجائے بر بدیہا کردند گر دست دہد بجز نکوئی نکنیم
شیخ محمد علی حزیں

یارایے زباں کو کہ نتائے تو کنم توصیف کمال کبریاے تو کنم
چیزے بہ بساط ما تہیدستان نیست جائے کہ تو دادے فداے تو کنم

غفلت زدہ ام خاطر آگاہم افسردہ دلم آہ سحرگاہم
عمریست کہ رو از دو جہاں تافہ ام اسے قبیلہ مقبلاں بخود راہم
ابوالمکارم خواجہ شمس الدین درکاتی

اسے دوست بہر کار مشو بے سرو بن گنزار سر زہانت از دست سخن
لفظے کہ درو فائدہ نیست ٹھوے بکاریکہ درو مصلحتے نیست سخن
مولوی معنوی

ہر میکنی و نیک طبع میداری ہم بد باشد سزائے بدکاری
با آنکہ خداوند کریم است و رحیم گنہم مدد ہر چو جو میکاری

خواہی کہ دریں زمانہ فردے گردی یا در رہ دیں صاحب دروے گردی
ایں را بجز از صحبت مرداں مطلب مردے گردی چو گرد مردے گردی

شیخ احمد جام

یارب بکشای بر من از توبه درے بے منت خلق میرساں ما حضرے
ایں باغے عمر من چناں دار مرا کز من نرسد هیچ کس درد سرے

در راه خیا تو خود فروشی پیچی در طاعت و بندگی نکوشی پیچی
تا کبر و حسد ن سینه بیرون کنی گر خرقه بایزید پوشی پیچی
کمال نچندی

گر در پیے قول و فعل سنجیده شوی در دیده خلق مردم دیده شوی
با خلق چناں مزی که گر فعل ترا هم با تو عمل کنند رنجیده شوی
عرفی شیرازی

اے آنکه بسنگ فرق دشمن شکنی بر تارک خویش گلفشاں چوں چنی
با خویش چناں باش که با دشمن خویش با دشمن خود چنانکه با خویشستی
طالب آملی

گر دریا باشتی و سرایت داند در خانه معمور خرابت داند
به زانکه سراب وار غلطی بر خاک از خشک لبی و مردم آبت داند

تا در نفس سینه بود مرغ نفس گذار که دل شود غنائگیر هوس
همدے که همیشه اوج گیری چو های چوں سایه نشین شدی چه عناق چه گس
لا اعلم

دارم دکه غمیں بیامرز و میرس صد واقع در کمیں بیامرز و میرس
شونده شوی اگر پرسی علم اے اکرم اکرمیں بیامرز و میرس

بیش طلبی ز هیچ کس بیش مباحش چوں مرهم و موم باش و چوں نیش مباحش
خواهی که ز هیچ کس بتو بد نرسد بدگوے و بد آموز و بد اندیش مباحش

بیچ دانی که شیر مردی چیست شیر مرد زمانه دانی کیست
آنکه با دشمنان تواند ساخت آنکه با دوستان تواند زیست

آتش برو دست خویش در خرمن خویش چو خورد زده ام چه تالم از دشمن خویش
کس دشمن من نیست منم دشمن خویش اے وای من و دست من و دامن خویش

تا کس بهوا و پیوس مائل باشی ز آن ره که بریدی است غافل باشی
آنکس که گذشته را تلافی خواهی از خنجر انفعال بسمل باشی

گر آدمی ترا هنر بایست قول تو بلخ و مستبر بایست
جز خوردن و خواب چو نداری کار گوش تو ازیں دراز تر بایست

اے احمد مرسل شرف هر دو سرا اعلى شود از خاک در تو بینا
آنی که بشان تو بانسان و ملک حق گفت بگو و سلوا تسلیم

آن روز که عاصیان عصیان دین فرسوده بعتبه تو سازند نواص
باشی تو شفیع آن جماعت آن دم بر نعت خطاب رحمت العالم خاص

آراسته گردد چو قیامت را صف عالم شود از فسردگی جمله تلف
والد باین شگفته روی آن دم آئی چو گل و گل شفاعت بر کف

حق کرده ترا براستی سرایه ز آن است که از عرش فرودی پایه
در آیین ضمیر تو عکس نبود زین وجه نداشت جسم پاکت سایه

انتخاب از شاه نامه

حمد باری تعالی

<p>که دل را بنامش خرد داد راه نخواهد ز تو کژی و کاستی کزویست امید و بیم و نوید از اندیشه جان بر فشانم همه پے مور بر هسته او نشان هاں باد و آب آتش تابناک روان ترا آشنای دهند بباید که باشی همه در گداز زکئی و بیشی و ناکام و بخت بفرمان و رایش سرافکنده ایم سپهر و ستاره بر آورده است کزو شادمانی و زو مستمند خور و خواب و تندی و مهر آفرید</p>	<p>بنام خداوند خورشید و ماه خداوند هستی و هم راستی خداوند کیوان و بهرام و شید ستودن من او را ندانم همه ازویست پیدا مکان و زمان ز گردنه خورشید تا تیره خاک به هسته یزداں گواهی دهند سوی آفریننده بے نیاز زدستور و گنج و از تاج و تخت هموں بے نیاز است و ما بنده ایم چو جان و خرد بے گماں کرده است جز او را ماں کردگار بلند شب و روز و گرداں سپهر آفرید</p>
---	---

در ستایش پیغمبر و یارانش

<p>نخواهی که دائم بوی مستمند سر اندر نیاری بدام بلا بکونام باشی بر کردگار دل از تیرگیها بریں آب شو</p>	<p>اگر دل نخواهی که باشد نژند چو خواهی که یابی ره از بد رها بوی در دو عیثی ز بد رستگار بمقتار پیغمبرت راه جوے</p>
--	---

ره رشتگاری بپایت جست
خداوند امر و خداوند نهی
نتایید بر کس ز بوبکر به
بیاراست گیتی چو باغ بهار
خداوند شرم و خداوند دین
که او را بخوبی ستاید رسول
درست این سخن قول پیغمبر است
کزیشان قوی شد هرگونه دین
بهم نسبتی یک دگر راست راه

ترا دین و دانش همانند درست
چه گفت آل خداوند تفریل و دوحه
که خورشید بعد از رسولان مه
عمر کرد اسلام را آشکار
پس از هر دوا بود غماں گزین
چهارم علی بود جفت بتول
که من شهر علمم علیم در است
علی را چنین گفت و دیگر همیں
نبی آفتاب و صحاباں چو ماه

کشته شدن اشکبوس بدست رستم

هے بر خروشید بر سان کوس
سرهم نبرد اندر آرد بگرد
ز جولان او در جهاں گردخواست
هے کرد رزم اندر آمد بایر
غمی شد ز پیکار دست سرائ
اگر چند هے جست خود مرگ او
زمیں آهنی شد سپهر آبنوس
کله خود او گشت زان زخم خرو
به پیچید ژو رومے شد سوه کوه
بزد اسب کاید بر اشکبوس
که رام را جام باده است جفت
من اکنون پیاده کنم کارزار

دلیرے کہ بد نام او اشکبوس
بیام کہ جوید از ایراں نبرد
ز گردان ایراں ہم آورد خواست
بشد تیز رام با خود و عیثه
بر آهیخت رام عرز گراں
ن بد کار گرگز بر نرگ او
بمزد گراں دست برد اشکبوس
بزد عرز بر ترک رام گرد
چو رام گشت از کشانی ستوه
ز قلب سپاه اندر آشفست طوس
تمتن بر آشفست و باطوس گفت
تو قلب سپاه را بآهیں بدار

له نام دلیرے کہ از جانب افراسیاب شاه توران بارستم جنگ نمود *

له خقان *

کھاں را بڑہ بر بیازو فگند
 یکے تیر در دست رنگ آبنوس
 خروشید کاے مرد جنگ آزمای
 کشانی بخندید و خیرہ بماند
 بدو گفت خنداں کہ نام تو چیست
 تہمتن بدو گفت کاے شوم تن
 مرا نام من نام مرگ تو کرد
 کشانی بدو گفت بے بارگی
 تہمتن چنیں داد پاسخ بدوے
 پیادہ ندیدی کہ جنگ آورد
 بشہر تو شیر و پلنگ و نہنگ
 ہم اکنون ترا اسے نبرہ سوار
 کشانی بدو گفت کویت سلیح
 بدو گفت رستم کہ تیر و کھاں
 کھاں را بڑہ کرد پس اشکبوس
 برستم بر آنگہ ببارید تیر
 ہمے رنجہ داری تن خویش را
 تہمتن بہ بند کمر برد چنگ
 خدنگے بر آورد پیکاں چو آب
 بالید چاپچی کھاں را بدست
 ستوں کرد چپ را و خم کرد راست
 چو سوارش آمد بہ پہناے گوش
 چو پیکاں ہو سید انگشت او
 چو زد تیر بر سینہ اشکبوس

بہ بند کمر بر برد تیر چند
 خرامید و آمد بر اشکبوس
 ہم آورد آمد مرو باز جائے
 غناں را گراں کرد و اورا بخواند
 تن بے سرت را کہ خواہد گریت
 چہ پرسی تو نامم دریں انجمن
 زمانہ مرا پتک ترگ تو کرد
 بکشتن دہی تن بیکبارگی
 کہ اسے بیہدہ مرد پر خاشجوع
 سر سرکشاں زیر سنگ آورد
 سوار اندر آیند ہر سو بجنگ
 پیادہ بیاموزمت کارزار
 نہ بینم ہمے جز فریب و مزاح
 بہ بینی کت اکنون سرآرد زباں
 تنے لرز لرزاں رخ سندروس
 تہمتن بدو گفت ہر خیرہ خیر
 دو بازو و جان بد اندیش را
 گزیں کرد یک چو بہ تیر خدنگ
 نہادہ برو چار پر عقاب
 بچرم گوزن اندر آورد شست
 خروش از خم چرخ چاپچی بخواست
 ز چرم گوزناں بر آمد خروش
 گلد کرد از ہرہ پشت او
 سپر آں زماں دست او داد بوس

فلک گفت احسن ملک گفت نه
تو گفتی که او خود ز مادر نژاد

قضا گفت گیر و قدر گفت ده
کشانی هم اندر زمان جان بباد

پرسیدن کاموس نشان رستم از پیران

کجا بسته بود اندر آن کار دل
چگونه خرامد بدشت نمرد
چه گوید به آورد با سرکشان
چگونه شوم من به پیکار او
مرا رفت باید آورد گاه
که او ایدر آید کند رزم یاد
بیدار بازبید و با فرای
ازو گشت پیچان و دیده پر آب
نخت او برد سوئے شمشیر دست
کجا او به پروردش اندر کنار
کند آزمایش ز گردان بے
تنش زور دارد چه شیر ژیاں
اگر بگند بر زمین روز جنگ
یکے نیر و پیکان او ده بسیر
شود موم دز موم ننگ آیدش
یکے جوشن از بر بهند گره
پوشد بهر اندر آید بجنگ
ز خفتان و جوشن خزون داندش
شود چون پوشد بر آیدش پر
که گوی روان شد سُر بے ستون
هے آتش افروزد از خاک و سنگ

پرسید پس مرد بیدار دل
که بر گوئے با من که آن شیر مرد
ز بالا و زورش چه داری نشان
چگونه است مردی و دیدار او
اگر ایدو که او بست کامد ز راه
بدو گفت پیران که این خود مباد
یکے مرد بینی چو سرو سہی
بسا زنگهاں که افرا سیاب
یکے رزم ساز نیست خسرو پرست
بکین سیاوش کند کارزار
سلاح و را بر تناید کسے
برزم اندرون چون به بند میاں
نه بر گیزد از جائے گرزش نهنگ
نهت بر کانش بر از چرم شیر
اگر سنگ خارا بجنگ آیدش
برزم اندر آید پوشد زره
یکے جامه دارد ز چرم پلنگ
هے نام بر بیاں خواندش
شوزد بر آتش نه بر آب تر
یکے رخش دارد بزیر اندرون
نیارام از بانگ بهنگام جنگ

اندرز های ارد شیر شاه ایران

سزاوار بر تخت شاهی نشاند
 بخوبی بیاراست گفتار راست
 ز راه و خرد هر که دارد بهر
 نیاز و بداد و نیاز و بهر
 هم او را سپارد بپاک نژاد
 همه رنج با او شود در نهان
 هر آنکس که خواهد سرانجام نیک
 که خوشنود و پاک یزداں بود
 بگوشت و پیمان او مشکیند
 بلند آسمان را نگارنده او
 سازید با نازش او بکس
 که پیش فراز آمد آید نشیب
 کجا آنکه بود و شکارش هرگز
 نیک آنکه جز تخم نیکی نه کشت
 همه گوش دارد اندرز من
 که سودش فزونی آید از تلخ و چنگ
 همه گوش دارد برنا و پیر
 نهاند مگر پاک یزداں پرست
 اگر زیر دستی و گر شهریار
 نگرود بر مرد دانا کهن
 فزونی باشد از دار و از بند و چاه

همه معترا را ز ایران بخواند
 از آن پس شهنشاه بر پای خاست
 چنین گفت کای نامداران شهر
 بدانید کین تیز گرداں سپهر
 هر آن را که خواهد بر آرد بلند
 شاند جز از نام او در جهان
 بجیتی شاند بجز نام نیک
 ترا روزگار اورمزد آں بود
 شما دست یکسر به یزداں زبید
 که بخشنده او یست و دارنده او
 ستمدیده را اوست فریاد رس
 نباید نهادن دل اندر فریب
 کجا آنکه می سود تاجش با بر
 نهانی همه خاک دارند و خشت
 همه هر چه اید اندر من هرگز من
 نایم شما را کنون راه تنج
 بگفتار این نامدار ارد شیر
 هر آنکس که داند که دادار هست
 دگر آنکه دانش بگیری تو خوار
 سه دیگر بدانی که هرگز سخن
 چهارم چنان دانی که بیم گناه

له مشتق از یازین بمعنی ایاده و آهنگ کردن +
 یله نام روز اول از هر ماه شمسی که روز مبارک است +

به پنجم سخن مردم عیب جوے | بگیرد بنزد کسب آبروے

گویم یکے تازہ اندرز نیز
خشب آنکه آباد دارد بهماں
دگر آنکه دارد وے آواز نرم
هرینه سخن سمیت از بهر لاف
زمانه سیاست نه آموختن
تو پیوسته دل دور داری ز غم
نه پیچی بکارے که کار تو نیست
که آں برتر از دیده و جان و چیز
بود آشکاراے او چوں نهان
شردمندی و شرم و گفتار نرم
به بیوده پیراگن اندر خزاف
اگر جال همه خواهی افروختن
ز نا آمده بد نباشی و دشمن
نیازی بدان کو شکار تو نیست

همه یاد دارید گفتار تا
هر آنکس که با داد روشن دل اند
دل آرام گردید بر چار چیز
یکه بیم و آرم و شرم از خداے
دگر داد دادن تن خویش را
بفرمان بزدان دل آراستن
سده دیگر که پیدا کنی راستی
چهارم که از راه شاه بهماں
دلت بسته داری به پیمان او
برو بر داری چو بر جان خویش
سکشیدن بدین کار نیار ما
از آسایش یکد و گرنه گسلند
سز و خوبی و سودمندی است نیز
که تا باشدت یاور و رهنماے
نگه داشتن دامن خویش را
درا چوں تن خویش تن خواستن
بدو انگنی سستی و کاستی
نه پیچی دل از آشکار و نهان
رواں را نه پیچی ز فرمان او
چو با داد بیستی نگاهبان خویش

بدری خواب از گنهگار چشم
بفرودمان کار امروز را
بدان کوش تا دور باشی ز چشم
بفرودمان کار امروز را

له نفقه و خزانة * سله نبی از پر اگندن *

سله صیغه امر از خوابیدن - از گنهگار چشم بدوز *

<p> کہ بر بد نہاں تنگ باشد جہاں کہ او را بود نیز ہمساز و یار کہ عیب آورد بر تو بر عیب گئے خردمندت از مردماں نشمرد ہر کس نوازندہ و تازہ روئے بر سخت منشاں بد اندیش را تو پذیر و کین گذشتہ مخواہ خنک مرد بخشنده و بردبار بدانش بود چوں بدانی بورزگہ بدانای و داد نامی شوی </p>	<p> بنرس از بد مردم بد نہاں سخن بیچ سراسے با رازدار تو عیب کساں بیچ گونہ جوئے دگر چیرہ گردود ہوا بر خرد سخن پیش فرہنگیاں سخنے گئے کمن خوار خواہندہ درویش را ہر آنکس کہ پوزش کند بر گناہ ہمہ داد دہ باش و پروردگار بیارے دل را بدانش کہ ارز چو بخشنده باشی گرامی شوی </p>
---	---

نیایش آفرینندہ و ستایش محمود پادشاہ

<p> مکان و زمان و رئیس آفرید ہم انجام زوہست و فرجام زو کم و بیش گیتی بر آوردہ است سراسر بہ ہمتے یزداں گواست شناسندہ آشکار و نہاں بیارانش بر ہر یکے بر فرود سخناے شان برگزشت از شمار جہاں آفریں را نیایش کنیم کہ تختش درفشان کند ماہ را کزو بخشش و جود شد در وجود </p>	<p> بر آں آفریں کافرین آفرید ہم آرام زوہست ہم کام زو سپہر و زمین و زمان کردہ است ز خاشاک ناچیز تا عرش راست جز او را مخواں کردگار جہاں وزو بر روان محمد درود ہمہ پاک و لوند پرہیزگار کنوں بر سخنا فراہش کنیم ستائیم تاج شہنشاہ را جہاں دار محمود با فر و جود </p>
--	---

۱۔ سجیدہ و اندیشیدہ ۲۔ لکھ امر از ورزیدن بمعنی کشتکاری کردن و پیچیدہ
 کارے کردن و حاصل کردن و ایجا بہیں بمعنی امر است ۳۔
 ۴۔ آفرینش

دلیر است و با بخشش و فرو داد
 خداوند گوپال و شمشیر و رنج
 جهاندار با فر و نیکی شناس
 خردمند و دانا و چیره سخن
 همه مشتری دارد از فر او
 بزم آسمان را خروشاں کند
 چو خشم آورد کوه ریژاں شود
 پدر بر پدر شهریار است و شاه
 بناماد تا جاوداں نام او
 سر نامہ کردم شناسے و را
 از و دیدم اندر جہاں نام نیک
 ز دیدار او تاج روشن شد است
 بنادد بدو مردم پارسا
 بدو روشن از مایہ در بخت اوست
 بزم اندروں ژنده پیل بلاست
 چو در بزم رخشاں شود راسے او
 بہ شخیر شاماں تشکار وے اند
 از آواز گزرش ہمسے روزہ جنگ
 سرش سبز بادا دلش پر ز داد

زمانہ ز فرمان او گشت شاد
 خداوند آسانی و تاج و گنج
 کہ از تاج دارد ز یزدواں سپاس
 جوانہ بسال و بدانش کمن
 بنادیم در سایہ پر او
 چو بزم آیدش گوہر افشاں کند
 سپہر از پر خاک لرزاں شود
 بنادد بدو گنبد ہور و ماہ
 ہمہ بہتری باد فرجام او
 بزرگی و آیین و راسے و را
 ز عینتی و را باد فرجام نیک
 ز بد ما و را بخت جوشن شد است
 ہم آنکس کہ شد بر زمیں پادشا
 زمین پایہ نامور تخت اوست
 بہ بزم اندروں آسمان وفاست
 ہمہ موج خیزد ز دریاسے او
 دد و دام در زمینار وے اند
 بدو دل شبیر و چرم پلنگ
 جہاں بے سرو افسر او مباد

سپردن اور مزد پادشاہی را بہ بہرام و اندرز کردن

بے آب خونیں ز نرگس بر بخت
 خردمند خواندیش بہرام نام
 بفرمود بہرامش آمد بہ پیش

چو دانست کز مرگ نتوان گریخت
 پس مبد مر او را یکے خویش کام
 بگشود فرش اندر ایوان خویش

لہ یعنی معروف و رنگ و لون و مال و اینچہ بمعنی مال چسپان است ۔

برو گفت کاسے پاک زاده پسر
 بسن ناتوانی نهاد است رو
 خنم آورده بالاسے سرو سہی
 چو روز تو آید جہاندار باش
 نگر تا نہ پہنچی سر از داد خواہ
 زبان را مگردان بگرد دروغ
 روانست خرد باد و دستور مشرم
 خداوند پیروز یار تو باد
 ہنہ کینہ و دور باش از ہوا
 سخن چہیں و بیدانش و چارہ گر
 ز نادان نیابی جز از برتری
 چنان دال کہ بے مشرم و بسیار گوے
 خرد را مہ و خشم را بندہ دار
 نگر تا بگرد بگرد تو آز
 ہمہ برو باری کن و راستی
 ہر ہرہیز تا بہ نگرودت نام
 ز ماہ خرد ایچ گونہ متاب
 درنگ آورد راستی تا پدید
 سر برداران نیاید بخشتم
 و گر برو باری ز خد بگذرد
 ہر آنکس کہ باشد خداوند گاہ
 نہ تیزی نہ مستی بکار اندرون
 نگہدار تا مردم عیب جوے

بروی و دانش بر آورده سر
 کہ رنگ مغم کرد ہمرنگ او
 گل سرخ بگرفت رنگ ہی
 خرومند باش و بے آزار باش
 نہ بخشی ستمگارگان را گناہ
 چو خواہی کہ تاج از تو گیرد فروغ
 سخن گفتنت چرب و آواز نرم
 دل زہر دستان شکار تو باد
 مبادا ہوا بر تو فرماں روا
 نباید کہ یابند پیشت گذر
 بگر سوسے بیدانشان نگر
 نہ بیند بنزد کیسے آبروے
 مشو نیز ہا مرد ہرہیزگار
 کہ آند آورد خشم و بیم و نیاز
 جدا کن دل از کژی و کاستی
 کہ بدنام گیتی نہ بیند بکام
 پیشانی آرد دلت را شتاب
 ز راہ ہنر سر نباید کشید
 نہ نابودینہا بخوابند چشم
 دلاور گمانے بہ مستی برو
 میاچی خرد را کند بر دو راہ
 خرد باد جان ترا رہنمون
 نہجوید بنزدیک شاہ آبروے

ناخشن سعد و قاص با بریاں و فرستادن یزد گرد رستم را بہ جنگ او

<p>سزودہ ورا خالق بے نظیر فرستاد تا رزم جوید نہ شاہ ہے بخت ساسانیان تیرہ بود ز ایرانیان پاکتہ برید ہر باید ہے بندہ را کرد کار جز او جان دہ و چہرہ آراے نیست ز ہر سو سپاہ اندر آورد و گرد یہ پیاید و بر کشد با سپاہ خردمند و گرد و جہاندار بود ہر آنکس کہ بوزد بیلر و گرد</p>	<p>ہم آنکہ مہد مومنان را امیر گنہیں سعد و قاص را با سپاہ جو بخت عرب بر عجم چہرہ بود و گرگونہ شد چرخ گرداں پھر پداد جہاں آفریں کردگار بآزار او بندہ را پایے نیست چو آگاہ شد زان سخن یزد گرد بفرمود تا پور ہر مزد راہ کہ رستم بدش نام و بیلر بود برفت و گرانیگاں را بہرہ</p>
--	--

نامہ رستم بسعد و قاص و پاسخ آل

<p>فرستاد رستم بنزدیک سعد نوشتنند پر بیم و چندی امید نباید کہ با شیم بے ترس و باک ہمہ پادشاہیش داد است و ہر کہ زیباے تلج است و تخت و تکیں بہ یہودہ این رنج و این کارزار چہ مردی و آہین و راہ کوچیت برہنہ سپہید برہنہ سپاہ</p>	<p>فرستادہ نیز چوں برق و رعد یکے نامہ بر حریر سفید سر نامہ گفت از جہاندار پاک کزویت بر پایے گرداں سپہر وزو ہاو بر شہر یار آفریں بہ پیش آمد این ناپسندیدہ کار بمن باز گوے آنکہ شاہ تو کیست بزدو کہ جوئی ہے دستگاہ</p>
---	--

لہ پاک ہر برید۔ ایے ہمہ ہر برید *

نہ پیل و نہ تخت و نہ بار و نہ
 کہ عمر و کلمہ بہر دیگر کس است
 پدر بر پدر نام پر دار شاہ
 بر پدر او در فلک ماہ نیست
 عرب را بجائے رسید است کار
 تقو باد بر چرخ گرداں لہوے
 ز راہ خود دہر و آرم نیست
 ہمے تلج و تخت آیدت آرزوے
 سخن بر گزافہ بگوئی ہمے
 جہان دیدہ و گرد و دانا فرست
 بہ تخت کیاں را ہنمائے تو کیست
 بخوایم ازو ہرچہ خواہی بخوایم
 کہ فرجام ایں خواری آید بروے
 کہ با داد او پیر گشتے جہاں
 شمشیر بدست اندر آہین خویش
 ہمیں چشم و گوش و خرد را بہ بند
 بہ پیروز شاپور فرخ نژاد
 از ایراں بزرگان روشن رواں
 سپر ماے زمین و ز رہیں کر
 پذیرد شورش با سپاہ چو گرد
 ز لشکر بہر سیدہ و از پہلوان
 ز سالار بیدار و از کشوریش
 کہ ما تیرہ و تیغ داریم جفت
 ز ز و زسیم و ز خواب و ز خورہ
 ہماں چوں زن زنگ و بونہ و نگار

ہنائے تو سیری و ہم گرسنہ
 ایراں ترا زندگانی بس است
 کہ با پیل و فرست و باتج و نگاہ
 پہاڑے او تخت را شاہ نیست
 ز شیر شتر خوردن و سوسار
 کہ تخت جہم را کند آرزوے
 شہ را بہیدہ دروں شرم نیست
 ہیں چہر و این ہر و این راہ و فرے
 جہاں گر باندازہ جوتی ہمے
 سخنگوے مردے بر ما فرست
 ہماں تا بگوید کہ راے تو چیست
 سوارے فرستم بنزدیک شاہ
 تو جنگ جہیں پادشاہے جوے
 نہیرہ جہاندار نوشیرواں
 جہاں را کمن پر ز نقرین خویش
 نگہ کمن بدست نامہ پند منہ
 چو نامہ مہر اندر آمد پرد
 بر سعد وقاص شد بہادر
 ہمہ عرق در آہن و سیم و زر
 چو بشنید سعد اک گرانمایہ مرد
 سپہبد فرود آمد اندر زماں
 ہم از شاہ دستور و از لشکرش
 ردا زبہ پیروز انگند و گفت
 ز دیا نگوبند مردان مرد
 شہ را بگردانی نیست کار

هنر تال بدیاست پیراستن
 هم آنگاه فیروز نامه یزداد
 سخنهاش بشنید و نامه بخواند
 بتازی یکے نامه پاسخ نوشت
 سر نامه بنوشتن نام خداے
 ز جنی سخن گفت و از آدمی
 ز توحید و قرآن و وعد و وعید
 ز قطران و از آتش و زهریر
 ز کافور و از مشک و ماء معین
 که گر شاه بپذیرد این دین رست
 بهاں تاج یابد بهاں گوشوار
 شفیع از گن هوش محمد بود
 بکارے که پاداش یابی بهشت
 هر آنکس که پیش من آید بچنگ
 بهشت است اگر بگردد جاے او
 همیشه بود آن و این بگذرد
 بقرطاس هر عرب بر نهاد
 فرستاده سعد و قاص رفت
 چو شعبه مغیره برفت از گواں
 از ایرانیان نامدارے ز راه
 که آمد فرستاده پیر سست
 یکے تیغ باریک در گردنش
 چو رستم بگفتار او بنگرید

وگر نقش بام و در آراستن
 سخنهاے رستم بدو کرد یاد
 وزاں نامه پهلوی خیره ماند
 پدید آورد اندر خوب و زشت
 محمد رسولش بحق رهنماے
 ز گفتار پیغمبر هاشمی
 ز زهدید و از رسمهاے جدید
 ز فردوس و جے نئے و جوسه شیر
 و زخت بهشت و نئے و انگبین
 دو عالم بشادی و نشاهی و راست
 همه ساله با بوسه و رنگ و نگار
 نقش چوں مقلب مصطفی بود
 نباید بیایغ بلا خار کشت
 نه بیند بجز دوزخ و عود تنگ
 مگر تا چه آمد کتوں راکے او
 چنین داند آن کس که دار و خود
 درود محمد همیشه کرد یاد
 بنزدیک رستم خرامید لفت
 که آید بر رستم پهلوان
 بیاید بر پهلوان سپاه
 نه اسب و سلج و نه جامه درست
 پدید آمده چاک پیرانش
 ز دیبا سراپرده بر کشید

سپاہ اندر آمد چو مور و مرغ
نشست از برش پهلوان سپاه
سواران و شیران روز نبرد
بیامد بر آں جامه نهماد پاسے
ز شمشیر کرده یکے دستوارے
سوی پهلوان و سراں نشدید
بدانش روان نن آباد دار
اگر دیں پذیری علیک السلام
برو ماش پر چپیں شد از کار او
سخنما برو کرد داننده یاد
نه تو شهر یاری نه دیهیم جوے
دلالت آردو کرد تخت مرا
که جائے سخن نیست روز نبرد
مرا بهتر آید ز گفتار خام

ز زلفیت چینی کشیدند رخ
نہاند زربیں یکے زیر گاہ
نشستند پیشش صد و شصت مرد
چو شعبہ بیلا سے پرده سرے
ہے رفت بر خاک بر خوار خوار
نشست از بر خاک و کس را ندید
ہو گفت رستم کہ چاں شاد دار
ہو گفت شعبہ کہ اے نیک نام
ہو پیچید رستم ز گفتار او
ازو نامہ بستند بخوانندہ داد
چپیں داد پاسخ کہ اورا بگوے
ندیدی سر نیزہ بخت مرا
تو اکنون بدیں خرمی باز گرد
بگویش کہ در جنگ مردن بنام

رزم رستم با سعد و قاص و کشته شدن رستم

سپہ را بفرمود تا کرد ساز
سپہ اندر آمد ز ہر سو بجائے
ہمہ کر شدے مردم تیز گوش
ستاراست گفتی شب لاچورد
نیامد ہمفر اندروں پایدار
بایرانیان بر بہود آب تنگ
ہم اسب گرانمایہ از کارزار
زبان گشت اندر دہاں چاک چاک

چو شعبہ ز نزدیک او گشت باز
بفرمود تا بر کشیدند ناکے
بر آمد یکے گرد و بر شد خروش
سنانہائے الماس در تیرہ گرد
ہے نیزہ بر مغفر آب دار
سہ روز اندر آں جایکہ بود جنگ
شد از تشنگی دست گرداں ز کار
لب رستم از تشنگی شد چو خاک

لے صف لشکر و رشتہ و فرش بسیار لطیف ۛ لے عصا ۛ

چنان تنگ شد روزگار نبرد
خروشه بر آمد بکردار رعد
برفتند هر دو ز قلب سپاه
چو از لشکر آں هر دو تنها شدند
همه ناخفته اندر آں رزمگاه
خروشه بر آمد ز رستم چو رعد
تگاور زد و اندر آمد بسر
بر آهیخت رستم یکے تیغ نیز
همه خواست از تن سرش را برید
فرود آمد از اسب و زین پلنگ
پوشید دیدار رستم ز گرد
یکے تیغ زد بر سر بزرگ او
چو دیدار رستم ز خون نیره گشت
دگر تیغ زد بر سر و گردنش
سپاه از دو رویه کس آگاه نه
همه جست هر پهلوان را سپاه
بر پندش از دور پر خون و خاک
همزیمت گرفتند ایرانیان
بسے نشسته بر زین بمانند نیز
سوی شاه ایران پیام سپاه
چو رستم بچنگ اندر دل کشته شد
سپاه مسلمان پس اندر دماں
نه بغداد بود آں زمان یزدگرد
نگفتند با او که رستم نهاند

بغل تر بخوردن گرفت اسب و مرد
ازین روی رستم و ز آں سوی سعد
بیکسو کشیدند ز آوردگاه
بزیه یکے تند بالا شدند
دو سالار بر یکدگر کینه خواه
یکے تیغ زد بر سر اسب سعد
جدا گشت زو سعد پر خاشاک
بداں تا نماید برو رستخیز
ز گرد سپاه این مرآں را ندید
بزد بر کمر بر سر پالنگ
بشد سعد پلویان ز جاکه نبرد
که نعل اندر آمد ز ترکش برو
چهاں جوی تازی برو چیره گشت
بخاک اندر افکند جنگی تنش
کسے را سوی پهلوان راه نه
برفتند تا پیش آوردگاه
سراپای گشته بشمشیر چاک
بسے نامور کشته شد در میان
ز شاماں جهاں را پر آمد قفیز
شب تیره و روز تازاں براه
سر نامدازاں همه گشته شد
همه شد بکردار شیر ویاں
که او را سپاه اندر آمد بگرد
از آں غم بدیدار و روں غم نهاند

له چشم و رخ و پدید

دگر باز گشتند از آن رزمگاه
 هم از پارسی هم رتازی براه
 از آن روز درو اندر آمد بخشم
 که از نیزه داران نماند هیچ گرو
 بگشتند و چندین پر از خون شدند
 چه از گرد با آست رزمگاه
 بسر بر نهاده آل کیانی کلاه
 بزرگان و بیدار دل موبدان
 که این است فرجام تخت و تاج
 چه نواهی و با ما چه پیمان نبی
 که اندیشه گردد بهیچ دل تباه
 ز پیکار دشمن تن آسان شویم
 بیست پهلوانان کند آورند
 سواران و پیادان و هر گونه چیز
 بر آورده و شتابان ما ست
 چنین گفت کاسه شاه یزدان پرست
 که این را بیکه داستان است تو
 بکوشی کش از زنگ بیرون کنی
 تو بر بند یزدان نیابی کلید
 از این آزمایش ندارم زیان
 گرانایگان بر گرفتند راه
 همه زنجار بر دل آسان گرفت

بگشتند چندین ز ایران سپاه
 از آنجا بکوه اندر آمد سپاه
 فرخ زاد هر مزد با آب چشم
 بکوه اندر آمد بیکه حمله برد
 یکایک ز بغداد بیرون شدند
 فرخ زاد برگشت نزدیک شاه
 دگر روز برگاه نشست شاه
 بیکه انجمن کرد با بخردان
 بزرگان برو خوانند آفرین
 بگفت که اکنون چه فرای دبی
 ما را چنین پاسخ آورد شاه
 همان به که بسوی خراسان شویم
 که آنسو فراوان را لشکرند
 سوارانگ مرد است ما هم که نیز
 سجا پیشکار شتابان ما ست
 فرخ زاد برهم یزدو هر دو دست
 بهد گویان بر بس این مشو
 اگر چند بر گوهر افسون کنی
 چه پروردگارش چنان آفرید
 برو گفت شاه اے هنر دانا
 بود آن شب و بامدادان پگاه
 ز بغداد راه خراسان گرفت

انتخاب از دیوان قافائی

قصائد

دلیل بر وجود ذات بی همتا

دو شمع نهاد رسید و درگاه کبریا خوانی مرا نجبر و خلاف تو آشکار گر دانیم بصیر چرا میکنی گند اچرا سمن غری و سنی خدمت ابر تا که شوی بر گذر جرم ره سپر گوئی که جبر باشد و باکت نه از گند دیو از برای آنکه بنویشت شود دلیل آں از طریق شرع کند با تو دوستی آں نرم نرم شبیه باطل کند بیای ایں دزد کاروان و تو مسکین کاروان آں آردت از مسکک توجیه منصرف تو در میاں پاییم و حیران و تنگدو بر دیده خلوص تو حاجب شود هوس سازد ترا بشکر نفعی دیو ممتحن نفس ترا کسالت اصلی شود معین گوئی که صلوات که شمع است ناپسند تا رفته رفته دغدغه دل شود قوی	کاسے بند کبر بهتر ازین عجم یار یا دانی مرا بصیر و خطایه تو بر ملا ور خوانیم نجبر چرا میکنی خطا روز سمن بری و کشتی سمن سیه تا که سنی بمعذرت جبر انکضا دانی که جرم داری و مشرت نه از خدا نفس از برای آنکه زکشت کند جدا وین و رلباس زبم نشود با تو آشنا وین گرم گرم بکشته عناق کند ادا آں رنده او ستاد و تو نادان روستا وین آردت بمسک تزییر ره شما آگنده از سفاهت و آموده از عکاس بر آتش لفاق تو دامن زند هوا آرد ترا بکفر جلی نفس مبتلا طبع ترا بهالت فطری شود غطا رانی که ذکوة که دین است ناروا تا لمح لمح تقویت دل کند قرا
---	--

له بکسر اول بادشاه چهار و صاحب و خاوند به شمس سرگشته و حیران به شمس خاموش شده
که بالفتح گمراهی به شمس پرده *

را نی بدل که حق ز چه مانده است در محفل
 و زانکه نیست پیرو فرمانی شدن چرا
 تا چند کفر و فسق اے مست نثار غفلت
 بر ذات من گواه بس این دیر دیر پا
 گوینده بیاید تا که کند صدا
 آهیت زیر پرده که می گردد آسیا
 بے کردگار که نشود آسمان گرا
 سیز ارترا بلکاخ مقنن زند صلا
 تخمین کنی درست بستم آں بنا
 رانی بدست قدرت معمار مرجا
 آخر چگونه چرخ بدین رفعت و علما
 بے صافیه بعرضه امکان زند لوا
 آخر چگونه مهر بدین مایه و بها
 بے خالق فضا و زمین را و هر ضیا
 آیات عرش من چه کم از عرش پادشا

گوئی بخود که رب از چه رفته است در حجاب
 گر زانکه هست حکمت پنهان شدن کدام
 تا چند مکرو و غدر اے دیو زشت خو
 بر بود من دلیل بس این چرخ گرد گرد
 کوبنده بیاید تا دوف کند خروش
 سرپست زیر پرده که می پوید آسمان
 بے نوبهار گل نشود بوستان فروز
 شاه ارترا به تخت منقش دهر جواز
 مدحت کنی سخت بنقاش آں سریر
 گوئی بیکاک صنعت نقاش آفرین
 آخر چگونه کوه دیاں شوکت و شکوه
 بے قادری بود اے هستی نمد قدم
 آخر چگونه عرش بدین پایه و شرف
 بے امری بیط جہاں را شود محیط
 اسباب فرش من چه کم از کارخ پادشا

صفت شب

سلطان روم را در سر افتاد افسر
 زارغ شب سیاه بگشرد شهباز
 تازاں شاره چوں بسیای سکنه
 یکره بریده نانش با روز محشر
 چوں از درون توده خاکستر اچکرا

دوشینه چوں کشید شه زنگ لشکرا
 باز سفید روزه سپرد از آشیان
 تارک شد سپهر چو ظلمات و اندرو
 چو تان شے دراز که پنداشتی قضا
 افروخت پهره زیب تلخ خاکستری سہیل

شبه بیوده گوئی + شبه بیوده گوی + شبه یک سبک آسیا + شبه یک سیاه
 که از سلطان گیرند + تا کسی در راه منعرض نشود - روا - تامل - آب که ستور و کشت
 را دهند - مذهبش از جایی و راهی + شبه سبک از آسمان +

تشکایت از جور چرخ

دیر چون نیرنگ سازد چرخ چون دستان کند آن کلاه نامرادی بر سر دانا نهد گاه آن بر غوارے دانا دو صد پنتان زند در بر دانا اگر بیند لباس عبقری بر تن نادان اگر یابد پلاس دیلی	مغز را آشفته سازد عقل را حیران کند در قباے کامرانی در بر نادان کند گاه این بر یارے نادان دو صد بران کند انار تارش را بسختی اره و سواں کند موسے مویش را بر می تو زنی و کتاں کند
--	--

در صفت شمشیر

تیغی گهر نگار فرستاد شهر یار تیغی که گر بآتش سوزاں گذر کند تیغی که بر حریر اگر نقش او کشند تیغی که گر بکوه نگارند نام او تیغی که گر بعرض هستی در آورند تیغ است آن دحا شایسته است خوف نشان ز آتشاں بود برنده که یازد که بگسلد از بسکه عضو عضو جهان در هراس ازوست چندان برنده است دشمن که خیال آن در مغز هوشار بگر افتد خیال آن این تیغ نیست آینه نصرت است زانکه معنی ز لفظ بگسلد و او جدا کند	تا سازدش طراز کمر صاحب اختیار چندان بود برنده که گرمی بر دور تار پودش چو عمر خصم ملک بگسلد ز تار فریاد الغیث بر آید ز کوهسار لا حول گو بکای عدم میکند قران تیغست آن ز دجک برقیست فتنه بار پیوندد استعاره ز الفاظ مستعار ماند جهان از و برتن شش رخساره دار کاسه شده است کار رفوگر در این دیار آشفته و گسسته شود مغز هوشار نصرت در او شایسته خود دید آشکار از لفظ معنی که برو دارد اشتبار
---	--

در صفت بهار

راستی را کس نمیداند که در فصل بهار عقلها حیراں شود که خاک تاریک نشند گر ز نقش آب و خاک است این بهر بیان و گل کیست آن صورتگر ماهر که بے تقلید غیر	از کجا گردد پدیدار این همه نقش و نگار چون بر آید و این همه گلهای نازک بنگار از چه بر نماید گپه ز آب و خاک شوره زار این همه صورت بر دلی علت و آلت بکار
---	--

به نوبه از ستان * نه زمینت * نه تناسب اندام *

<p>چوں سنجوی این تصاویر از کجا شد آشکار لاله از عشق که شد زب ساں بستان و افکار از چه بے تشکف سخن است از شقائق کو سار ابر بے گوهر چرا گشتن این چنین گوهر نثار بر سر این تاج زمره از که دارد کوکنار ابر از بهر که میگردید بدینساں زار زار چوں عروساں گلبن از بهر که بند گوشوار باد رقاصی نداند از چه رقص در بهار تا که گوید ابر را بے موجی چندیار زلف سفید از چه شد بے فشان زمینساں تابار تا شناسد قدر صنم و قدرت پروردگار</p>	<p>چوں نیرسی کاین نمایش از کجا آمد پدید خیری از مهر که شد زب ساں بگشش زردید از چه بے رنگار سبز است از ریاحین پرستان یاد بے عنبر چرا شد این چنین عنبر نشان بر کف این تسبیح یاقوت از چه گیرد ابرغواں برق از شوق که میخندد برینساں قاه قاه چون محوساں بلبل از ذوق که دارد زمزمه ابر غواصی نداند از کجا آرد سگر تا که گوید باد را بے مقصدی چندیار چهره سوری از چه شد بے غازه زمینساں رخسار راستی چوں خواجہ باید عارفی نزدان پرستان</p>
--	--

در وصف اسب

<p>زین بر زدم بکوهر یکران ره سپر ایسے بگاہ حملہ میا تر از نظر ساری تر از حیات در اندام جانور کوه گرانش مادر و برق میاں پدر بشسته چوں بر اوج هوا مرغ نامہ بر بس کوہما نوشتم گردوں برو کر گاہے بناف گاو زین بر مرا گذر گر پست و گد بلند و گیسے زیر و گد زبر گذشت باد پایم و بچامش بگشت تر</p>	<p>بسته بزم پارس چو از ملک رے کر ایسے بگاہ پلوی سبکو تر از خیال ایسے کہ هست جنبش او در بسیط خاک ایسے کہ هست گاہ درنگ و گد شتاب من بر جہاں نور وے چنین کہ گفتمت بس دشتا بریدم دنیا درو سراب گاہے بیال شیر فلک بر مرا گذر اھلادہ سیر بندہ چو ادوار روزگار اے بس گفت نمود کہ بروے پهلان یاد</p>
---	--

در ستائش شیراز

<p>کہ مے شہید چوں آں دیار یک دیار بہج عصرے از اعصار مصرے از اعصار ہنای او ہمہ خرم تر از ہواے ہمار</p>	<p>تبارک اللہ از پارس آں مجستہ دیار کسے ندیدہ در آفاق این چنین معمور نسیم او ہمہ دلکش تر از نسیم بہشت</p>
---	---

زلال هر دمن اوست کوهی از یا قوت
 جدا بقیش زده پہلو به هشت بلخ بهشت
 ز بسکه زمزمه ساز خیزد از ماموں
 فضا کے دشت پر از صورت های موسیقی
 ز رنگریزے ابر بهار در ماموں
 هزار طعنه دمن را برگه صباغ
 ز هر چه عقل تصور کند در او موجود
 همه صنایع چینهش بصرین هر دکاں
 ز به سفید حصارش که تافیه خدای
 بگر مسیر نخیلات او بوقت غر
 ز بس طالع و صیاضی ز بس بقاء و تصور
 با حشش نبود شخص را مجال گذر
 صومعش چو ارم گشته کعبه اشرف
 منابرش چو فلک مرتقاع خیل ملک
 ندیده نبض حکمانش از کمال وقوف
 محاسنش از آغاز آفرینش خلق
 هزار محفل و در هر یک هزار ادیب
 ز صرف و نحو و بهج و معانی و امثال
 ز جفر و منطق و تجوید و مل و اسطراب
 یکے نکات طبی همے کند تعلیم
 یکے نوشته بر اشکال هندسی بر ماں
 یکے سراپد کاین است رای اقلیدس

ز سبز هر چمن اوست کانه از رنگار
 ز گون گون فواکه ز گون گون شمار
 ز بسکه قهقهه کبک آید از کوهسار
 هوای کوه پر از لحن های موسیقار
 ز مشک بیزه باد ربیع ذر گلزار
 هزار خنده چمن را بکبه عطار
 ز هر چه هلم تفکر کند در آن بسیار
 همه ظرائف روش بطرف هر بازار
 چنان حصارے در زیر این کبود حصار
 بسان پیراں خشم گشته از گرانے بار
 ز بس مراع و مواشی ز بس صنایع و عطار
 بعرضه اش نبود مرد را طریق گذار
 مساجدش چو حرم گشته قبه ابرار
 معابرش چو افق متقاع لیل و نهار
 خبر دهند ز بچ نمان هر بیمار
 شمار خلق توانند تا بروز شمار
 هزار مدرس و در هر یک هزار سقار
 بیان و فقه و اصول و ریاضی و اخبار
 نجوم و هیئت و تفسیر و حکمت و آثار
 یکے رموز الهی همے کند تکرار
 یکے نموده ز قانون فلسفی اظهار
 یکے نگار و کاین است گفت بهمنیار

نادر ترین اشیا

از عقلمایست اول و ز خلقهایست انسان	نادر ترین اشیا نیکو ترین امکاں
از اتقیا ابوذر و ز اصفیاست سلمان	از انبیا پینمبر و ز اولیاست حیدر

له قلمه و کلمه ضیاع و عقلمایست یعنی و آب بهشت و اشکال آن به نام کتاب در حکایت

از نارهاست دوزخ وز خاکها مریته	از بادهاست صحرور آههاست حیوان
از صفها صفین وز قلعه هاست خیبر	از کیشهاست اسلام وز دینهاست ایمان
از سوره هاست لیلیں وز روزهاست عکس	از قصبه هاست یوسف وز منزلات قرآن
از تشکها مدور وز لونها منور	از خطهاست محور وز سطحاست دوران
از جسمها مجرد وز صرحها ممرود	از کوننهاست جودی وز صدوهاست طوفان
از قصرها خورنق وز حلها ستبرق	از واقعات هجرت وز دردهاست هجران
از سپهر اطلس وز هفت نجم خورشید	از چار اصل آتش وز هر سه فرع حیوان
از ترکهاست چینی وز ترکها خطائی	از تینهاست طوسی وز ابرهاست نیسان
از قلعه هاست دماوند وز رودها سماوه	از جایها حدایق وز کانهها بدخشان
از روزهاست مولود وز شاهها شنب قدر	از وقتها سحرگه وز هرغما سحرخوان
از شمشه هاست شکر وز جامها بهمان بین	از درهاست گوهر وز پنجههاست مرجان
از برنهاست فردوس وز جوهاست کوش	از سروهاست آزاد وز عطرهاست بهجان
از نخلهاست طوبی وز سبزها بنفشه	از همدان است عروا وز شاهان است فلان
از رزدها بلادن وز کینه هاست سیاهوش	از شورها قیامت وز شعله هاست نیران
از تاپهاست ترکی وز چرخهاست چاپچی	از خشکهاست خلی وز خط هاست ایران

در خشنیدن صبح

صبح بر آمد بکوه مهر درخشان	چرخ تپی گشت از کواکب رخشان
یوسف بیضا بر آمد از چاه خاور	صبح زلیخا صفت درید گریبان
جاده ظلمات شب رسید باخر	گشت سحرگه پدید چشمه حیوان
چرخ بر آورده ز آستین ید بیضا	از در اعجاز همچو موسی عمران
همچو فریدون بزمین بیور ظلمت	چرخ ز خور بر فراشت اختر کاوان
شب چو شماسان راند رخس عذیمت	قارن روزش شکافت سینه به پیکان
نیر اعظم کشید تیغ چو رستم	دیو شب او بپیشش گریخت چو اکوان

عکس کلاه خرد + است نام خفاک و مخفف بیورکب + نیمه نام سباز زنی ایرانی که بدست قارن
کشیده شده + نیمه نام دیو که رستم او را کشت +

زال خور از ناوک شعاع فلک را مهر منور خروج کرد ز خاور دیدم اسفندیار ماه برآورد	خون ز شفق برکشاد، همچو خزول بر صف کاهه از دیار سپاهان رستم مهر از کزینہ بیلک پراں
---	---

لشکر کشیدن محمد شاه پادشاه ایران بسپهرات

همین خدیو محمد شته آفتاب ملوک بغزم چاقش افغان خدا ز رے بهرات بسال پنجه دانه از پس هزار و دولست زکوه و دشت چنان درگزشت موبک شای رسیده تا بدر حصن غوریان که بنجاک درویش او همه چون پنجه قضا مبرم بزرگ بار خدا گفتی بروی زمین هزار پهلوی پولاد خلع پنبه پاره دشت بیکل و عقربیت خوسه کشمزد کوه ز غمت سیرت و زنجیر خلع و ناهنجار کمین برآور دستور مرزبان بهرات بکوتای آس درون آس دوکان سران شاه بفرمان شاه پره زدند حصاریان پلنگینه خوسه کوه جگر ز چیرگی همه مانند سیل در کسار همه هژبر بچنگ و همه دلیر بچنگ پیش بیک بنده دیده کرده بدعت دزیں سران هژبر افغانان لشکر شاه هواس معرکه از گرد راه و چوبه تیر	سپهر عز و معالی جهان نعم و فطن سپه کشید و برانگیخت عزم را توین چو کرد آهوسه خاور بهرج شیر وطن که از کرویة کسار سیل بنیان کن نیافریده چنوں قلعه تقار ذو المن بروج او همه چون باره بقا متقن بیافریده یک آسمان ز ریسمان گزیده بهر حراست درآں حصار کن سطر ساعد و بار یک ساق و زلفت بدن دقیق صورت و موپس لباس درویش تن مشتر از در کیش دو دست تا آرنج چنان عزیز که عزیز درون خیل طرب چو لشکر اجل آس باره را به پیران در بهر رزم فرو چیده غزم را دامن ز تیرگی همه مانند دود در گاخن همه معارک جوئے و همه بدارک زن پیش ناوک درنده سینه کرده چرخ سطر پال و قوی بال و گرد و شیر شکن نموده چون کف خار پشت و پرت زغن
--	--

له زبیدی دله در دله چرسکه که از گزشتن آهین در کوره ماند و هم آفت دله دامن و آتش
بالا زده دله مختلف آفرین شته بت پرست شته شمشیر دله سپهر

رسیده از فرس توپ اهل باره چنانکه
 ز تخم توپ دژ آشوب شهریار جهان
 بکوتوال جصار آبخان جهان شد تنگ
 جزیح گشته سپاه و سیلح گشته تنه
 چه گفت گفت چه جویشیم در هلاکت جان
 گیاه نیست روان کش بزند و روید باز
 کنون علاج همین است و پس که برگیریم
 چو عجز و ذلت ما دید و رنج و غلت ما
 ز گفت او همه را چهره بر شگفت آمد
 بهجز یکره برداشتنده مصحف و تیغ
 دامن شدند و دامن خواستند و شاه جهان
 سه روز مانده و سپه خواند و زر و سیم فشانند
 یکس اینیشتند مکار پیشه برد خبر
 شه از رے آمد و بگرفت غوریان و پیر
 همه بچشم من آید که بامداد بنگاه
 ازین خبر دل افغان خدا چنان لرزید
 بخاست مرگب و از جای جنت و بست نگر
 خبر رسید بدستور جنگ دید او
 ز جای جنت و بشد سوے مرزبان هری
 اگر ز جنگ گریزی ز تنگ می گریز
 چسار علاج گریزی که نیست راه گریز

گزندگان هوام از بخور قروا من
 ز بسکه شد در و دیوار باره پر روزن
 که حصن ناسی بسعود و چاه بر بیشان
 روان ز جسم روان گشته و نال زنون
 چه گفت گفت چه کویشیم در فلک تن
 نه شاخ گل که بهر ساله بر دهر بهچمن
 برست مصحف و تیغ انگنیم بر گردن
 زجرم و ذلت ما بگذرد خبر و زمن
 باویش زبانه کشاده چو نهمین
 ز سرگنده کله بر کتف نهاده رسن
 رسن کشود و ضامن گشت شان ز خلق حسن
 سپس بسوے حصار هرات راند سرک
 بر زبان هری کاسه همیشه یار محن
 بشاده آمد و در جاده جای داشت پرن
 هوا بهر کند از گرد جامه او کن
 که روزگرا در دست خلق با بیشان
 پے گریز و بیدرود بر کشاد دهن
 گره فکند بر ابرو ز خشم چو سون
 که ماں بهان و بیندا لجن را بهچمن
 روی چگونه بدین مسکنت ازین مسکن
 نه کلاغ و کبوتر که بر پری ز و کن

له عاقر قرحا که از آن هوام بگریزند + له قن و اندام +

له اسب + له جاسوس + له منزله میان غوریان و هرات + له پردیس و دیروز +

له مائل بسیاری + له باورن + له نقره + له هرگ کوفته با آرد آینه +

له آشیانه +

تو ابلهانه خند زیر نماده بر کودکی
 بود که متفق آید ستاره برین
 ز پیش باره برانیم باره بر دشمن
 بناله گفت بدو کایت گفت سنج
 الا بجوده که برق می مته خرمن
 بکشد می نتوان سود آب در لاول
 که بانگ بوق بعیق بر شد از برزن
 غبار معرکه بر رفت تا دود جوج
 کشاد قفل و بروی ریخت گوهر از خرمن
 ز نقد و جنس و جو و کاه و گندم و ابدن
 ز طوق دیاره و خنجال و عقد و او شخن
 همه بداد کیل و همه بداد امین
 بروی شوند ز شهر سری چه مرد و چمن
 دمد ز کینه اگر آکمن است اگر ارکمن
 کلان و خرد و بد و نیک و اکم و الکن
 به رخ و ناوک و گویال و گرز و گرز
 به تیر و نیزه و سرنماش و سیف و رصام و سن
 به زند و آره و سوبان و گرز و پیک و سفین
 زهر سلسه و زهر خانه و زهر برزن
 بهر طریق و بهر عادت و بهر دیدن
 ز پست و پیش و بر و شیب و ایسرو امین

ز چار سوسه تو پر بسته اند راه گریز
 یکسکه بمان که بینیم کار کرد سپهر
 حصار را ز پس پشت خود و قایم کنیم
 بموی گفت بدو کایت را می مستغرب
 بلد بر بگذر باد می مهمل خاشاک
 بلزق می نتوان بست باد در چنبر
 میان آس و دوش اندر ستیبه بود بنود
 طراق مفرقه بگذشت از دود و دوسنگ
 در حصار برخ بست مزبان هری
 ز در و لعل و زرو سیم و جزئی و چادر
 ز برو و خرو و پندین و داقم و سیف
 همه بداد بصاع و همه بداد بیاع
 نما گفتند بهر گوشه تا مدافعه را
 چه بوقه اگر احوار است اگر احوار
 جهان و پیر و زن و مرد و کابل و چاهل
 ز بیل و بیلک و شمشیر و خنجر و خنجر
 بسهم و پنج و حصص و دشت و دهر و شل
 به نیش و ناخن و چنگال و چوب و سنگ و سفال
 زهر گروه و زهر پیشه و زهر بیشه
 بهر سیاق و بهر سیرت و بهر هنجار
 ز برج و باد و ایوان و خاکریز و فصیل

به اسب پیر کم زشار چه که مکار چه که معجز زماں و هر چه بدایا چیزه را نگاه دارند و
 پناه دهند چه که حصار و اسب چه که گریه یا نوحه و ناله زاری چه که مبالغه نمائیده و رخنه و
 چه زشت شمرده شده چه که نفیری چه که مسافت پنج میل چه که غوزه پنبه تا انگشته چه که هر چیز که از
 حریر سازند چه که نوسه از حریر چه که پیانه چه که از سر انگشتان تا سر دوش چه که پوشیار

ہم از سیاه گریں کرد شش هزار دلیہ
 سرگشت و سیر کرد و پشت داد و باز
 شد آغوش خارا غمناک و خوش را اند و کشید
 کشد آرد و لب از غضب و دل از حجب
 لب از سزا کہ بشارم برید در مغفرت
 خوش از لب و دل آشوب شاه و لشکر خصم
 از کوب تا کوب بہرام صدوتان ملک
 پیے ز فتنہ کہ از ترکناز لشکر گاہ
 از سوئے چہرہ ہر یکا چو رود آموہ
 بسا سوار گزاک ز رنگاہ بگاہ گریز
 سپاہ خصم ز پیش و سپاہ شاہ ز پیے
 ہم ایں ز خشم بدال گفت کاے دلیر خوب
 ز بس گروہیہ زہرہ ہاے تنہ ز غو
 هنوز لشکر آں مرز را بشورد دل
 از آں پس کہ ز میدان فرو نشست غبار
 ملک پیادہ شد و قبۃ سراوق او
 گسیل کرد و ہمیند و اند خود پیادہ
 ز جد ہزار ہزارہ یکے نہاند بجایے
 پیے نقشہ کہ ز مستال رسید و شیر سفید
 ہوا چو دیدہ شاہیں سیاہ گشت و شہید
 نہندان قوی بہت او قلیدس راے
 مدیشہ چو مداین درین و نہ گزین

ہزار ہزار و ہزار ہزار و ہزار ہزار
 بہت راہ شد آمد بر آں سپاہ کشید
 ہزار کے کہ برگ فجا است آہن
 کہ چون بنوفد دریا کف آرد بہن
 بسا دلا کہ بنا و کب و ریر در جوشن
 ہماں حکایت لعل بود و اہرہ بن
 زیں معرکہ شد کان سرخ بہرام
 از قوج افغان براجم چرخ شد شہیون
 ز نیزہ پیکر ہر یکا بشکل پالاد
 ز بیم جان و نعم تن تاخت تا تخت
 چنانچہ از عقب صید شیر صید افغن
 ہماں ز قدر بدیں گفت کاے سوار بن
 ز بس شکوہ نمبارہ ہاے تنہ تن
 ہنوز مردم آں بوم را ہنوز تن
 ز آب دیدہ آں جاودان و دوداگن
 بہشتین فلک آمد قوین نجم پر
 سوے ہزارہ گروہ از برائے دفع فتن
 کہ مے گشت گرفتار قید و بند و شکن
 فرو چکید ز پستان ابر قیر آگن
 سپید پر حوصل بکوہ و دشت و دین
 بسا خندہ بفرمان شہر یار زہن
 گزید جائے درو چوں شعیب درین

لے آنچہ چیز باوصاف کشید + شد گلولہ + تلہ رعد + تلہ نعرہ و خروش +
 شد آرد + تلہ پریشان شد +

اور تحصیل علوم دینی و دنیوی اور باہمی اتحاد و اتفاق کا شوق دلانا پنجم گورنمنٹ انگلشیہ کی وفا داری کے نتائج
 سے اہل اسلام کو آگاہ کرنا۔ ستم ششم ان مقاصد اور اعراض کے پورا کرنے کے لئے وہ تقویٰ کے تقرر۔
 کے اجراء اور دیگر وسائل کو عمل میں لانا۔

اعراض کی تکمیل کے واسطے انجن کی طرف سے دو واسطے ہیں۔ جن میں سے ایک صاحب شہر کے مختلف حصوں
 پر روز و روعظ کرتے ہیں۔ اور حافظ شیخ غلام محی الدین صاحب صوفی بحیثیت وکیل انجن سیر و نباتات میں جن
 صاحب کی اشاعت فرماتے ہیں۔ اور برادران اسلام سے انجن کے واسطے امداد طلب کرتے ہیں۔ ان کے پاس
 سیر و نباتات و حفظ خیر مجلس و مدیران انجن موجود ہیں۔ ہولہ زمانہ ہمارے ہیں۔ جن میں کلام اللہ اور
 کتابوں کی تعلیم ہوتی ہے۔ اور ضروری دستکاری بھی سکھائی جاتی ہے۔ ہمارے ہم عمر مسلمان بھائیوں سے لڑکوں
 اور دنیوی تعلیم کے لئے ہمارے ساتھ مسلمان لاہور میں جہاں کی ہے۔ جو پہلے اہل پیری میں تھا۔ نفا۔
 چوری سے مشغول سے بدل کے درجہ بہرہ اور یک چوری مسلمانوں سے انٹروٹس کے درجے تک پہنچ گیا ہے۔
 ان مسلمان بھائی ہمت کر کے انجن کی امداد کریں گے۔ یہ سکول بھی آہستہ آہستہ ترقی کر کے انشاء اللہ
 ہر مسلمانان پنجاب کا مرکز تعلیم ہوگا۔ شروع ۱۸۹۷ء سے سکول کے متعلق ایک بورڈ لوگ موس بھی
 قائم کیا ہے۔ جس میں بورڈوں کی طرح کی نگرانی نہایت خوش اسلوبی سے ہوتی ہے۔ ہفتہ وار انجن کے دفتر میں
 ہفتہ وار جوئے ہوتا ہے۔ جس میں واعظوں کے سوا تعلیم یافتہ مسلمان اپنی تحریروں اور تقریروں سے اپنے
 بھائیوں کو مستفید کرتے ہیں۔ انجن کے سیر مجلس صاحب اپنے مکان پر روز و کلام اللہ کا ترجمہ انجن کی فاضل
 تکمیل کے لئے لکھ پڑھاتے ہیں۔ ایک ماہوار رسالہ چھپتا ہے۔ جس میں انجن کی کارروائی اور تہذیب
 کے ساتھ فی الفین مذہب اسلام کے سوالوں کے جواب اور ان کے مذہب کی ترمیم اور مسلمانوں کی حالت کی درستی
 کے متعلق مضامین شائع ہوتے ہیں۔ بچوں کی تعلیم کے واسطے کتب مندرجہ پیشہ چھپ گئی ہیں۔ اور
 اور کتابیں بھی تیار ہو رہی ہیں۔ جو مرتب ہونے کے بعد آہستہ آہستہ انشاء اللہ چھپتی جائیں گی مسلمانوں کے
 اور ایشیہ تیم اور مسکین بچوں کی پرورش کے واسطے جو بیکسی کی حالت میں پادریوں کے ماتھے آجاتے ہیں۔
 تیم خانہ کھل گیا ہے۔ اس میں تیس تیم داخل ہیں۔ جن کی خوراک و پوشاک کا نہایت معقول انتظام
 ہے۔ علاوہ ان میں بعض تیم بچوں کو مدرسے میں ذہنیہ۔ بعض کو فیس اور بعض کو سامان تعلیم دیا جاتا
 ہے۔ اور لوکل گورنمنٹ کی خدمت میں درخواست کی گئی ہے کہ جو ایسے بچے پنجاب کی کچھڑوں میں آکر آ
 اور انجن کو دے جائیں۔ اگر مسلمان بھائیوں نے مال زکوٰۃ وغیرہ دے کر مدد کی۔ تو پورے کام انشاء اللہ
 اور بھی زیادہ خوش اسلوبی کے ساتھ پورے ہوں گے۔

پس مقصد بالا مقاصد اور کارروائیوں کے لحاظ سے سب مسلمانوں پر فرض ہے۔ کہ وہ اس انجن کے
 مقاصد کی تکمیل کے لئے تہہ نہ رہیں۔ زبان سے یہ قلم ہے مدد کریں۔ اور جس طرح ہو سکے۔ ان کے پورا کرنے کے
 لئے ہر وقت مستعد رہیں۔ تاکہ دین اور دنیا میں ان کو سہن رونق حاصل ہو۔

استہار

کتابوں کے طلب فرمانے یا انجن کے متعلق اور کسی محلے میں جو خط و کتابت کی جائے۔ وہ سب لوگ کم
 سے کم طریق اسلامی و حاکمیت سکرٹری انجن حمایت اسلام لاہور کے نام ہونی چاہئے۔ مگر یہ سب پیشہ
 ملشی تلج الدین صاحب قناشل سکرٹری انجن و انٹرنٹ ڈپٹی کمشنر نارنگ و سیکرٹری ایلو سے لایو کے نام ہونا چاہئے
 شمس الدین جنرل سکرٹری انجن

نی بخش لا یرین انجمن حمایت اسلام لا ہور

CALL No.

19155.2
م 11 ج 1

ACC. No.

914

AUTHOR

TITLE

6 سنی کی روشنی کا کتاب

THE BOOK MUST BE CHECKED AT THE TIME
OF ISSUE



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - 000



